

عبرت انگیز اقوال و ارشادات پر مشتمل مدنی گلدستہ



(تخریج شدہ)

آپ کی پیشہ عبرت

مؤلف

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمحضی عظیمی الاغانی

اس کتاب میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے:

بوقت وفات کس نے کیا کہا 15

جنازہ یا قبر کو دیکھ کر کس نے کیا کہا 61

ولادگی موت پر کس نے کیا کہا 71

اموات کیلئے کس نے کیا خواب دیکھا 77

غلبہ خوف میں کس نے کیا کہا 94

مکتبۃ الدین
(محدث اسلامی)

SC1286



باد داشت

دورانِ مطالعہ ضرور تا اندر لائیں کیجئے، اشاراتِ لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمائیجئے، ان شاء اللہ عزوجل علم میں ترقی ہوگی۔

عبرت انگریز اقوال و ارشادات پر مشتمل مدنی گلدستہ

آئینہ عبرت

مؤلف

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمحضی الاعظمی علیہ رحمۃ اللہ اکفی

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دھوت اسلامی)

(شعبۃ تخریج)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوة والسلام علیک بارسول اللہ وعلی الرّحمن راصحابک بـا حبیب اللہ

نام کتاب	: آئینہ عبرت
مؤلف	: شیخ الحدیث عبدالمحضی العظیمی علیہ رحمۃ اللہ العالی
پیش کش	: شعبہ تخریج (مجلس المدینۃ العلمیۃ)
سن طباعت	: ۲۰۰۸ء جولائی ۸، ۱۴۲۹ھ
ناشر	: مکتبۃ المدینۃ فیضان مدینۃ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینۃ کراچی

مکتبۃ المدینۃ کی شاخیں

کراچی : شہید مسجد، کھارا در، باب المدینۃ کراچی فون: 021-32203311	لاہور : داتا در بار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون: 042-37311679
سردار آباد : (فضل آباد) امین پور بازار فون: 041-2632625	کشمیر : چوک شہید ایں، میر پور فون: 058274-37212
حیدر آباد : فیضان مدینۃ، آفندی ٹاؤن فون: 022-2620122	ملتان : نزد پیپل والی مسجد، اندر ورن بوہر گیٹ فون: 061-4511192
اوکاڑہ : کالج روڈ بالمقابل غوشیہ مسجد، نزد تھیل کوسل ہال فون: 044-2550767	راولپنڈی : فضل داد پلازہ، کٹیٹی چوک، اقبال روڈ فون: 051-5553765
خان پور : ڈرانی چوک، نہر لکارہ فون: 068-5571686	نواب شاہ : چک ابازار، نزد MCB فون: 0244-4362145
سکھر : فیضان مدینۃ، بیراج روڈ فون: 071-5619195	گوجرانوالہ : فیضان مدینۃ، شخون پورہ موڑ، گوجرانوالہ فون: 055-4225653
پشاور : فیضان مدینۃ، گلبرگ نمبر 1، انور سٹریٹ، صدر	

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

منی التجاء: کسی اور کو یہ (تخویج شدہ) کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

فہرست

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
39	حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	13	سب تالیف
40	حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	15	﴿ا﴾ بوقت وفات کس نے کیا کہا
41	حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	15	حضورا کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والسلام
42	حضرت ابراہیم بن حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	17	حضرت ابو مکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
42	حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	19	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
43	حضرت محمد بن منکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	22	حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
44	حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	23	حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
45	حضرت ابو بکر بن عیاش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	24	حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
46	حضرت عمر بن حسین بن حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	24	حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
46	حضرت زرارہ بن ابی او فی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	25	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
47	حضرت ابو زر عده رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	27	حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
48	حضرت یثیم بن جیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	28	حضرت بلاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ
49	حضرت بشر بن حارث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	28	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
49	خلیفہ عبدالملک بن مروان	29	حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
51	خلیفہ ہارون رشید	30	حضرت مسیور بن مخرمه رضی اللہ تعالیٰ عنہ
51	خلیفہ مامون رشید	31	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
51	خلیفہ معتصم بالله	31	حضرت عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
52	خلیفہ منصور بالله	32	حضرت سعد بن الربيع رضی اللہ تعالیٰ عنہ
52	حضرت عامر بن عبد القیس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	33	حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
53	حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	35	حضرت ذوالجہاد کین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
54	حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	35	حضرت اسود رائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
54	حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	36	حضرت سعید بن جبیر تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

73	حضرت محمد بن سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	55	حضرت ممشا دینوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
74	حضرت ابو سنان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	56	حضرت ابو علی روزباری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
74	حضرت عمر بن ذر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	56	حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
75	بصرہ کی ایک صابرہ عورت	57	حضرت احمد بن عبد الملک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
77	﴿۲﴾ اموات کیلئے کس نے کیا خواب دیکھا	57	حضرت احمد بن خضرویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
77	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	58	ایک عاشق صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
78	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	59	حضرت بختیار کا کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
78	حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	60	چاج بن یوسف ثقیفی ظالم
79	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما	61	﴿۲﴾ جنازہ یا قبر کو دیکھ کر کس نے کیا کہا
79	حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	61	حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
80	حضرت اولیس قرنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	63	حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
80	حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	63	حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
81	حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	64	حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ
81	حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	64	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
82	حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	65	حضرت یزید رقاشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
82	حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	65	حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
83	حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	66	حضرت ریث بن خشم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
84	حضرت صالح مری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	66	حضرت صالح مری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
85	حضرت ابراہیم حربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	67	حضرت عمر بن ذر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
86	حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	67	ایک عابد کبیر
86	حضرت فاطمہ بنت امام حسین رضی اللہ عنہما	69	حضرت فاطمہ بنت امام حسین رضی اللہ عنہما
87	حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	70	فرزودق شاعر
87	حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	70	﴿۳﴾ اولاد کی موت کس نے کیا کہا
88	حضرت متمم دورقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	71	حضرت اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
88	حضرت ورقاء بن بشر حضرمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	71	حضرت داود علی نبینا وعلیہ اصلوحة وسلام
88	حضرت محبی بن معین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	73	حضرت محبی بن معین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

105	حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	89	حضرت ابو بکر کتابی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
106	﴿۲﴾ قبر آدمیوں سے کیا کہتی ہے؟	90	حضرت ابو سعید خراز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
106	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان	90	حضرت احمد بن ابی الحواری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
107	عبدیل بن عمیر لیشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان	91	حضرت یحییٰ بن سعید قطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
107	محمد بن صیغہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان	91	حضرت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
108	حضرت کعب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان	91	حضرت منصور بن سعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
109	﴿۷﴾ قبر میں عذاب کس کس طرح ہوگا پانچ حدیثیں	92	حضرت ابو جعفر صیدلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
113	﴿۸﴾ اموات کو سلام و ثواب کس طرح پہنچتا ہے	93	حضرت عبد اللہ بن عون خراز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
113	حضرت اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم	94	حضرت صالح بن بشیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
114	حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	95	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
114	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	95	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
114	حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ	96	حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
115	حضرت بشیر بن منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	97	حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ
116	حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	97	حضرت عمران بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
116	حضرت محمد بن احمد مروزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	97	حضرت مسور بن مخرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
117	حضرت ابو قلاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	98	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
117	حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	99	حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
118	حضرت بشار بن غالب بخاری رحمۃ اللہ علیہ	99	حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
120	﴿۹﴾ حساب خداوندی کا کیا مظہر ہوگا؟	100	حضرت حامی اسمم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
121	چند آیات کریمہ	100	حضرت سری سقطی و عطاء سلمی رحمۃ اللہ علیہما
125	﴿۱۰﴾ جہنم و جنت میں داخلہ کیونکر ہوگا	101	حضرت صالح مری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
125	جہنم کے قیدی	104	حضرت طاؤس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
127	جنت کے مہمان	104	حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَاعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

”ہو ایمان پر خاتمه یا الٰہی“، کے بیس حروف کی نسبت سے اس
کتاب کو پڑھنے کی ”20 عیین“

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نبیتُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ مسلمان کی میت اس کے عمل

سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵، دار احیاء التراث العربي بیروت)

دو مَدَنِی پھولوں: ۱﴿ نِيرًا چھی میت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

2﴿ جتنی اچھی عیین زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

1﴿ ہر بار حمد و 2﴿ صلوٰۃ اور 3﴿ اَتَعُوذُ و 4﴿ تَسْمِیہ سے آغاز کروں

گا) اسی صفحہ پر اور پردی ہوئی دو عزّ بی عبارات پڑھ لینے سے چاروں عیینوں پر عمل ہو جائے گا۔

5﴿ رِضاَتِ الْهٗی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اول تا آخر مطالعہ کروں گا 6﴿ حَتَّیَ الْوُسْعُ

اس کا باؤضُو اور 7﴿ قَبْلَهُ رُومَطَالَعَهُ کروں گا 8﴿ قَرْآنِی آیات اور 9﴿ آحادیثِ

مبارکہ کی زیارت کروں گا 10﴿ جہاں جہاں ”اللّٰه“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ

اور 11﴿ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسم مبارک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پڑھوں گا

12﴿ (اپنے ذاتی نسخے پر) ”یادداشت“ والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا 13﴿ (اپنے

ذاتی نسخے پر) عنِدِ الضرورت خاص مقامات پر انڈر لائِن کروں گا 14﴿ کتاب مکمل

پڑھنے کے لیے بنیت حصول علم دین روزانہ چند صفحات پڑھ کر علم دین حاصل کرنے کے

ثواب کا حقدار بنوں گا 15﴿ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا 16﴿ اس

حدیثِ پاک ”تَهَادُوا تَحَابُوا“ ایک دوسرے کو تھفہ دوآپس میں محبت بڑھے گی، (مؤطراً امام مالک، ج ۲، ص ۴۰۷، رقم: ۱۷۳۱، دارالمعارفہ بیروت) پر عمل کی نیت سے (ایک یا ہب توافق تعداد میں) یہ کتاب میں خرید کر دوسروں کو تھفۃ دوں گا {17} جن کو دوں گا حتی الامکان انہیں یہ ہدف بھی دوں گا کہ آپ اتنے (مثلاً 26) دن کے اندر اندر مکمل پڑھ لجیے {18} اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری امت کو ایصال کروں گا {19} جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیت کریمہ ”فَسَلُّوا آهْلَ الدِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝“ ترجمہ کنز الایمان: ”تو اے لوگ علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔“ (پ ۱۴، النحل: ۴۳) پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا {20} کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی میں تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔ (ناشرین و مصنفوں وغیرہ کو کتابوں کی اغالاط حصر ف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اچھی اچھی نبیوں سے متعلق رہنمائی کیلئے، امیر اہلسنت دامت برکاتہم
العالیہ کا ستھوں بھرا بیان ”نیت کا پھل“ اور نبیوں سے متعلق آپ کے
مرتب کردہ کارڈ اور پمبلٹ مکتبہ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے
حدیثیٰ حاصل فرمائیں۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَاعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

المدینۃ العلمیۃ

از شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی احْسَانِهِ وَبِفَضْلِ رَسُولِهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تبلیغ قرآن و سنت کی علمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعت علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزیز مُصمم رکھتی ہے، ان تمام امور کو حسن خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مفتیان کرام کثیر ہم اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خاص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

{1} شعبۃ تُثِبُّ اعلیٰ حضرت {2} {شعبۃ درسی تُثِبُّ

{3} شعبۃ اصلاحی تُثِبُّ {4} {شعبۃ تراجم کتب

{5} شعبۃ تفتیش تُثِبُّ {6} {شعبۃ تحریج

”المدینۃ العلمیۃ“ کی اولین ترجیح سرکار اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۃ شمع رسالت، مجید دین و مملکت، حاجی سنت، حاجی

بدعت، عالمِ شریعت، پیر طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولیانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ الرَّحْمٰن کی گرال مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتی الْوَسْع سہلِ اسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بھائیں اس علمی تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی گٹب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

الله عزوجل "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بِشَمْوَل "المدينة العلمية" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرماد کر دنوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، بحثتِ ابیقیع میں مفن اور بحثتِ الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

امین بجاه النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ أَمَا
بَعْدًا فَاعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے
اس جہاں فانی میں کسی کو شبات نہیں، پھر بھی غافل لوگ فانی دنیا کی آسائشوں
کے باعث مسر و رو شاداں، زوال و فنا سے بے خوف، موت کے تصور سے نا آشنا، لذت دنیا
میں بد مست ہیں۔ اس دارِ ناپائیدار میں یا کا یک موت سے ہمکنار ہونے کے اندر یہ سے
نا بد، پختہ و عمدہ مکانات کی تعمیرات کرنے، ان کو دیدہ زیب اشیاء سے مُرْمَن کرنے میں
مصروف ہیں۔ قبر کے اندر ہیروں اور اس کی وحشتیوں سے بے نیاز جگلگ جگلگ کرتی
قندیلوں اور قمقوں سے اپنے مکانوں کو روشن کرنے میں مشغول، اہل و عیال کی عارضی
اُنسیت، دوستوں کی وقتی مصاحبت اور خدّام کی خوشامدانہ خدمت کے بھرم میں قبر کی
تہائی کو بھولے ہوئے ہیں۔ مگر آہ! یا کا یک فنا کا بادل گر جے گا، موت کی آندھی چلے
گی اور دنیا میں تادریز ہنے کی ساری امیدیں خاک میں مل کر رہ جائیں گی، مُسرّ توں
اور شادمانیوں سے ہنستے ہنستے گھر موت ویران کر دے گی اور ان کے مکینوں کو روشنیوں
سے جگلگاتے قصور سے گھپ اندر ہیری قبہ میں مشقیل کر دے گی۔

اُجل نے نہ کسری ہی چھوڑانہ دارا اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا

ہر اک لیکے کیا کیانہ حسرت سدھارا پڑا رہ گیا سب یوں ہی ٹھاٹھ سارا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

مگر افسوس ہے اس پر، جو دنیا کی نیرگانیاں دیکھنے کے باوجود بھی اس کے دھوکے میں مبتکار ہے اور موت سے یکسر غافل ہو جائے۔ واقعی جو دُنیوی زندگی کے دھوکے میں پڑ کر اپنی موت اور قبر و حشر کو بھول جائے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے عمل نہ کرے، نہایت ہی قابلِ مذمت ہے۔ اس دھوکے سے بچنے کے لیے ہمیں ہمارا پروزگار نعم و جل خود تنبیہ فرمارہا ہے۔ چنانچہ پارہ ۲۲ سورۃ الفاطر کی آیت نمبر ۵ میں ارشاد ہوتا ہے:

بِيَأْيَهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ
تَرْجِمَةَ كُنزِ الْإِيمَان: اے لوگو! یہیش اللہ کا
وَعْدَهُ حَقٌّ ہے تو ہرگز تمہیں دھوکہ نہ دے دنیا
فَلَا تَغُرَّنُّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَقَنَةٌ
کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ کے حلم پر فریب
وَلَا يُغَرِّنُّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ ۝
(پ ۲۲، الفاطر: ۵) (یعنی شیطان)۔

یقیناً جو موت اور اس کے بعد والے معاملات سے آگاہ ہے وہ دنیا کی رنگینیوں اور اس کی آسائشوں کے دھوکے میں نہیں پڑ سکتا۔ بہر حال حقیقت یہ ہے کہ اس دنیا میں آکر ہم سخت آزمائش میں مبتلا ہو گئے۔ ہماری آمد کا مقصد کچھ اور تھا مگر شاید ہم کچھ اور سمجھ بیٹھے۔ ہمارا انداز زندگی یہ بتارہا ہے کہ معاذ اللہ گویا ہمیں کبھی مرنا ہی نہیں کیونکہ اگر موت ہمارے پیش نظر ہوتی تو ہم ہرگز غفلت میں نہ ہوتے۔ حدیث پاک میں ہے: ”لِذَّاتِ كُو خُمْ كَرْنَے وَالِّي (یعنی موت) كُو ثُرْتَ سَے يَادِ كَرْوَ“ (سنن الترمذی، کتاب الزهد، الحدیث ۱۴، ج ۴، ص ۱۳۸) ظاہر ہے جب انسان ہر وقت اس تصور کو اپنے ذہن میں رکھے گا کہ ”مجھے ایک دن اس دنیا سے خالی ہاتھ جانا ہے“، تو اس کی امیدیں بھی کم ہوں گی، حرص و طمع بھی نہیں ہوگی، الغرض وہ دنیا کی رنگینیوں میں منہمک رہنے

کے بجائے اللہ عزوجل کی رضاہی کو پیش نظر رکھے گا اور مقصد حیات کو پانے کے لیے کوشش رہے گا۔ زیرنظر کتاب ”آئینہ عبرت“ موت کی یادداں، غفلت سے بیدار کرنے، گناہوں سے نفرت دلانے، اور نیکیوں پر ابھارنے میں نہایت ہی مدد و معاون ہے۔ کتاب کی اسی افادیت کے پیش نظر دعوت اسلامی کی مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ اس کتاب کو جدید انداز میں شائع کر رہی ہے جس میں درج ذیل امور شامل ہیں۔

✿ کتاب کی نئی کمپوزنگ، جس میں رموزِ اوقاف کا بھی خیال رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

✿ احتیاط کے ساتھ مکر پروف ریڈنگ تاکہ اغلاط کا امکان کم ہو۔

✿ حوالہ جات کی حتی المقدور تحریج۔

✿ عربی و فارسی عبارات کی تطبیق و تصحیح۔

✿ اور آخر میں مأخذ و مراجع کی فہرست مصنفوں و مؤلفین کے ناموں، ان کے سن وفات اور مطالعہ کے ساتھ ذکر کر دی گئی ہے۔

اس کتاب کو حتی المقدور احسن انداز میں پیش کرنے کے لیے درج بالا امور کو سرانجام دینے میں مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ کے علمانے جو محنت و کوشش کی ہے اللہ عزوجل اسے قبول فرمائے اور انہیں بہترین جزا عطا فرمائے، ان کے علم و عمل میں برکتیں دے اور دعوت اسلامی کی مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ اور دیگر تمام مجالس کو دون گیارہویں رات بارھویں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاه النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم شعبۂ تحریج مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)

لِلّٰهِ الْحَمْدُ
لِرَبِّ الْعَالَمِينَ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِهِ الْکَرِیمِ

سببِ تالیف

شعبان ۱۳۰۵ء کو دارالعلوم توریالاسلام امرڈو بھا ضلع بستی کے سالانہ اجلاس میں دستار بندی و ختم بخاری شریف کے لئے جب میں حاضر ہوا تو عین اس وقت جبکہ دارالعلوم کی مسجد ”توریالمسجد“ کے سنگ بنیاد کی تقریب ہو رہی تھی، بالکل ناگہاں حضرت غازی ملت مولانا سید محمد ہاشمی صاحب پچھوچھوی مظلہ العالی مجھ سے پوچھ بیٹھے کہ آپ کی تصانیف کی تعداد کتنی ہو چکی؟ میں نے عرض کیا: کہ چوبیسویں تالیف ”سامان آخرت“ مکمل کر چکا ہوں۔ یہ سن کر حضرت موصوف الصدر نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ایک کتاب خواہ چھوٹی ہی سہی اور بھی جلد لکھ دیجئے تاکہ پچیس ہو جائیں چوبیس کا عدد ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ ان دونوں میری پشت میں کاربنکل (گوشت خور پھوڑا) نکلا ہوا تھا جس کی تکلیف رمضان شریف میں بھی رہی۔ لیکن مولانا العزیز کی فرمائش کا مجھے برابر خیال لگا رہا چنانچہ شوال میں جب براویں شریف حاضر ہو گیا تو اس کتاب کی تدوین شروع کر دی جو بحمدہ تعالیٰ تقریباً تین ماہ میں مکمل ہو گئی۔

اس کتاب میں مندرجہ ذیل دس عنوانوں پر چند معتبر کتابوں کے حوالوں کو میں نے درج کر دیا ہے جو بہت ہی اثر انگیز و عبرت خیز ہیں۔

﴿۱﴾ بوقت وفات کس نے کیا کہا؟ ﴿۲﴾ جنازہ یا قبر کو دیکھ کر کس نے کیا کہا؟ ﴿۳﴾ اولاد کی موت پر کس نے کیا کہا؟ ﴿۴﴾ اموات کے لئے کس نے کیا خواب دیکھا؟ ﴿۵﴾ غلبہ

خوف الہی میں کس نے کیا کہا؟ ﴿۲﴾ قبر آدمیوں سے کیا کہتی ہے؟ ﴿۷﴾ قبر میں عذاب کس کس طرح ہوگا؟ ﴿۸﴾ اموات کو سلام و ثواب کس طرح پہنچتا ہے؟ ﴿۹﴾ حساب خداوندی کا کیا منظر ہوگا؟ ﴿۱۰﴾ جہنم و جنت میں داخلہ کیوں کر ہوگا؟

یہ کتاب گو بہت محقر ہے لیکن محمد تعالیٰ امید قوی ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ بہت ہی گدراز، نہایت ہی نصیحت آموز اور بے حد عبرت انگیز ہوگی۔ اس لئے اس مجموعے کو بعونہ تعالیٰ ”آئینہ عبرت“ کے نام سے ناظرین کرام کی خدمت میں نذر کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ خداوند قدوس اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے طفیل میں اس کتاب کو دونوں جہان کی کرامتوں سے شرف اندو زفر مائے اور مجھ کنگنا کار اور میرے والدین واعزہ و احباب نیز مریدین و متعلقین کے لئے اساتذہ کرام، مشائخ عظام کی برکتوں سے ذخیرہ آخرت و سیلہ مغفرت بنائے۔

امین بر حمنه وهو ارحم الراحمين وما ذلك على الله بعزيزـ وهو حسبي
ونعم الوكيل و صلى الله تعالى على خير خلقه محمد واله واصحابه
اجمعين الى يوم الدين والحمد لله رب العالمينـ

عبدالصطاف الاعظمي عفي عنه

ساکن گھوٹی، ضلع اعظم گڑھ
لیلم محرم ۶۰۲ھ برائل شریف

بسم الله الرحمن الرحيم
نحمده و نصلى على رسله الكريم

﴿۱﴾ بوقت وفات کس نے کیا کہا؟

موت کے وقت انسان کے آخری کلمات کا بڑا اوقار و اعتبار ہوا کرتا ہے کیونکہ دنیا سے جاتے ہوئے آدمی کا آخری کلام اس کے خیالات و اعتقدات بلکہ عمل و کردار کا بڑی حد تک آئینہ دار ہوا کرتا ہے اور سامعین کے لیے بھی اس کلام میں بڑی بڑی عبر توں کا نشان اور طرح طرح کی نصیحتوں کا سامان ہوا کرتا ہے، اس لیے ہم یہاں چند ناموروں کے آخری کلام کا مذکورہ کرتے ہیں کہ وہ کیا بول کر دنیا سے گئے اور پھر اس کے بعد کبھی ان کی بولی نہیں سنی گئی تاکہ ناظرین اس سے عبرت و نصیحت حاصل کریں۔

﴿۱﴾ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

حضرت اُنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری وفات میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بار بار غشی طاری ہو جاتی۔ یہ دیکھ کر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبان سے شدت غم میں یہ لفظ نکل گیا کہ واکرب اباہ ہائے رے میرے والد کی بے چینی، تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے بیٹی! آج کے بعد تمہارا باپ پھر کبھی بے چین نہیں ہو گا۔^(۱)

(بخاری ج ۲ ص ۶۳۱ باب مرض انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو

..... صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وفاته، الحدیث: ۴۹۲، ج ۴، ص ۳

اپنے سینے سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک میرے سینے اور حلق کے درمیان تھا اور بار بار آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ پڑھتے رہے کہ

مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ⁽¹⁾

یعنی ان لوگوں کے ساتھ جن پر خدا کا انعام ہے اور کبھی یہ فرماتے کہ اللَّهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَغْلَى خَدَا وَنَا إِبْرَهِ رفیق میں اور لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھتے اور فرماتے تھے کہ بے شک موت کے لیے سختیاں ہیں۔⁽²⁾ (بخاری ج ۲۰ ص ۲۸۰)

مسواک سے محبت

وفاتِ اقدس سے تھوڑی دیر پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تازہ مسواک ہاتھ میں لیے حاضر ہوئے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف نظر جما کر دیکھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سمجھا کہ مسواک کی خواہش ہے۔ انہوں نے فوراً ہی مسواک لے کر دانتوں سے نرم کی اور دستِ اقدس میں دے دی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مسواک فرمائی۔ سہ پہر کا وقت تھا کہ سینہ اقدس میں سانس کی گھر گھرا ہٹ محسوس ہونے لگی۔ اتنے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس ہونٹ ہلے تو لوگوں نے یہ الفاظ سنئے کہ الصَّلُوةُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ نَمَازٌ وَلَوْنَدٌ غَلَامُونَ كَا خِيَالٍ رَكَحُو۔⁽³⁾ (مشکوہ ص ۲۹۱)

پاس میں پانی کا ایک طشت تھا۔ اس میں بار بار ہاتھ ڈالتے اور چہرہ انور پر

..... پ، النساء: ۶۹۔

..... صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاته،

الحدیث: ۴۳۵، ۴۴۴۹، ج ۳، ص ۱۵۳، ۱۵۷، ملخصاً

..... المرجع السابق، الحدیث: ۴۴۴۹، ج ۳، ص ۱۵۷۔ دلائل النبوة للبیهقی، باب

ما يؤثر... الخ، ج ۷، ص ۲۰۵، ملقطاً

پیش کش: مجلس المدينة العلمية (دعاۃ اسلامی)

ملت اور کلمہ پڑھتے اور چادر مبارک کو کبھی منہ پرڈا لتے کبھی ہٹالیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سر اقدس کو اپنے سینے سے لگائے بیٹھی ہوئی تھیں کہ اتنے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا مقدس ہاتھ اٹھا کرتین مرتبہ فرمایا کہ بل الرفیق الاعلیٰ (اب کوئی نہیں) بلکہ وہ بڑا رفیق چاہیے۔

یہی الفاظ زبان اقدس پر تھے کہ ناگہاں مقدس ہاتھ نیچے تشریف لے آئے اور جسم مقدس حالت سکون میں آگیا۔ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح اقدس عالم قدس میں پہنچ گئی اور آخری لفظ جوز بان اقدس سے ادا ہوا وہ یہی تھا اللہُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى۔^(۱)

(بخاری ح ۲۳ ص ۶۲)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلَى أَلِّي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسِلِّمْ

﴿۲﴾ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مرض وفات کے آخری دن بے ہوش ہو گئے تو میں نے روتے ہوئے کہا کہ ہائے میرے باپ پر عجیب سخت مرض کا حملہ ہو گیا۔ میرے یہ الفاظ سنکر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوش میں آگئے اور مجھ سے فرمایا کہ اے بیٹی! رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کس دن وفات پائی تھی؟ میں نے کہا کہ دو شنبہ (پیر) کے دن۔ پوچھا آج کون سادن ہے؟ میں نے کہا کہ دو شنبہ ہے تو فرمایا کہ میری موت آج ہی دن رات کے درمیان ہوگی۔ پھر فرمایا کہ بیٹی میرے بدن پر بیماری کی حالت میں جو کپڑا رہا ہے

.....صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاته،

الحدیث: ۴۳۸، ۴۴۹، ۴۴۹، ج ۳، ص ۱۵۷، ۱۵۴، ملخصاً

اس میں زعفران کے کچھ داغ دھبے ہیں۔ اس کو دھولینا اور دوسرا دو کپڑے اور ملا کر انھیں تین کپڑوں کو میرا کفن بنانا تو میں نے کہا یہ تو پُرانا کپڑا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ نیا کپڑا تو زندوں کا حق ہے، کفن تو مردہ کے لگنے، سڑ نے اور پیپ کے لیے ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت فرمائی کہ میری بیوی اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا مرحومہ غسل دیں اور میرے فرزند عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ غسل دینے میں میری بیوی کی مدد کریں۔ مجھے یہ منظور نہیں کہ ان دونوں کے سوا کوئی تیرامیرے ننگے بدن کو دیکھے۔^(۱) (ازالۃ الخفاء ج ۲ ص ۳۲)

بوقت وصال قرآن تھا زبان پر

پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا جانشین اور خلیفہ مقرر فرمایا۔ لوگوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اتنے سخت مزاج آدمی کو خلیفہ بنا دیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدا عزوجل کو کیا جواب دیں گے؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں خداوند تعالیٰ سے یہی کہہ دوں گا کہ میں نے تیرے بندوں پر ایک بہترین شخص کو خلیفہ بنا دیا۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے سامنے بلا کر کچھ وصیتیں اور نصیحتیں فرمائیں۔ پھر اس کے بعد فوراً ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہو گئی۔ بوقت وفات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کو تلاوت فرمار ہے تھے۔

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ^۱

ذِلِّكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحْيِدُ^۲

او آئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ وہی ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔

(پارہ ۲۶، سورہ ق آیت ۱۹)

.....ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الحلفاء، مقصد دوم، اما مآثر جمیلہ صدیق اکبر، ج ۳، ص ۱۵۳

.....ترجمہ کنز الایمان: او آئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔ (ب ۲۶، ق ۱۹)

پیش کش: مجلس المدينة العلمية (دعاۃ اسلامی)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ۲۲ جمادی الآخری ۱۳۷۶ھ منگل کی رات میں بمقام مدینہ منورہ ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور روضہ منورہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پہلوئے مبارک میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدفون ہوئے۔ بوقت وفات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف ترسٹھ سال تھی۔^(۱)

(تاریخ الحلفاء ص ۲۰)

جب لوگ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقدس جنازہ لے کر حجرہ منورہ کے پاس پہنچے لوگوں نے عرض کیا کہ السلام علیک یا رسول اللہ هذا ابو بکر یہ عرض کرتے ہیں حجرہ مقدسہ کا بند دروازہ ایک دم خود بخود کھل گیا اور تمام حاضرین نے قبر انور سے یہ غیبی آواز سنی کہ ادخلوا الحبیب إلى الحبیب یعنی حبیب کو حبیب کے دربار میں داخل کر دو۔^(۲) (تفسیر کبیر ج ۵ ص ۲۸)

﴿۳﴾ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمازِ فجر پڑھانے کے لیے مصلیٰ پر کھڑے ہوئے اور تنکیبی تحریکہ کہی کہ بالکل اچانک فیروز ابو لولو مجوتی نے جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعض رکھتا تھا، صفائح سے نکل کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شکم میں خبر مارا اور بھاگتے ہوئے تیرہ دوسرے نمازوں کو بھی خبر مار دیا جن میں سے نو آدمی شہید ہو گئے۔ ایک نمازی نے ابو لولو مجوتی کو پکڑ لیا تو اس نے اپنے کو بھی خبر مار کر خود کشی کر لی۔ پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصلیٰ پر جا کر مختصر طور پر نماز پڑھائی۔ زخمی ہونے پر حضرت عمر رضی

.....تاریخ الحلفاء، الحلفاء الراشدون، فصل ابو بکر صدیق...الخ، ص ۶۵

.....التفسیر الكبير، سورة الكهف: ۹-۱۲، ج ۷، ص ۴۳۳

پیش کش: مجلس المدينة العلمية (دعوت اسلامی)

اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا کہ میرا قاتل کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ ابو لولو مجوسی۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے کہ الحمد لله الذی لم يجعل منیتی بید رجل مسلم خدا عزوجل کے لئے حمد ہے کما س نے میری موت کسی مرد مسلمان کے ہاتھ سے نہیں بنائی۔ پھر لوگ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اٹھا کر مکان پر لائے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھجور کا شربت پلایا گیا تو وہ شکم سے باہر نکل پڑا۔ پھر دودھ پلایا گیا تو وہ بھی شکم کے راستے باہر نکل آیا۔ پھر طبیب نے کہہ دیا کہ امیر المؤمنین! رضی اللہ تعالیٰ عنہ اب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصیت کر دیں کیونکہ اب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔

مکان آدمیوں سے بھرا ہوا تھا اور لوگ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدح و ثنا کر رہے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سُن کرفرمایا کہ میری تو یہی تمنا ہے کہ میرا دورِ خلافت برابر سر ابر ہو جائے۔ نہ اس کا مجھے کوئی ثواب ملنے کوئی مواخذہ ہو۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے فرزند حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پاس بٹھا کر اپنے قرضوں کی ادائیگی کے بارے میں ہدایتیں فرمائیں اور ان کو حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس روضہ منورہ میں دفن ہونے کی اجازت لینے کے لیے بھیجا۔ جب حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچ تو وہ رورہی تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ روضہ منورہ کے اندر ایک قبر کی جگہ ہے جس کو میں نے اپنے لیے رکھا تھا مگر آج میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی ذات پر ترجیح دیتی ہوں۔ جب حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واپس ہو کر اجازت کی خوشخبری سنائی تو امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوش ہو کر فرمایا کہ الحمد لله ما کان شیء اہم من ذلک خدا عزوجل کے لیے حمد ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی دوسرا چیز میرے لیے اہم نہ تھی۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ

میرے انتقال کے بعد میراجنازہ لے کر تم لوگ پھر حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دوبارہ اجازت طلب کرنا اگر وہ اجازت دیں تو مجھے روضہ منورہ میں دفن کرنا ورنہ تم لوگ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں مدفون کر دینا۔

اس کے بعد لوگوں نے اصرار کیا کہ اے امیر المؤمنین! رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیجئے۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ میں اس کام کے لیے ان چھ آدمیوں سے بہتر کسی کو نہیں سمجھتا جن سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم راضی ہو کر دنیا سے تشریف لے گئے، اور وہ چھ آدمی یہ ہیں:

{ ۱ } حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ { ۲ } حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ { ۳ } حضرت زیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ { ۴ } حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ { ۵ } حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ { ۶ } حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ان میں سے اس کو جس پر مسلمانوں کا اتفاق ہو جائے خلیفہ بنالیجاۓ۔ خلیفہ بنائے جانے کے وقت میر ایٹا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حاضر ہے گا۔ مگر خلافت کے معاملہ میں اس کا کوئی حصہ اور عمل دخل نہ ہوگا۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کے لیے یہ وصیت فرمائی کہ وہ مہاجرین اولین کے اعزاز و کرام کا خاص طور پر خیال ولحاظ رکھے اور انصار کے ساتھ نیک سلوک اور اچھا برداشت کرتا رہے اور شہریوں کے ساتھ بھلائی اور دیہاتیوں کے ساتھ نیک برداشت کرے اور ذمیوں کا خاص طریقے سے خیال رکھے اور ان سب لوگوں کے بارے میں کچھ تعریفی کلمات بھی فرمائے۔ پھر فوراً ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا۔ حضرت صحیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ بوقتِ وفات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر تر سٹھ سال تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۶ ذوالحجہ ۱۳۴۷ھ چہارشنبہ کو زخمی ہو کر تین دن بعد دس برس چھ ماہ چار دن خلیفہ کر ۲۹ ذوالحجہ کو وفات پائی اور کیم محرم کو مدفون ہوئے۔^(۱) (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
 (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۰۶ و ازالت الخفاء ج ۲ ص ۳۱۹ و ص ۳۲۰ و بخاری ج ۱ ص ۵۲۳ وغیرہ)

{ ۳ } حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جب مصر کے باغیوں نے مکان کے پیچھے سے مکان کے اندر داخل ہو کر رات کو تلاوت کرتے ہوئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا تو حضرت ضبّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ دیکھا کہ خون کی دھار آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس داڑھی پر بہہ رہی ہے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ پڑھ رہے ہیں کہ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَنَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَعِدُ يَكَ عَلَيْهِمْ وَأَسْتَعِنُكَ عَلَى جَمِيعِ أُمُورِي وَأَسْأَلُكَ الصَّبَرَ عَلَى مَا أَبْتَلَنِي اَعَلَلَنِي مَعْبُودُنِي مَكْرُوتُهِ، تو پاک ہے، بے شک میں گنہگاروں میں سے ہوں اے اللہ! عزوجل میں ان لوگوں کے مقابلہ میں تیرے انتقام کا طلبگار ہوں اور اپنے تمام معاملات میں تیری مدد کا خواستگار ہوں اور جس بلا میں تو نے مجھے بتا فرمادیا ہے اس پر صبر کا میں تجھی سے سوال کرتا ہوں۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس روح عالم بالا کو پرواز کر گئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے قبرستان جنة البقیع میں مدفون ہوئے۔ بوقتِ شہادت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف اسی یا بیانی

..... احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب الرابع فی وفاة رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم والخلفاء الراشدین من بعدہ، ج ۵، ص ۲۲۶-۲۲۸ وغیرہ

برس کی تھی۔ ۱۸ اذوالحجہ جمعہ کے دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی۔^(۱)

(امال فی اسماء الرجال ص ۲۰۲ و احیاء العلوم ج ۲ ص ۷۴)

﴿۵﴾ حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جب عبدالرحمن بن ملجم خارجی نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر مبارک پر تلوار ماری اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس پیشانی اور چہرہ انور پر شدید زخم لگاتو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے کہ فُزُّت بِرَبِّ الْكَعْبَةِ كَرَبَّكَ تَقْسِمُ میں تو کامیاب ہو گیا۔

حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحزوں کو جمع کر کے کچھ وصیتیں فرمائیں۔ پھر اس کے بعد لا اله الا الله محمد رسول الله کے سوا کوئی دوسرا الفاظ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک سے نہیں نکلا اور کلمہ پڑھتے ہوئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح اقدس عالم قدس کو روانہ ہو گئی۔ (إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) ^(۲)

بوقت شہادت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف ترستھ سال کی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحزوں کا نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غسل دیا اور بڑے صاحزوں کے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ۷ رمضان ۳۰ھ

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعده، الباب الرابع فی وفاة رسول الله صلى

الله عليه وسلم والخلفاء الراشدين من بعده، ج ۵، ص ۲۲۹

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعده، الباب الرابع فی وفاة رسول الله... الخ،

ج ۵، ص ۲۲۹

جمعہ کی رات میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخمی ہوئے اور دودن زندہ رہ کر جامِ شہادت سے سیراب ہو گئے اور بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ ۱۹ رمضان شبِ یک شنبہ (توار) میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی۔^(۱) والله تعالیٰ اعلم

(الکمال فی اسماء الرجال ص ۲۰۳ واحیاء العلوم ص ۲۳۷ و تاریخ الخلفاء وغیره)

﴿۶﴾ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بوقتِ جانشینی بہت بے صبری و بے قراری ظاہر ہوئی تو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بھائی جان! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قدر گھبرا کیوں رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ عز وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ آللہ وسلم و حضرت علی و حضرت فاطمہ و حضرت خدیجہ و حضرت حمزہ و حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بہت جلد ملاقات کرنے والے ہیں تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ”اے میرے بھائی! میں اس وقت اللہ تعالیٰ کے ایک ایسے امر میں داخل ہو رہا ہوں کہ میں کبھی اس میں داخل نہیں ہوا تھا، اور میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی ایسی مخلوق کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کے مثل کو کبھی میں نے دیکھا نہیں تھا۔“ یہ الفاظ زبان مبارک سے نکلے اور ۵ ربیع الاول ۲۹ھ کو آپ نے وفات پائی۔^(۲) (تاریخ الخلفاء للسیوطی ص ۱۳)

﴿۷﴾ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کربلا میں اپنی شہادت سے تھوڑی دیر پہلے اپنے اصحاب علیہم الرضوان کے مجمع میں ایک خطبہ پڑھا جس میں حمد و صلوٰۃ کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا کہ

.....تاریخ الخلفاء، فصل فی مبایعة علی رضی الله عنه بالخلافة...الخ، ص ۱۳۹

.....تاریخ الخلفاء، ریحانة الرسول حسن بن علی رضی الله عنه، ص ۱۵۲ - ۱۵۳

پیش کش: مجلسِ المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

قدَنَزَلَ مِنَ الْأَمْرِ مَاتُوْنَ وَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ تَغَيَّرَتْ وَتَنَكَّرَتْ وَادْبَرَ مَعْرُوفُهَا وَانْشَمَرَتْ حَتَّى لَمْ يَقِنْ مِنْهَا إِلَّا كَصَبَابَةُ الْأَنَاءِ الْأَحْسَبَى مِنْ عِيشِ كَالْمَرْعَى الْوَبِيلِ الْأَتْرَوْنَ الْحَقُّ لَا يَعْمَلُ بِهِ وَالْبَاطِلُ لَا يَتَاهِي عَنْهِ لِيَرْغَبُ الْمُؤْمِنُ فِي لَقَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَانِي لَأَرِي الْمَوْتَ الْاسْعَادَةَ وَالْحَيَاةَ مَعَ الظَّالِمِينَ الْأَجْرَمَا۔ یقیناً مجھ پروہ معاملہ اُتر پڑا ہے جس کو تم لوگ دیکھ رہے ہو، بلاشبہ دنیا بدل گئی اور اجنبی ہو گئی۔ دنیا کی شرعی باتوں نے پیٹھ پھیر لی۔ اور دنیا کپڑے سمیٹ کر بھاگ نکلی اور دنیا نہیں باقی رہ گئی مگر اتنی ہی جیسے کہ برلن میں تھوڑا سا چاہو اپانی، بس میری زندگی کا ساز و سامان مصر چراگاہ جیسا رہ گیا ہے کیا تم لوگ دیکھ نہیں رہے ہو کہ حق پر عمل نہیں ہو رہا اور باطل سے بازنہ نہیں آ رہے ہیں لہذا اب ہر مومن کو خدا عزوجل سے ملاقات کی رغبت ہونی چاہیے اور میں تو موت کو بہت بڑی سعادت اور ظالموں کے ساتھ زندگی گزارنے کو بہت بڑا جرم سمجھتا ہوں۔

اس خطبہ کے بعد فوراً ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہو گئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کلمۃ الحق کا اعلان کرتے ہوئے ۱۰ احریم ۶۷ھ کو کربلا میں جام شہادت نوش فرمالیا۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۲۸ ص ۲۰۸)

﴿۸﴾ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رجب ۶۷ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لقہو کی بیماری میں وفات کے قریب ہو گئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے فرمایا کہ مجھے بھاؤ تو لوگوں نے

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعده، الباب الرابع فی وفاة رسول الله... الخ،

ج ۵، ص ۲۲۹۔ اسد الغابة، الحسین بن علی، ج ۲، ص ۲۸

مسند کے سہارے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ٹھایا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیری تک سُجانِ اللہ،
سُجانِ اللہ پڑھتے رہے اور زار زاروتے رہے۔ پھر یہ دعا مانگی:

بَارِبِ ارْحَمِ الشَّيْخِ الْعَاصِي وَذَا الْقَلْبِ الْقَاسِي اللَّهُمَّ أَقْلِ الْعَثْرَةَ
وَاغْفِرِ الزَّلَةَ وَعُدْ بِحَلْمِكَ عَلَى مَنْ لَمْ يَرْجِعْ غَيْرَكَ وَلَمْ يَثْقِلْ بِأَحَدٍ سَوْاكَ۔ اے
میرے رب! گناہ گار اور سخت دل بوڑھے پر حرم فرماء، گناہوں کو معاف فرمادے اور
لغزشوں کو بخش دے۔ اپنے حلم کے ساتھ اس شخص سے برتاب فرمائ جس نے تیرے سوا
کسی سے کوئی امید نہیں رکھی نہ تیرے سوا کسی دوسرا پر کوئی بھروسہ کیا۔ پھر فرمایا کہ
محظے غسل دینے کے بعد شاہی خزانہ سے وہ رومال نکالنا جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ
وسلم کا مبارک ملبوس اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مقدس بالوں اور ناخنوں کا تراشہ
محفوظ ہے ان مقدس بالوں اور ناخنوں کو میری آنکھوں، میرے منہ، ناک اور کانوں میں
رکھ دینا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مبارک لباس میرے بدن پر کفن کے نیچے رکھ دینا
اور پھر مجھ کو قبر میں لٹا کر مجھے ارحم الرحمین کے سپرد کر دینا۔

محمد بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وقت
وفات آپ کنچا تو بڑی حسرت کے ساتھ یہ فرمایا: یا لیتني گنت رجلا من قریش بذی
طوى وانی لم ال من هذا الامر شيئاً۔ اے کاش! میں قریش کا ایک مرد ہوتا جو مقام
”ذی طوى“ میں رہ جاتا اور سلطنت کے معاملہ میں کسی چیز کا میں والی نہ بنا ہوتا۔

اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح عالم بالا کو پرواز کر گئی۔ وفات کے
وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرزند ”بیزید“ دمشق میں موجود نہیں تھا اس لیے ضحاک بن قیس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کفن دفن کا انتظام کیا اور اسی (یعنی ضحاک) نے

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔⁽¹⁾

(اکمال ص ۲۱۷ و احیاء العلوم ج ۳ ص ۳۰۸ و اسد الغاب ج ۳ ص ۳۸۵ تا ص ۳۸۷)

۹ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت معاذ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مرض الموت میں سخت علیل ہوئے تو یہ دعا بار بار مانگنے لگے کہ اے اللہ! عزوجل تو خوب جانتا ہے کہ میں دنیا اور لمبی عمر سے اس لیے محبت نہیں کرتا تھا کہ بہت زیادہ نہریں بناؤں اور بہت سے باغ لگاؤں بلکہ میں تو اس لیے لمبی عمر کا طلبگار رہتا کہ میں (روزہ رکھ کر) سخت پیاس کی مشقت برداشت کروں اور مصیبہت جھیلتا ہوں اور ذکر کے حلقوں میں علماء کی مجلسوں کے اندر مجمعوں میں بیٹھا کروں۔ پھر جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جائی کا عالم طاری ہوا اور نزع کے عالم میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر شدید کرب و بے چینی نمودار ہوئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے کہ یا رب ما احنقني خنقک فوزتك انک تعلم ان قلبی يحبك۔ اے میرے رب! عزوجل تیری طرح تو کسی نے بھی میرا لگانہیں گھونٹا تھا لیکن میں تیری عزت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تجھے خوب معلوم ہے کہ میرا دل تجھ سے محبت رکھتا ہے۔ زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس روح عالم بالا میں پہنچ گئی۔⁽²⁾ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۳۰۹)

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب الخامس فی کلام المحتضرین من الحلفاء والأمراء والصالحين، ج ۵، ص ۲۳۰، ۲۲۹۔ اسد الغابة، معاویۃ بن صخر، ج ۵، ص ۲۲۳

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس، بیان اقا ولی جماعتہ من خصوص

الصالحين من التابعین... الخ، ج ۵، ص ۲۳۱

۱۰) حضرت بلاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جب حضرت بلاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مرض وفات میں جانکنی کا عالم طاری ہوا تو ان کی بیوی نے بے قرار ہو کر یہ کہا کہ ”واحزناہ“ ہائے رے میری مصیبۃ! تو حضرت بلاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنکھیں کھول دیں اور تڑپ کر فرمایا: ”واطرباہ“ واه رے میری خوشی! آخری کلمات جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک سے نکلے یہ تھے اور پھر فوراً ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا۔ غدالنقی الا حجۃ محمد و حزبه کل ہم تمام دوستوں یعنی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ملاقات کریں گے۔ (۱) (احیاء العلوم ج ۲۳ ص ۲۰۹)

۱۱) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک مشہور بزرگ مرتبہ صحابی ہیں اپنی وفات کے وقت رونے لگے تو لوگوں نے اس رونے کا سبب پوچھا کہ کیا چیز آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لارہی ہے؟ تو فرمایا کہ ہم کو رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ وصیت فرمائی تھی کہ دنیا میں زندگی بر سر کرنے کے لیے تم لوگ بس اتنا ہی سامان اپنے پاس رکھنا جتنا کہ ایک سوار مسافر اپنے ساتھ تو شرکھتا ہے مگر ہم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت پر عمل نہیں کیا اور اس سے زیادہ سامان رکھ لیا اسی پر افسوس کر کے رو رہا ہوں۔ یہ فرمایا اور زار روتے ہوئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہو گئی۔ وفات

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس، بیان اقا ولی جماعتہ من خصوص

الصالحین من التابعین... الخ، ج ۵، ص ۲۳۱

پیش کش: مجلس المدينة العلمية (دعاۃ اسلامی)

کے بعد لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کل سامان کا جائزہ لیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کل ترکہ کی قیمت دس یا پندرہ درہم ہوئی۔ (۱) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۰۹)

۱۲ ﴿حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ﴾

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے جاں شار انصاری صحابی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ خندق میں زخمی ہو گئے تھے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لیے مسجد نبوی میں ایک خیمه گاڑا اور ان کا علاج شروع کیا۔ خود اپنے دست مبارک سے دو مرتبہ ان کے زخم کو داغ یہاں تک کہ ان کا زخم بھرنے لگا۔ لیکن انہوں نے شوق شہادت میں خداوند تعالیٰ سے یہ دعائی گئی کہ یا اللہ! عزوجل تو جانتا ہے کہ مجھے کسی قوم سے جنگ کرنے کی اتنی تمنا نہیں ہے جتنی کفار قریش سے لڑنے کی تمنا ہے جنہوں نے تیرے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلایا اور ان کو وطن سے نکالا۔ اے اللہ! عزوجل میرا تو یہی خیال ہے کہ اب تو نے ہمارے اور کفار قریش کے درمیان جنگ کا خاتمہ کر دیا ہے لیکن اگر بھی کفار قریش سے کوئی جنگ باقی رہ گئی ہو جب تو مجھے زندہ رکھتا کہ میں تیری راہ میں ان کافروں سے جنگ کروں اور اگر اب ان لوگوں سے کوئی جنگ باقی نہ رہ گئی ہو تو تو میرے اس زخم کو پھاڑ دے اور اسی زخم میں تو مجھے شہادت کی موت عطا فرمادے۔

خداعزوجل کی شان کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا ختم ہوتے ہی بالکل اچانک

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زخم پھٹ گیا اور خون بہنے لگا۔ (۲)
(بخاری ج ۲ ص ۵۹۱ باب مرجع النبي من الأحزاب)

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس، بیان اقا ویل جماعتہ من خصوص الصالحین من التابعین... الخ، ج ۵، ص ۲۳۱ ملخصاً

.....صحیح البخاری، کتاب المغاری، باب مرجع النبي صلی الله علیہ وسلم... الخ،

الحدیث: ۴۱۲۲، ج ۳، ص ۵۶

عین وفات کے وقت ان کے سرہانے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف فرماتھے جائیکی کے عالم میں انہوں نے آخری بار جمال نبوت کا دیدار کیا اور نہایت جوش محبت اور جذبہ عقیدت سے والہانہ انداز میں یہ کہا کہ السلام علیک یا رسول اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ عزوجل کے رسول ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تبلیغ رسالت کا حق پورا پورا ادا فرمادیا۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۱۸۱)

اس کے بعد فوراً ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہو گئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سال وفات ۵ ہے۔ بوقت وفات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف ۷۳ برس کی تھی۔^(۱)

(امال ص ۵۹۶ و اسرالغابہ ج ۲ ص ۲۹۸)

﴿۱۳﴾ حضرت مسور بن مخرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ صحابی ہیں، ان پر خوفِ الہی عزوجل کا اتنا غلبہ تھا کہ یہ قرآن مجید سننے کی تاب نہیں لاتے تھے۔ کسی آیت کو سنتے تو ان کی چیخ نکل جاتی تھی اور کئی کئی دنوں تک بے ہوش ہو جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ قبیلہ خشم کا ایک قاری آیا اور ان کے سامنے یہ آیت پڑھ دی کہ

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ یعنی اس دن کو یاد کرو جبکہ ہم متقيوں کو مہمان وَفُدًا ۵ وَتَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَى بنا کر جنم کے دربار میں جمع کریں گے اور جَهَنَّمَ وَرَدَّا ۵ مجرموں کو ہاںک کر جنم میں پیاسا لیجائیں گے^(۲)

.....مدارج النبوة، باب چہارم، غزوہ بنی قریظہ، ج ۲، ص ۱۸۱۔ اكمال مع مشکوكة المصایح، حرف السین، فصل فی الصحابة، ص ۵۹۶

.....ترجمہ کنز الایمان: جس دن ہم پر ہیزگاروں کو جنم کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر اور مجرموں کو جنم کی طرف ہاںکیں گے پیاسے۔ (ب ۱۶، مریم: ۸۵، ۸۶)

تو اس آیت کوں کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اس آیت کو پھر پڑھ چنانچہ قاری نے دوبارہ اس آیت کو پڑھا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک زور دار جیچ ماری اور فوراً ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح اقدس عالم بالا کو پرواز کر گئی۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶۰)

﴿ ۱۴ ﴾ حضرت عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ہی مشہور ہوش مند اور نہایت ہی عقل مند صحابی ہیں۔ انہوں نے مصر کو فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں فتح کیا، اور رسول وہاں کے گورنر ہے۔ ان کی دانائی اور بہادری کے واقعات سے تاریخ کے صفحات بھرے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنی وفات کے وقت بے قرار ہو کر اپنے بیٹوں کے صندوقوں کی طرف حفارت کے ساتھ دیکھا جواشر فیوں سے بھرے ہوئے تھے اور فرمایا کہ ”کون ہے جو ان صندوقوں کو لے گا، کاش! ان صندوقوں میں اشرفیوں کی جگہ جانوروں کی مینگنیاں بھری ہوتیں۔“^(۲) تناکہ کہ فوراً آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پرواز کر گئی۔ آخری سانس تک آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہوش و حواس قائم رہے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نفتگلو کرتے رہے۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۰۹)

﴿ ۱۵ ﴾ حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۔ جنگِ بدر میں حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عتبہ کے بھائی شیبہ کافر سے دست بدست جنگ کی۔ شیبہ نے حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس طرح زخمی کر دیا

.....احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان احوال الصحابة والتابعین والسلف الصالحین فی شدة الخوف، ج ۴، ص ۲۲۷

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین، ج ۵، ص ۲۳۱

کہ وہ زخموں کی تاب نہ لا کر زمین پر بیٹھ گئے۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھپٹے اور آگے بڑھ کر شیبہ کا فریق قتل کر دیا اور حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے کاندھے پر اٹھا کر بارگاہ رسالت میں لائے۔ ان کی پنڈلی چور چور ہو گئی تھی اور نئی کا گودا بہہ رہا تھا۔ اس حالت میں انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیا میں شہادت سے محروم رہا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ تم شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اگر آج میرے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پچھا ابو طالب زندہ ہوتے تو وہ مان لیتے کہ ان کے اس شعر کا مصدقہ میں ہوں۔

ونسلمه حتى نصرع حوله

ونذهل عن ابناء نا والحالل

لیعنی ہم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس وقت دشمنوں کے حوالے کریں گے جب ہم لڑکر ان کے گرد پچھاڑ دیئے جائیں گے اور ہم اپنے بیٹوں اور بیویوں کو بھول جائیں گے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہا اور فوراً ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۳۱۸ و رقانی علی المواهب ج ۱ ص ۳۱۸) ^(۱)

﴿۱۶﴾ حضرت سعد بن الربيع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ احمد کے میدان میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے میں حضرت سعد بن الربيع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش

.....شرح العلامہ الزرقانی علی المواهب، کتاب المغازی، غزوہ بدراالکبری، ج ۲، ص ۲۷۶

و سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب فی المبارزة، الحدیث: ۲۶۶۵، ج ۳، ص ۷۲

کی تلاش میں نکلا تو میں نے ان کو سکرات کے عالم میں پایا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ ”تم رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے میر اسلام کہہ دینا اور اپنی قوم (انصار) سے بعد سلام میرا یہ پیغام سناد بینا کہ جب تک تم میں سے ایک آدمی بھی زندہ ہے۔ اگر رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک کفار پہنچ گئے تو خدا عزوجل کے دربار میں تمہارا کوئی عذر بھی قابل قبول نہ ہوگا۔“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پرواز کر گئی، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں آ کر ان کا سلام عرض کیا اور انصار کو انکا پیغام سنادیا۔^(۱) (زرقانی ج ۲ ص ۲۸)

﴿۱﴾ حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تھوڑی سی فوج کا افسر بنا کر ”او طاس“ کی طرف روانہ فرمادیا وہاں درید بن الصمہ کا فرمانیہ ہزار کی فوج لے کر ان کے مقابلہ کے لیے میدان میں نکل پڑا اور درید بن الصمہ کے بیٹے نے حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک تیر مارا جو ان کے گھٹنے پر لگا اور یہ زخمی ہو کر زمین پر بیٹھ گئے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوڑ کر آئے اور کہا کہ بچا جان! مجھے جلد بتائیے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس نے تیر مارا ہے؟ تو حضرت ابو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشارہ سے بتایا کہ وہ شخص میرا قاتل ہے، تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بچا کے قاتل پر جوش میں بھرے ہوئے دوڑ پڑے تو وہ بھاگنے لگا مگر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو برابر دوڑاتے رہے۔ یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا۔ پھر اپنے بچا حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آ کر یہ خوش خبری سنائی کہ

.....شرح العلامہ الزرقانی علی الموهاب، کتاب المغازی، غزوۃ احد، ج ۲، ص ۴۵۴

پیش کش: مجلس المدينة العلمية (دعوت اسلامی)

بچا جان! خدا عزوجل نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتل کو میرے ہاتھ سے ہلاک کر دیا ہے پھر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے چچا حضرت ابو عامر اشعریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زانو سے وہ تیر کھینچ کر نکالا تو وہ چونکہ زہر میں بجھا ہوا تھا اس لیے زخم سے بجائے خون کے پانی بہنے لگا اور وہ نٹھاں ہونے لگے پھر انہوں نے اپنے بھتیجے حضرت ابو موسیٰ اشعریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی جگہ اپنی فوج کا افسر بنایا اور یہ وصیت فرمائی کہ تم رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر میرا سلام عرض کرنا اور میرے لیے دعا کی درخواست کرنا۔ یہ وصیت کی اور اس کے بعد ہی فوراً ان کی وفات ہو گئی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب جنگ سے فارغ ہو کر میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور اپنے مرحوم چچا کا سلام اور پیغام عرض کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وضوفرما یا پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا اوپنچا اٹھایا کہ میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھ لی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح دعا مانگی کہ یا اللہ! عزوجل تو ابو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قیامت کے دن بہت سے انسانوں سے زیادہ بلند مرتبہ بنادے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ کرم دیکھ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے لیے بھی دعا فرماد تھی۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی کہ یا اللہ! عزوجل تو عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے گناہوں کو بخش دے اور اس کو قیامت کے دن عزت والی جگہ میں داخل فرم۔^(۱) (بخاری ج ۲ ص ۶۱۹ غزوہ اوطاس)

.....صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوہ اوطاس، الحدیث: ۴۳۲۳، ج ۳، ص ۱۱۳

پیش کش: مجلس المدينة العلمية (دعوت اسلامی)

﴿۱۸﴾ حضرت ذوالجہادین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غزوہ تبوک میں حضرت ذوالجہادین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوانح کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی نہ وفات ہوئی۔ حضرت ذوالجہادین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک غریب مہاجر تھے اور اصحاب صفتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے تھے۔ یہ غزوہ تبوک میں شامل ہوئے اور ان کو بخار آگیا۔ بوقت وفات ان کے پاس حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو انہوں نے بڑی حضرت سے یہ کہا کہ یا رسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرا مقصد شہادت ہی ہے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لیے دعا فرمادی ہے کہ ”اے اللہ! عزوجل میں نے اس کے خون کو کفار پر حرام کر دیا ہے“ تو کیا میں شہادت سے محروم رہوں گا؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”جب تم جہاد کے لیے نکلے ہو تو اگر بخار میں بھی مر و گے جب بھی تم شہید ہی ہو گے۔“

اس کے بعد ہی بخار میں حضرت ذوالجہادین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے ان کی لاش کو محلہ میں سلایا اور خود ہی قبر کو کچی اینٹوں سے بنڈ فرمایا اور پھر یہ دعا مانگی کہ ”اے اللہ! عزوجل میں ذوالجہادین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا۔“^(۱)

(مدارج النبوة ج ۲ ص ۳۵۰ وص ۳۵۱)

نوٹ: حضرت ذوالجہادین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مفصل حال ہماری کتاب سیرۃ المصطفیٰ میں پڑھ لیجئے۔

﴿۱۹﴾ حضرت اسود راعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ ایک جبشی تھے جو خیر کے کسی یہودی کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ جب

.....مدارج النبوة، قسم سوم، باب نہم، ذکر جنگ تبوک، ج ۲، ص ۳۵۰

پیش کش: مجلس المدينة العلمية (دعوت اسلامی)

حضرور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والو سلم خبیر میں فوج لے کر داخل ہوئے تو یہ بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والو سلم کس دین کی دعوت دیتے ہیں؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والو سلم نے ان کے سامنے اسلام کی دعوت پیش فرمائی، تو انہوں نے عرض کیا کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو مجھے خداوند تعالیٰ کی طرف سے کیا اجر و ثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والو سلم نے ارشاد فرمایا کہ ”تم کو جنت اور اس کی نعمتیں ملیں گی۔“ انہوں نے فوراً ہی کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد یہ خوش نصیب ہتھیار پہن کر مجاہدین اسلام کی صف میں کھڑے ہو گئے اور اتنا ہی جوش و خروش کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والو سلم کو ان کی شہادت کی خبر ملی تو فرمایا کہ ”اس شخص نے بہت کم عمل کیا اور بہت زیادہ اجر دیا گیا۔“

پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والو سلم نے ان کی لاش کو خیمه میں لانے کا حکم دیا، اور ان کی لاش کے سر ہانے کھڑے ہو کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والو سلم نے یہ بشارت سنائی کہ ”اللہ تعالیٰ نے اس کے کالے چہرے کو حسین بنادیا اور اس کے بدن کو خوشبودار بنادیا اور دو حوریں اس کو جنت میں ملیں۔ اس شخص نے ایمان اور جہاد کے سوا کوئی دوسرا عمل خیز نہیں کیا۔ ایک وقت کی نماز پڑھی، نہ ایک روزہ رکھا نہ حج و زکوٰۃ کا موقع پایا مگر ایمان و جہاد کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنا بلند مرتبہ عطا فرمایا۔“^(۱) (مدارج النبوت ج ۲ ص ۲۲۰)

﴿ ۲۰ ﴾ حضرت سعید بن جبیر تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ہی جلیل القدر تابعی ہیں بلکہ بعض محدثین نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیر التابعین (تمام تابعین میں بہترین) لکھا ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بصرہ

کے ظالم گورنر حجاج بن یوسف ثقفی کو اس کی خلافِ شرع باتوں پر روک ٹوک کرتے رہتے تھے اس لیے اس ظالم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر دیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ بڑا ہی عجیب و غریب ہے، حجاج نے پوچھا کہ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! بولو میں کس طریقے سے تمہیں قتل کروں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس طرح تو مجھے قتل کرے گا قیامت کے دن اسی طریقے سے میں تجھے قتل کروں گا، حجاج نے کہا کہ تم مجھ سے معافی مانگ لو میں تمہیں چھوڑ دوں گا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں خدا عز و جل کے سوا کسی دوسرے سے معافی نہیں مانگ سکتا، حجاج نے جھلا کر کہا: اے جلاد! ان کو قتل کر دے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر ہنسنے لگے حجاج نے تجب سے پوچھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت کس بات پر ہنس پڑے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا عز و جل کے رو برو تھاری جرأت پر مجھے تجب ہوا اور ہنسی آگئی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلاد کے سامنے قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو گئے اور انہی و جہنم و جہی للہی فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ^(۱) پڑھنے لگے۔ حجاج نے کہا کہ اے جلاد! ان کا منہ قبلہ سے پھیر دے۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا: فَإِنَّمَا تُولُوا فَشَمْ وَجْهَ اللَّهِ ط^(۲) حجاج نے کہا کہ اے جلاد! ان کو منہ کے بل ز میں پر لٹا کر قتل کر ڈالو۔ جب جلاد نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بل بحالت سجدہ لٹایا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً

.....ترجمہ کنز الایمان: میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان و زمین بنائے ایک اسی کا ہو کر اور میں مشکوں میں نہیں۔ (ب، ۷، الانعام: ۷۹)

.....ترجمہ کنز الایمان: تو تم جد ہر منہ کر وادھ و وجہ اللہ (غدا کی رحمت تھاری طرف متوجہ) ہے۔ (ب، المقرۃ: ۱۱۵)

اُخْرَىٰ ۝ (۱) جب جلا دنے خبر اٹھایا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلند آواز سے لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شرِيكَ لَهُ وَاشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پُرْطَهَا وَرِيْدَ دُعَامَكَیٰ کہ ”یا اللہ!
عز، جل میرے قتل کے بعد جاج کو کسی مسلمان پر قابو نہ دے۔“

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ دعا مقبول ہو گئی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت
کے بعد صرف پندرہ رات جاج زندہ رہا اور کسی مسلمان کو قتل نہ کر سکا۔ اس کے پیش میں
کینسر ہو گیا تھا۔ طبیب بد بودار گوشت کی بوٹی کو دھاگے میں باندھ کر اس کے حلق میں
ڈالتا تھا اور وہ اس کو گھونٹ جاتا تھا۔ پھر اس کو نکالتا تھا تو وہ بوٹی خون میں لپٹی ہوئی نکلتی تھی
اور ان پندرہ راتوں میں جاج کبھی سو نہیں سکا کیونکہ آنکھ لگتے ہی وہ خواب دیکھتا کہ
حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی ٹانگ پکڑ کر گھسیٹ رہے ہیں، بس آنکھ کھل
جاتی۔ یہ بھی منقول ہے کہ قتل کے بعد حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدن سے
اس قدر خون نکلا کہ جاج اور حاضرین حیران رہ گئے، جب طبیب سے پوچھا گیا تو اس
نے بتایا کہ قتل ہونے والوں کا خون خوف سے سوکھ جاتا ہے، مگر حضرت سعید بن جبیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ بالکل بے خوف تھا اس لیے ان کا خون بالکل خشک نہیں ہوا اور اس
قد رزیا دہ خون نکلا کہ سارا دربار خون سے بھر گیا۔ (۲)

(اکمال فی اسماء الرجال ص ۵۹۸ وطبقات شعرانی وتهذیب التهذیب)

.....ترجمہ کنز الایمان: ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی
سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ (پ ۱۶، طہ: ۵۵)

.....طبقات الکبریٰ للشعرانی، سعید بن جبیر، ج ۱، ص ۶۱۔ والطبقات الکبریٰ لابن

سعید بن جبیر، ج ۶، ص ۲۷۴

﴿٢١﴾ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ہی اہل علم و عمل بزرگ تابعی اور بنو امیہ کے خلفاء کی فہرست میں ”خلیفہ عادل“ کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روزانہ یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ! عزوجل میری موت کو مجھ پر آسان کر دے۔ چنانچہ ان کی بیوی فاطمہ بنت عبد الملک کا بیان ہے کہ ان کی وفات کے وقت میں ان کے خیمہ سے نکل کر مکان میں بیٹھ گئی تو میں نے ان کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا کہ

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ يَآخِرُونَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ^(۱)

جو زمین میں تکبر اور فساد نہیں چاہتے اور آخرت کی بھلانی پر ہیز گاروں کے لیے ہے۔ (پ، ۲۰، القصص آیت ۸۳)

اس کے بعد وہ بالکل ہی پر سکون ہو گئے، نہ کچھ بولے، نہ کوئی حرکت کی۔ تو میں نے لوڈی سے کہا کہ دیکھ تو خلیفہ کا کیا حال ہے؟ وہ دوڑ کر گئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وفات پاچکے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عین وفات کے وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مجھے بھادو جب لوگوں نے انہیں بھایا تو بیٹھ کر انہوں نے یہ کہا کہ یا اللہ! عزوجل تو نے مجھے کچھ باتوں کا حکم فرمایا تو میں نے کوتا ہی کی اور تو نے مجھے کچھ باتوں سے منع فرمایا تو میں نے نافرمانی کی۔ تین مرتبہ یہی کہا پھر کلمہ طیبہ پڑھا اور نظر جما کر دیکھا۔ تو لوگوں نے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا دیکھ رہے ہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ

.....ترجمہ کنز الایمان: یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لیے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ

فساد اور عاقبت پر ہیز گاروں ہی کی ہے۔ (پ، ۲۰، القصص: ۸۳)

علیہ نے فرمایا کہ میں کچھ سبز پوش لوگوں کو دیکھ رہا ہوں جو نہ انسان ہیں نہ جن، یہ کہا اور ان کی روح پرواز کر گئی۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۰۸ وص ۳۰۹)

اور عبید بن حسان کہتے ہیں کہ جب عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کا وقت بالکل ہی قریب آن پہنچا تو انہوں نے ہر شخص کو گھر میں سے نکل جانے کا حکم دیا تو مسلمہ اور ان کی بیوی فاطمہ دروازے پر بیٹھ گئے تو انہوں نے سنا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بلند آواز سے کہہ رہے ہیں کہ مر جبا۔ خوش آمدید ہے ان چہروں کے لیے جو نہ آدمی ہیں نہ جن پھر یہ آیت پڑھی: تِلْكَ الدَّارُ الْأُخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ^(۲) پھر لوگوں نے گھر میں داخل ہو کر دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وفات پا چکے تھے۔^(۳) (تاریخ الخلفاء ص ۱۶۶)

﴿۲۲﴾ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بوقت وفات اپنے شاگرد خاص یحییٰ بن یحییٰ بن یحییٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ سنو! الحمد لله الذي اضحك وابكي وامات واحيني يعني اس خدا عزوجل کے لیے حمد ہے جس نے ہمیں کبھی خوشی دے کر ہنسایا اور کبھی غم دے کر رلایا۔ ہم اسی کے حکم سے زندہ رہے اور اسی کے حکم پر جان قربان کرتے ہیں۔ یاد رکھو کہ میں کسی مسلمان کو شریعت کا ایک مسئلہ بتا کر اس کے اعمال کی اصلاح

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت ، الباب الخامس، فی کلام المحتضرین من

الخلفاء... الخ، ج ۵، ص ۲۳۰ - ۲۳۱

.....ترجمہ کنز الایمان: یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لیے کرتے ہیں جو زمین میں تکہر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور عاقبت پر ہیز گاروں ہی کی ہے۔ (ب ۲۰، الفصل: ۸۳)

.....تاریخ الخلفاء ، الموضوع عهد بنی امية، عمر بن عبد العزیز، ص ۱۹۶

کردیانا کسی عالم سے ایک مسئلہ پوچھ کر اپنے اعمال کی اصلاح کر لینا ایک سونج اور ایک سوجہاد سے بہتر سمجھتا ہوں۔⁽¹⁾

اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آواز بالکل دھیمی پڑ گئی اور پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سال پیدائش ۹۳۶ھ اور وفات کا سال ۹۴۷ھ ہے اور قبر شریف جنتہ البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔⁽²⁾

(امال وطبقات شعرانی وبستان الحدیثین)

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۲۳

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جلیل القدر شاگرد اور خلیفہ ہارون الرشید عباسی کی حکومت کے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) رہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فضائل و مناقب بہت زیادہ ہیں۔ عین وفات کے وقت آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنے گئے کہ کاش! میں اپنی اسی غربتی کی حالت میں مرتا جو شروع میں میری حالت تھی اور میں قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کا عہدہ قبول نہ کرتا۔ الہی! عز وجل تو خوب جانتا ہے کہ میں نے کبھی جان بوجھ کر کوئی حرام کام نہیں کیا اور نہ کبھی کوئی درہام حرام کا کھایا۔⁽³⁾

عین وفات کے وقت یہ کہہ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات ہو گئی۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آواز نہ سن گئی۔ وفات سے پہلے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ وصیت

.....بستان المحدثین، ص ۳۷، ۳۹.....

.....تذکرۃ الحفاظ، مالک بن انس، ج ۱، ص ۱۵۷۔ الطبقات الکبری للشعرانی، الامام مالک بن انس، ج ۱، ص ۷۶.....

.....تاریخ بغداد، ذکر من اسمه یعقوب، ج ۱، ص ۴۲۵۔ ۲۵۶.....

پیش کش: مجلس المدينة العلمية (دعاۃ اسلامی)

فرمائی کہ میرے ماں میں سے چار لاکھ درہم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ اور کوفہ اور بغداد کے محتاجوں کو دے دیئے جائیں۔ (شدرات الذہب لابن عماد و سیرۃ النعمان وغیرہ)

﴿ ۲۴ ﴾ حضرت ابراہیم نجحی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دادا استاذ اور کوفہ کے استاذ الفقہاء ہیں۔ عبادت، ریاضت اور خوفِ الہی عزوجل میں بھی ان کا مقام بہت بلند ہے۔ یہ اپنی وفات کے وقت رونے لگے تو کسی نے رونے کا سبب پوچھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے قاصد کا انتظار کر رہا ہوں کہ وہ مجھے جنت کی خوبخبری سناتا ہے یا جہنم کی وعید سناتا ہے۔^(۱)

یہ کلمات زبان مبارک سے نکلے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہو گیا۔

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۲۰۹)

﴿ ۲۵ ﴾ حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت ہی عظیم الشان محدث اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بہت ہی محبوب اور محب شاگرد رشید ہیں۔ عبادت و ریاضت اور زہد و تقویٰ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرتبہ بہت اعلیٰ ہے، ان کو ان کے والد کی میراث سے بہت کثیر دولت ملی تھی اور ہمیشہ بہت ناز و نعمت کی زندگی بسر کی تھی اور بہت ہی نفاست پسند امیر کبیر تھے۔

وقت وفات انہوں نے اپنے غلام ”نصر“ سے کہا کہ تم مجھے بستر سے اٹھا کر

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس، بیان أقوایل جماعتہ من خصوص

الصالحين من التابعين، ج ۵، ص ۲۳۱

پیش کش: مجلس المدينة العلمية (دعاۃ اسلامی)

زمیں پر کھدو اور میرے سر پر خاک ڈال دو۔ تو ”نصر“ روپڑا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم روکیوں رہے ہو تو ”نصر“ نے عرض کیا کہ اے میرے مولیٰ! میں نے تمام عمر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ناز و نجت میں زندگی بسرا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور موت کے وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مسکین پردیسی کی طرح مرنے کا خیال رکھتے ہیں تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا کہ میں نے خدا عزوجل سے یہ دعا مانگی تھی کہ اے اللہ! عزوجل تو مجھے اغذیاء کی زندگی اور فقراء کی موت عطا فرم۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم صرف ایک مرتبہ مجھ کو علمہ طیبہ کی تلقین کرنا اور پھر جب تک میں کوئی دوسری بات نہ بولوں دوبارہ مجھے تلقین نہ کرنا۔

چنانچہ نصر نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہدایت پر عمل کیا۔ پھر حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آنکھ کھوئی اور ہنسے اور یہ آیت تلاوت کی:

لِمِثْلِ هَذَا فَلَيَعْمَلِ الْعَمَلُونَ^(۱) (یعنی اہل حسینی نعمتوں کیلئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے)

پھر ایک دم ان کا طار روح عالم بالا کو پرواز کر گیا۔^(۲) (احیاء العلوم ج ۲۳ ص ۳۰۹)

﴿۲۶﴾ حضرت محمد بن منکد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑے بڑے بلند پایہ محدثین کے شاگرد اور مشہور ائمہ حدیث کے مقتدی اور استاذ ہیں۔ عبادت کی کثرت اور زہر و تقویٰ میں بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے زمانے کے بہت مشہور و ممتاز عابدو زاہد ہیں۔ بوقت وفات جانشی کے عالم میں

.....ترجمہ کنز الایمان: ایسی بات کے لئے کامیوں کو کام کرنا چاہیے۔ (ب ۲۳، الصٹت: ۶۱)

.....اتحاف السادة المتنقین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس، بیان أقاویل جماعة من

خصوص الصالحين من التابعين، ج ۴، ص ۲۱۴-۲۱۶

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بلبلہ کر رونے لگے۔ جب لوگوں نے پوچھا کہ اس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رونے کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آنسو پوچھتے ہوئے بھرائی آواز میں فرمایا کہ میں اپنے کسی گناہ یا اور کسی وجہ سے نبیں رورہا ہوں بلکہ صرف اس خیال سے مجھے رونا آگیا کہ میں نے بہت سی باتوں کو معمولی اور حقیر سمجھا تھا حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی باتیں تھیں۔ تو میں ڈر رہا ہوں کہ کہیں ان باتوں پر میری پکڑنہ ہو جائے۔ اتنا کہا اور فوراً ان کی وفات ہو گئی۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۰۹)

﴿ ۲ ﴾ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمی جلالت و شان محتاج بیان نہیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فضائل و مکالات کے ذکر جمیل سے تاریخ کے صفحات مالا مال ہیں۔ مفصل احوال ہماری کتاب ”ولیاء رجال الحدیث“ میں پڑھیں۔ امام مزنی کا بیان ہے کہ میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرض الموت میں ان کی عیادت کے لیے حاضر ہوا اور میں نے دریافت کیا کہ اے ابو عبد اللہ! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کا کیا حال ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ اے مزنی! سنو میرا اس وقت یہ حال ہے کہ ”میں دنیا سے جارہا ہوں اور دوستوں سے جدا ہو رہا ہوں اور اپنے برے اعمال سے ملاقات کرنے والا ہوں اور موت کا پیالہ پینے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونے والا ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میری روح جنت میں جانے والی ہے تاکہ میں اس کو مبارکبادوں یا جہنم میں جانے والی ہے تاکہ میں اس کی تعزیت کروں۔“ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان اشعار کو

احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس، بیان أقوایل جماعة من خصوص
الصالحين من التابعين، ج ۵، ص ۲۳۱

نہایت ہی لزہ خیز اور پر درداً و از میں پڑھنے لگ کہ

وَلَمَّا قُسِيَ قُلْبِي وَضَاقَتْ مَذَاهِبِي
أَوْ جَبْ مِيرَادِلْخَتْ هُوْكِيَاوْ مِيرَ رَاسِتْ تَقْ هُوْكِيَّ
تَعَاظِمَنِي ذَنْبِي فَلَمَّا قَرَنْتَهُ
مُجَهِّيْ أَنْجَنَاهْ بِهَا مَعْلُومْ هُوا لَيْكَنْ جَبْ مِيزْ نَيْ
فَمَا زَلْتَ ذَا عَفْوَ عَنِ الذَّنْبِ لَمْ تَرِلْ
تَوْنَهْ بِهِيْشَهْ گَنَاهْ هُولْ كَوْمَاعَفْ كَيَا أَوْ رَمَاعَفِيْ سَنْوازِتَرَهَا
مَذْكُورَهْ بِالْتَّقْرِيرِ وَالشَّعَارِ كَعَدِهِيْ آپْ كَانْتَقَالْ پَرْمَلَهْ هُوكِيَا.^(۱)

(احیاء العلوم ج ۲۱ ص ۳۱۱)

﴿۲۸﴾ حضرت ابو بکر بن عیاش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بڑے پائے کے محدث اور بے حد مشہور و ممتاز عابد و زادہ تھے اور بادشاہ وقت
اور اس کے گورزوں کو نصیحت کرنے میں بڑے بے خوف اور نذر تھے اپنی وفات کے
وقت اپنی لڑکی اور لڑکے سے فرمایا کہ میری پیاری بیٹی! تم کیوں روئی ہو؟ کیا تم ڈرتی ہو
کہ تمہارے باپ کو عذاب دیا جائے گا؟ اے نورِ نظر! تم کو کیا خبر میں نے اپنے مکان
کے اس ایک کونے میں ۲۲ ہزار مرتبہ قرآن مجید ختم کیا ہے۔ بیٹا ابراہیم! تمہارے باپ
نے زندگی بھر کوئی بے حیائی کا کام نہیں کیا ہے اور تیس برس سے مسلسل میں ایک ختم
روزانہ قرآن مجید پڑھتا رہا ہوں۔ خباردار! اس بالاخانے پر ہر گز تم گناہ کا کام مت کرنا

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس، بیان أقوایل جماعتہ من خصوص

الصالحين من التابعين، ج ۵، ص ۲۳۴

پیش کش: مجلس المدينة العلمية (دعاۃ اسلامی)

کیونکہ اس بالا خانے میں میں نے بارہ ہزار ختم قرآن مجید پڑھا ہے۔ یہ تقریباً ختم کرتے ہیں جمادی الاولی ۱۹۲۶ھ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیکاً وصال ہو گیا۔^(۱) (نودی علی اسلم)

﴿۲۹﴾ حضرت عمر بن حسین مجھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ محدث کبیر ہیں اور مدینہ منورہ کے قاضی بھی رہ چکے ہیں۔ حضرت امام ماک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ یہ بہت ہی عبادت گزار تھے اور ایک ختم روزانہ قرآن مجید کا پڑھا کرتے تھے ان کی وفات کے وقت جو لوگ حاضر تھے ان کا بیان ہے کہ زرع روح کے وقت ان کی زبان سے یہ آیت سنی گئی۔

لِمُثْلِ هَذَا فَلَيَعْمَلِ الْعَمِلُونَ^(۲) ان جیسی نعمتوں کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔

یعنی ان جیسی نعمتوں کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔ جیسے ہی اس آیت کو انہوں نے پڑھا فوراً ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا طائر روح نفس عصری سے پرواز کر گیا۔ (رحمۃ اللہ تعالیٰ)^(۳) (تہذیب التہذیب)

﴿۳۰﴾ حضرت زرارہ بن ابی اوفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بصرہ کے رہنے والے تابیٰ اور بہت بلند مرتبہ محدث ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بصرہ کے قاضی بھی تھے اور قبیلہ بنی قشیر کی مسجد میں لعجہ اللہ امامت بھی فرماتے تھے حضرت بہزبر بن عکیم محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ ایک دن

..... شرح الكامل للنبوی، تحت باب النہی عن الروایة...الخ، ج ۱، ص ۱۰

..... ترجمۃ کنز الایمان: ایسی ہی بات کے لئے کامیوں کو کام کرنا چاہیے۔ (ب ۲۳، الصفت: ۶۱)

..... تہذیب التہذیب، ج ۶، ص ۳۹

پھر کی نماز میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ آیت تلاوت کی:

فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝ فَذِلِكَ جس دن صور پھونکا جائے گا وہ دن

بہت سخت ہوگا

بَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝

(پ، ۲۹، المدثر آیت ۹)

یہ آیت پڑھتے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رزتے اور کانپتے ہوئے زمین پر گرپٹے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح پرواز کر گئی۔

بہر بن حکیم محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں بھی ان کی نعش مبارک کو مسجد سے ان کے گھر تک اٹھا کر لے جانے والوں میں شامل تھا۔ یہ واقعہ ۹۲ھ میں ہوا۔^(۲)

(احیاء العلوم ج ۳۲ ص ۱۶۱ اداکمال و ترمذی شریف)

﴿۳۱﴾ حضرت ابو زرعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علم حدیث کے مشہور امام اور اس فن میں حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہم مرتبہ مانے گئے ہیں ایک بار حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میرے علم میں صحیح حدیثوں کی تعداد سات لاکھ ہے اور ابو زرعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جوانی ہی میں چھ لاکھ حدیثوں کے حافظ ہو چکے تھے۔^(۳)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرض الموت میں سکرات موت اور جانشی کے عالم

.....ترجمہ کنز الایمان: پھر جب صور پھونکا جائے گا تو وہ دن کرا (سخت) دن ہے۔ (پ، ۲۹، المدثر: ۹)

.....احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان احوال الصحابة والتبعین وسلف الصالحین، ج ۴، ص ۲۲۹۔ حلیة الأولیاء، زرارة بن او فی، الحدیث: ۲۲۷، ج ۲، ص ۲۹۳۔

الطبقات الکبریٰ لابن سعد، زرارة بن او فی، ج ۷، ص ۱۱۰

.....تاریخ بغداد، عبید اللہ بن عبد الکریم، ج ۱۰، ص ۲۳۳۔

میں بہت سے محدثین حاضر تھے۔ لوگوں کو خیال آیا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کلمہ طیبہ کی تلقین کرنی چاہیے مگر حضرت ابو زرعة رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جلالت شان کے آگے کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ آخر سب لوگوں نے سوچ کر یہ راہ نکالی کہ تلقین والی حدیث کا تذکرہ کرنا چاہیے تاکہ ان کو کلمہ یاد آجائے چنانچہ محمد بن مسلم محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابتداء کی اور یہ سند پڑھی کہ حدثنا الصحاحدہ بن مخلد عن عبد الحمید بن جعفر استاذ پڑھ کر رعب سے ان کی زبان بند ہو گئی اور اس پر ابو زرعة رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جانشی کے عالم میں روایت شروع کر دی کہ حدثنا بُنْدار حدثنا عبد الحمید بن جعفر عن صالح عن کثیر بن مرة عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله مَنْ كَانَ أَخْرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اتَّنَاهِي كَهْنَةٍ پَأْتَ تَحْتَ كَهْنَةٍ کہنے پائے تھے کہ ان کی وفات ہو گئی، پوری حدیث یوں ہے کہ مَنْ كَانَ أَخْرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی جس کی زبان سے مرتب وقت آخر کلام لا إله إلا الله نکلنے والہ جنت میں داخل ہو گا۔ ۲۶۷ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا۔ (۱) (تذکرۃ الحفاظ و تہذیب التہذیب وغیرہ)

﴿ ۳۲ ﴾ حضرت یثیم بن جمیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ حدیث میں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرہ محدثین کرام کے نامور شاگردوں میں ہیں نہایت متقدی اور اعلیٰ درجے کے عابدو زاہد تھے۔ حضرت سفیان بن محمد مصیحی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں یثیم بن جمیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کے وقت حاضر تھا وہ سکرات موت میں تھے اور قبلہ رو لیٹیے ہوئے تھے، لوگوں نے ان کو چادر اڑھادی تھی اور دم نکلنے کے انتظار میں تھے اسی حالت میں ان کی باندی نے ان کا

.....تاریخ بغداد، عبید اللہ بن عبد الکریم، ج ۱۰، ص ۳۳۳ بتغیری

پیش کش: مجلس المدينة العلمية (دعاۃ اسلامی)

پاؤں ہاتھ سے دبایا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میری باندی! تم ان پیروں کو خوب اچھی طرح دباو! اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میرے یہ دونوں پاؤں زندگی بھر میں کبھی کسی گناہ کی طرف نہیں چلے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان مبارک سے یہ کلمات ادا ہوئے اور فوراً ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح پرواہ کر گئی۔ ۲۱۷ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات ہوئی۔^(۱) (تہذیب العتہذیب)

﴿۳۲﴾ حضرت بشر بن حارث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ مشہور صاحبِ ولایت و باکرامت بزرگ ہیں جو عام طور پر ”بشر حافی“ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ اتنے بلند مرتبہ محدث اور مفتی اعظم ہیں کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کی درسگاہ کے طالب علم ہیں۔ آخری عمر میں درس حدیث اور مجالس فتویٰ ختم کر کے گوشہ نشین ہو گئے اور ہمہ وقت عبادات و ریاضت میں مشغول رہنے لگے۔ بوقت وفات جانقی کے عالم میں ان پر بہت زیادہ مشقت اور بے قراری ظاہر ہوئی تو کسی نے پوچھا کہ کیوں؟ کیا بات ہے؟ کیا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو زندگی سے محبت ہے اور موت ناگوار ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ بھائی! اللہ تعالیٰ کے دربار میں جانا بہت دشوار معاملہ ہے اسے آسان نہ سمجھو، میں اسی لیے بے قراری میں بیچ و تاب کھارہ ہوں کہ یہ بہت ہی عکیں اور کٹھن مرحلہ ہے، یہ کہا اور ان کا وصال ہو گیا۔^(۲) (احیاء العلوم ج ۲۰ ص ۲۶۰)

﴿۳۳﴾ خلیفہ عبد الملک بن مروان

یہ خلفاء بنو امية میں بڑے کروفرا کا بادشاہ گزار ہے۔ بہت زیادہ صاحبِ علم

.....تہذیب التہذیب، ج ۹، ص ۱۰۱۔ تذكرة الحفاظ، المہیثم بن جمیل، ج ۱، ص ۲۶۶.....

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس، ج ۵، ص ۲۳۳.....

پیش کش: مجلس المدينة العلمية (دعوت اسلامی)

اور خلیفہ ہونے سے پہلے بہت عبادت گزار بھی تھا۔ جب اس کی وفات کا زمانہ قریب آیا تو اس نے ایک غسال کو دمشق کے دروازے پر دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر ایک مردہ نہلانے جا رہا تھا تو خلیفہ عبدالملک نے کہا کہ کاش میں بھی ایک غسال ہوتا اور اپنے ہاتھ ہی کی کمائی روزانہ کھاتا اور میں حکومت دنیا کے کسی معاملہ کا والی نہ بنتا۔ جب صوفی ابو حازم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خلیفہ عبدالملک کے اس مقولہ کی خبر پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ الحمد للہ کہ جب ان بادشاہوں کی موت کا وقت آتا ہے تو یہ لوگ ہمارے حال کی تمنا کرتے ہیں اور جب ہم لوگوں کی موت کا وقت آتا ہے تو ہم لوگ ان بادشاہوں کے حال کی تمنا نہیں کرتے۔

عین جائیقی کے عالم میں کسی نے خلیفہ عبدالملک بن مردان سے پوچھا کہ اس وقت آپ اپنے آپ کو کیسا پار ہے ہیں؟ تو اس نے کہا کہ میں اپنے آپ کو بالکل ویسا ہی پار ہاں جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادِيٍّ كَمَا
خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُمْ
مَّا حَوَّلْنَكُمْ وَرَأَءَ ظُهُورُكُمْ ^(۱)
(پ ۷، الانعام آیت ۹۳)

یہ آیت اس نے تلاوت کی اور فوراً ہی اس کا دم نکل گیا۔ ^(۲) (احیاء العلوم ج ۲۲ ص ۳۰۸)

ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک تم ہمارے پاس اکیلے آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے جو مال متاع ہم نے تمہیں دیا تھا۔ (پ ۷، الانعام: ۹۴)

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ،

﴿٣٥﴾ خلیفہ ہارون الرشید

خلافے بنو العباس میں خلیفہ ہارون الرشید جس شان و شوکت اور رعب و دبدبہ کا بادشاہ گزرا ہے تاریخ دا حضرات پر پوشیدہ نہیں۔ وہ موت کے وقت اپنے کفن کو والٹ پلٹ کر بار بار دیکھتا تھا اور یہ آیت پڑھتا تھا کہ

مَا آغْنَى عَنِّي مَالِيَهُ ۝ ۵ هَلْكَ
عَنِّي سُلْطَنِيَهُ ۝ ۵
میرے مال نے مجھے کوئی نفع نہیں دیا میری
بادشاہی ہلاک ہو گئی۔

(۱) اسی آیت کو پڑھتے پڑھتے اس کی جان نکل گئی۔ (۲) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۰۹)

﴿٣٦﴾ خلیفہ مامون الرشید

خلیفہ مامون الرشید بہت ہی علم والا اور نہایت ہی رعب و دبدبہ والا اور بہادر تھا۔ اس نے موت کے وقت را کھبچھائی اور اسی پر چت لیٹ کر لوٹتا تھا اور گڑگڑا کر یہ دعا مانگتا تھا یامان لا یزول ملکہ ارحم من قد زال ملکہ اے وہ ذات جس کی بادشاہی کبھی زائل نہ ہو گی اس شخص پر حرم فرماجس کی بادشاہی زائل ہو گئی۔ یہی دعا مانگتے ہوئے اس کی روح پرواز کر گئی۔ (۳) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۰۹ و تاریخ الخلفاء ص ۲۱۲)

﴿٣٧﴾ خلیفہ معتصم بالله

یہ عباسی خلفاء میں بڑا استنڈل اور ظالم حکمران تھا۔ اپنی موت کے وقت نہایت

.....ترجمہ کنز الایمان: میرے کچھ کام نہ آیا میر امال میر اسب زور جاتا رہا۔ (ب، ۲۹، ۲۸:۲۹)

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ،

ج ۵، ص ۲۳۱

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ،

ج ۵، ص ۲۳۱

پیش کش: مجلس المدينة العلمية (دعوت اسلامی)

افسوس کے ساتھ بستر پر ترتیباً اور لوٹتا تھا اور یہی لگتا کہتا تھا کہ ہائے افسوس! لو علمت ان عمری ہکذا قصیر ما فعلت اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میری عمر اتنی کم ہے تو میں بادشاہی نہ کرتا۔ یہی کلمات اسکی زبان پر تھے کہ اس کا انتقال ہو گیا۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۰۹)

﴿۳۸﴾ خلیفہ منتصر باللہ

یہ نزع کے عالم میں بے قرار ہو کر بستر پر لوٹنے لگا تو خوشامدی لوگوں نے کہا کہ امیر المؤمنین آپ پر کوئی حرج نہیں، آپ تو بہت اچھے ہیں تو یہیں کہ خلیفہ منتصر باللہ نے کہا کہ کوئی حرج تو نہیں مگر یہ کیا کم ہے کہ دنیا جاتی رہی اور آخرت میرے سامنے کھڑی ہے، ہائے میں نے اپنے باپ کو قتل کر کے جلدی خلافت پر قبضہ جمالیات بوجھے بھی جلد ہی خلافت چھین لی گئی۔ یہی الفاظ اس کی زبان پر تھے کہ اس کا دم نکل گیا۔ اس کی بادشاہی صرف چھ مہینے رہی۔ ابن طیفور، ترکی طبیب نے زہر آلوڈ شتر سے اس کی فصلہ کھوئی، یہی اس کی موت کا سبب بنا۔^(۲) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۰۹ و تاریخ الخلفاء ج ۲ ص ۲۲۲)

﴿۳۹﴾ حضرت عامر بن عبد القیس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ بہت ہی مشہور عابد و زاہد بلکہ صاحب کرامت بلند مرتبہ اولیاء میں سے ہیں۔ یہ اپنی وفات کے وقت بے قرار ہو کر زار زاروں نے لگے۔ جب رونے کا سبب پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں موت کے ڈر یاد نہیں کی محبت میں نہیں

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ،

ج ۵، ص ۲۳۱

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ،

ج ۵، ص ۲۳۱ - تاریخ الخلفاء، المنتصر بالله، ص ۲۸۶

رورہا ہوں، بلکہ میں اس خیال سے رورہا ہوں کہ میں اب مرہا ہوں تو اب گرمیوں کے روزوں میں دوپھر کی پیاس اور جاڑوں کی لمبی راتوں میں قیام اللیل (نوافل تجد) کی لذت مجھے کہاں اور کیسے نصیب ہوا کرے گی؟ ہائے رے، یہ روح پرور اور جاں بخش لذتیں! یہی کہتے کہتے ان کی روح پرواز کر گئی۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۰۶)

﴿۲۰﴾ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ سلسلہ قادریہ میں حضرت معروف کرنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیر ہیں۔ بزرگ ترین اولیاء میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں ان کے مرض وفات میں ان کی عیادت کے لیے گیا اور حال و مزاج پوچھتا تو انہوں نے نہایت ہی پرورد لمحے میں یہ شعر پڑھا کہ

كيف اشکو الى طبيبي ما بي والذى بي اصابنى من طبيبي
میں کس طرح اپنے طبیب سے اپنی بیماری کی شکایت کروں؟ جب کہ میری بیماری میرے طبیب ہی کی طرف سے مجھے پہنچی ہے۔ پھر میں نے پنکھا جھلنا شروع کر دیا تو انہوں نے فرمایا کہ سونپھے کی ہوا اس شخص کو کیسے لگے گی جو عشق الہی کی گرمی سے جل رہا ہو؟ اس کے بعد ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہو گیا۔^(۲) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۰۷)

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ،

ج ۵، ص ۲۳۲

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ،

ج ۵، ص ۲۳۳۔ تذكرة الاولیاء، ذکر سری سقطی، ص ۲۴۶

﴿٢١﴾ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جری محدث کا بیان ہے کہ میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جائیں کے وقت جب کہ وہ سکرات کے عالم میں تھے حاضر ہوا تو وہ تلاوت کر رہے تھے۔ جمعہ کا دن تھا، جب وہ تلاوت ختم کرچکے تو میں نے عرض کی کہ اس وقت میں بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تلاوت کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے زیادہ تلاوت کا حقدار دوسرا کون ہوگا؟ دیکھنہیں رہے ہو؟ کہ میری زندگی کا نامہ اعمال پیشاجار ہا ہے۔ پھر کسی نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کلمہ پڑھنے کے لیے کہا تو تڑپ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں اس کلمہ کو تو زندگی میں کبھی بھولا ہی نہیں ہوں جو تم مجھے اس وقت یاد دلار ہے ہو۔ ابوالعباس بن عطاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نزع کے عالم میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب نہیں دیا، پھر تھوڑی دیر کے بعد جواب دیا اور فرمایا کہ مجھے معذور سمجھو، میں اس وقت وظیفہ میں مشغول تھا۔ پھر ان پانچ چھرہ انہوں نے قبلہ کی طرف کر لیا اور نعرہ تکبیر لگایا اور روح نکل گئی۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۲۳ ص ۲۰۹ تا ۲۱۰)

﴿۲۲﴾ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بڑے بڑے اولیاء اللہ کی فہرست میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام بہت مشہور اور ممتاز ہے۔ وفات کے وقت لوگوں نے پوچھا کہ اس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کس چیز کی خواہش و تمنا ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ بس میری ایک ہی خواہش

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین... الخ

ج ۵، ص ۲۳۴ - ۲۳۲

اور بہت بڑی تمنا یہی ہے کہ مرنے سے پہلے ایک ہی لحظہ کے لیے مجھے خداوند قدوس کی معرفت حاصل ہو جائے۔ یہ فرمانے کے بعد فوراً ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح پاک عالم آخرت کو روانہ ہو گئی اور لوگ ان کامنہ تکتے رہ گئے۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۳ ص ۲۰۹)

﴿۲۳﴾ حضرت مشاود دینوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ سلسلہ چشتیہ کے مشہور اکابر اولیاء میں سے ہیں۔ ایک شخص سے منقول ہے کہ میں حضرت مشاود دینوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا تو ایک درویش آئے اور سلام کر کے پوچھا کہ یہاں کوئی ایسی صاف ستری جگہ ہے جہاں ایک انسان کے لیے مرتنا آسان ہو۔ تو لوگوں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جہاں پانی کا چشمہ تھا تو اس درویش نے وضو کیا اور پچھنمازیں پڑھتا رہا۔ پھر پاؤں پھیلا کر لیٹ گیا اور اس کی وفات ہو گئی۔^(۲)

بعض مشائخ حضرت مشاود دینوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس عالم سکرات میں آئے اور دعا کئیں کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ نعمت دے وہ نعمت دے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہنس کر فرمایا کہ آپ لوگ میرے لیے کیا کیا دعا کئیں مانگ رہے ہیں تھیں برس سے برا برا میرے سامنے جنت پیش کی جا رہی ہے، مگر میں نے تو ایک مرتبہ نگاہ اٹھا کر اس کو دیکھا بھی نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ فرمایا

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ،

ج ۵، ص ۲۳۲۔ تذكرة الاولیاء، ذکر ذوالنون مصری، ص ۱۲۸

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ،

ج ۵، ص ۲۳۲

اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات ہو گئی۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۲۳ ص ۲۱۰)

﴿ ۳۴ ﴾ حضرت ابو علی روزباری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بزرگ ترین اولیاء اللہ میں سے ہیں ان کی بہن کا بیان ہے کہ میں نزع کے عالم میں ان کے سر کو اپنی گود میں لیے ہوئے پیٹھی تھی کہ ایک دم انہوں نے آنکھ کھول دی اور فرمایا کہ دیکھو یہ آسمان کے دروازے کھلے ہیں اور یہ جنت کے پھاٹک مزین کیے ہوئے ہیں اور یہ (کوثر و سلسلہ کے) برتن رکھے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرمرا ہے کہ اے ابو علی! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہم نے تمہیں بڑے مراتب پر پہنچا دیا ہے، حالانکہ تم اس کے طلب گار نہیں تھے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ شعر بار بار پڑھنے لگے:

بحقك لانظرت الى سواكما بعين موعدة حتى اراكا
يعني تيرے حق کی قسم میں نے تیرے سوا کسی کو محبت کی اندر سے دیکھا ہی نہیں
ہے، یہاں تک کہ میں تجھے دیکھ لوں۔ یہی فرماتے ہوئے انہوں نے اپنی آنکھیں بند
کر لیں اور ان کی پاک باز روح عالم قدس کو روانہ ہو گئی۔^(۲) (احیاء العلوم ج ۲۳ ص ۲۱۰)

﴿ ۳۵ ﴾ حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مشہور اولیاء کبار میں سے ہیں ان کی وفات کے وقت بہت سے لوگ حاضر تھتوں کی بے چینی و بے قراری دیکھ کر کسی نے کہا ابشر فانک تقدم على رب غفور

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ،

ج ۵، ص ۲۳۴

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ،

ج ۵، ص ۲۳۳

رحیم آپ خوشخبری حاصل کجئے کہ آپ اس رب عزوجل کے دربار میں جاری ہے ہیں جو غفور رحیم ہے۔ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم لوگ یہ کیوں نہیں کہتے کہ احمد فانک تقدم علی رب یا حاسبک بالصغر و یعقوبک بالکبیر۔ آپ ڈریے کہ آپ اس رب کے دربار میں جاری ہے ہیں جو چھوٹے گناہوں کا حساب لے گا اور بڑے گناہوں پر سزا دے گا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ فرمایا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات ہو گئی اور پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کوئی آوازنیں سنی گئی۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۲۳ ص ۳۰)

﴿۲۶﴾ حضرت احمد بن عبد الملک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت معتمر محمدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں احمد بن عبد الملک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس ان کی نزع روح کی حالت میں گیا اور دعا کیں کرنے لگا کہ یا اللہ! عزوجل ان پر سکرات موت کو آسان فرمادے کیونکہ یہ تو ایسے تھے یہ تو ایسے تھے چند تعریفی کلمات میں نے کہے تو انہوں نے تڑپ کر کہا کہ یہ بولنے والا کون ہے؟ تو میں نے کہا کہ میں معتمر ہوں، تو انہوں نے فرمایا کہ ملک الموت علیہ السلام مجھ سے فرمائے ہیں کہ میں ہر کوئی مومن کے ساتھ نزع روح میں زمی بر تھا ہوں۔ یہ فرمایا کہ پھر ایک دم وہ بجھ گئے۔ یعنی ان کی وفات ہو گئی۔^(۲) (احیاء العلوم ج ۲۳ ص ۳۰)

﴿۲۷﴾ حضرت احمد بن خضر و یہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت بلند درجے کے ولی کامل ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ،

ج ۵، ص ۲۳۳

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ،

ج ۵، ص ۲۳۴

کی وفات کے وقت کسی نے ان سے کوئی مسئلہ پوچھا تو وہ روپڑے اور کہنے لگے کہ اے
میرے پیارے بیٹے! میں ایک دروازہ جس کو پیچانوے بر س سے گھٹکھٹا تار ہا ہوں وہ
آن ج اس وقت کھل رہا ہے لیکن میں کچھ نہیں جانتا کہ وہ دروازہ سعادت کے ساتھ کھلے
گایا شقاوت کے ساتھ کھلے گا تو ایسی حالت میں میرے لیے کسی مسئلہ کے جواب کا بھلا
کھاں موقع ہے۔^(۱)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ فرمایا اور بالکل خاموش ہو گئے، جب لوگوں نے
انہیں غور سے دیکھا تو وہ وفات پاچکے تھے۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۱۱)

﴿۲۸﴾ ایک عاشق صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

لغت کے امام جناب اصمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک
سنستان جگہ میں ایک پھر پر یہ شعر لکھا ہوا دیکھا کہ
ایسا عشر العشاق باللہ خبروا اذا حل عشق بالفتی کیف یصنع
اے عاشقوں کی جماعت! تم لوگ مجھے خبر دو میں تم لوگوں کو خدا عز، جل کی قدم دیتا ہوں
کہ جب عشق کسی جوان پر اتر پڑے تو وہ کیا کرے۔

اصمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اس شعر کے نیچے یہ شعر لکھ دیا:
ید اری ہواہ ثم یکتم سره و یخشع فی کل الامور و یخضع
اپنے عشق کے ساتھ زمی بر تے پھرا پنے راز کو چھپائے رکھے اور تمام کاموں میں
عاجزی و انکساری رکھے، اصمی کہتے ہیں کہ میں دوسرے دن وہاں گیا تو دیکھا کہ ایک

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین...الخ،

ج ۵، ص ۲۳۴

دوسر اشراصی پھر پر لکھا ہوا ہے کہ

وکیف یداری والھوی قاتل الفتی و فی کل یوم قلبہ یتقطع
عاشق کیسے نرمی برتے؟ حالت تو یہ ہے کہ عشق جوان کو قتل کیے جا رہا ہے اور روزانہ اس
کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے۔

اصمعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اس شعر کے نیچے یہ شعر لکھ دیا کہ
اذا لم یجد صبرا لکتمان سره فلیس له شیء سوی الموت ینفع
جب عاشق اپنے راز کو چھپانے کے لیے صبر نہیں کر پاتا تو اس کو موت کے سوا کوئی
دوسری چیز کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔

اصمعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ پھر میں تیرے دن وہاں گیا تو دیکھتا ہوں کہ ایک
جوان کی لاش وہاں پڑی ہوئی ہے اور یہ دو شعراں پھر پر لکھے ہوئے ہیں کہ
سمعنَا طعناثم متنابلغوا سلامی علی من کان للوصل یمنع
هنيئا لارباب النعیم نعیمهم وللعاشق المسكین ما یاتجرع
ہم نے سن لیا اور آپ کی بات مان لی پھر ہم مر گئے تو ہمارا سلام اس شخص کو پہنچا دو جو
وصال سے ہمیں روکتا تھا۔

نعمت والوں کو ان کی نعمت مبارک ہو اور عاشق مسکین کو عشق کا کڑوا گھونٹ مبارک ہو
جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پی رہا ہے۔

﴿۲۹﴾ حضرت خواجہ قطب الدین مختار کا کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بڑے
بلند مرتبہ خلیفہ ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہر وقت غرق رہا کرتے تھے۔ ایک دن

حوال نے شیخ احمد جام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ شعر پڑھ دیا کہ

کشتگانِ خنجر تسلیم را ہر زمان از غیب جانی دیگر است
تسلیم و رضا کے خنجر سے قتل کیے ہوئے شخص کو ہرگھری غیب سے ایک نئی زندگی ملا کرتی ہے۔
آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ شعر سن کرتین شب و روز حیرت کے عالم میں رہے اور کچھ بھی
نہیں بولے اور پانچویں رات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہو گیا، خواجہ میر حسن دہلوی
نے اسی زمین پر اس کی تفصیل کی ہے جس میں اس واقعہ کو ظلم کیا ہے۔

جان برین یک بیت دادہ است آں بزرگ آرے ایں گوہر زکانے دیگر است
^(۱) کشتگانِ خنجر تسلیم را ہر زمان از غیب جانی دیگر است
اس ایک شعر پر ان بزرگ نے جان دیدی ہاں یہ گوہر کسی دوسری کان سے
نکلا ہوا ہے۔ تسلیم و رضا کے خنجر سے قتل کیے ہوئے شخص کو ہرگھری غیب سے ایک نئی
زندگی ملا کرتی ہے۔ (اخبار الاحیا شیخ محقق ص ۳۲)

﴿۵۰﴾ حجاج بن یوسف شقی طالم

یہ خلافائے بنو میہ میں سے انتہائی سفاک و خونخوار طالم گورنر تھا۔ اس نے ایک
لاکھ انسانوں کو اپنی تلوار سے قتل کیا اور جو لوگ اس کے حکم سے قتل کئے گئے ان کو تو کوئی
گکن ہی نہیں سکا۔ بہت سے صحابہ اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس نے قتل کیا تھا وہ بند
رکھا۔ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کساری امتنیں اپنے اپنے
منافقوں کو قیامت کے دن لے کر آئیں اور ہم اپنے ایک منافق حجاج بن یوسف شقی
کو پیش کر دیں تو ہمارا لپہ بھاری رہے گا۔ یہ حجاج بن یوسف جب کینسر کی خبیث بیماری

میں مرنے لگا تو اس کی زبان پر یہ دعا جاری ہو گئی۔ یہی دعا مانگتے مانگتے اس کا دم نکل گیا۔
 اس کی دعا یہ تھی کہ اللہم اغفر لی فان الناس يقولون انک لاتغفر لی۔ اے میرے
 اللہ! عز، جل تو مجھے بخش دے کیونکہ سب لوگ یہی کہتے ہیں کہ تو مجھے نہیں بخشے گا۔
 خلیفہ عادل حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حاجج بن یوسف ثقفی کی
 زبان سے مرتب وقت کی یہ دعا بہت اچھی لگی اور ان کو حاجج کی موت پر رشک ہونے
 لگا اور جب حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لوگوں نے حاجج کی اس دعا کا
 ذکر کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تعجب سے فرمایا کہ کیا واقعی حاجج نے یہ دعا مانگی تھی؟
 تو لوگوں نے کہا کہ جی ہاں اس نے یہ دعا مانگی تھی۔ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ
 شاید (خد اس کو بخش دے)۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۰۹)

﴿۲﴾ جنازہ یا قبردیکھ کر کس نے کیا کہا؟

جنازہ یا قبردیکھ کر موت کی یاد آ جاتی ہے اس خوفناک اور بھی انک منظر کو دیکھ
 کر بزرگوں نے کیا فرمایا؟ اس بارے میں ہم چند حوالے نقل کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو
 اس سے عبرت حاصل ہو اور لوگ اپنی زندگی میں قبر کا سامان کر لیں۔

﴿۱﴾ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

﴿۱﴾ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے قبروں کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ القبر روضۃ من ریاض الجنة او حفرة من حفر النار رواه الترمذی^(۲) قبر جنت کے باغوں

.....احیاء علوم الدین ، کتاب ذکر الموت ، الباب الخامس فی کلام المحتضرین... الخ ،

ج ۵، ص ۲۳۱

.....جامع الترمذی ، کتاب القيامة ، باب ۹۱ ، الحدیث: ۲۴۶۸ ، ج ۴ ، ص ۲۰۸

میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲۵۸ ص ۲)

﴿۲﴾ کچھ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے اس میت کو اچھا بتایا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وَجَبَتْ (واجب ہوئی) پھر ایک دوسرے جنازہ گزرے تو لوگوں نے اس میت کو برابتایا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وَجَبَتْ (واجب ہوئی) تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ کیا چیز واجب ہوئی؟ یا رسول اللہ! عزو جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک جنازہ کی میت کو تم لوگوں نے اچھا بتایا تو اس کے لیے جنت واجب ہوئی اور دوسرے جنازے کی میت کو تم لوگوں نے برابتایا تو اس کے لیے جہنم واجب ہوئی کیونکہ تم (مؤمنین صالحین) روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔^(۱)

توبجس میت کو تم لوگوں نے اچھا بتایا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ٹھہر اور جس میت کو تم لوگوں نے برابتایا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی برقرار پایا۔

(مشکوٰۃ ج اص ۱۳۵)

﴿۳﴾ حضرت ابو قاتد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک جنازہ دیکھ کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مستریح اور مستراح منه (یہ آرام پانے والا ہے یا لوگوں کو اس سے آرام مل گیا ہے) تو لوگوں نے عرض کیا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن بندہ (جونیک ہو وہ تو) وفات پا کر دنیا کی ایذاوں اور مصیبتوں سے

.....صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ثناء الناس على الميت، الحديث: ۱۳۶۷،

ج ۱، ص ۴۶۰

آرام پا کر اللہ تعالیٰ کی رحمت میں پہنچ جاتا ہے، اور بد کار بندہ (جب مر جاتا ہے تو اس) سے تمام بندے تمام شہر یہاں تک کہ تمام درخت اور تمام چوپائے آرام پا جاتے ہیں۔^(۱)

(مشکوٰۃ ج اص ۳۹)

﴿۲﴾ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے تھے کہ آنسوؤں سے ان کی داڑھی تر ہو جایا کرتی تھی۔ تو کسی نے کہا (اے امیر المؤمنین) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت و دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو نہیں روتے اور قبر کے پاس کیوں روتے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یقین رکھو کہ رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات مل گئی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ آسان ہوں گی اور اگر اس سے نجات نہ ملی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ سخت ہوں گی، اور رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قبر سے بڑھ کر خوفناک منظر بھی میں نے دیکھا ہی نہیں۔^(۲) (مشکوٰۃ ج اص ۲۶)

﴿۳﴾ حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کسی نے امیر المؤمنین حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبرستان میں کیوں بہت دردیر تک ٹھہرے رہتے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں قبر والوں کو بہترین پڑوسی پاتا ہوں۔ میں قبر والوں کو سچا

.....صحیح البخاری، کتاب الرفاق، باب سکرات الموت، الحدیث: ۶۵۱۲، ج ۴، ص ۲۵۰

.....جامع الترمذی، کتاب الزهد، باب ۵، الحدیث: ۲۳۱۵، ج ۴، ص ۱۳۸

پڑوئی جانتا ہوں کیونکہ وہ زبانوں کو ہمیشہ (بدگوئی اور بدکلامی سے) روکے رہتے ہیں اور آخرت کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے کبھی ایسا خوفناک منظر نہیں دیکھا جو قبر سے بڑھ کر خوفناک ہو۔^(۱)

(احیاء العلوم للغزالی ج ۲ ص ۳۲)

﴿۴﴾ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوالدرداء صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کثیر قبرستانوں میں بیٹھا کرتے تھے تو لوگوں نے اس کے بارے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبرستان میں اکثر اوقات کیوں بیٹھے رہا کرتے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسی قوم کے پاس بیٹھتا ہوں جو مجھے آخرت کی یادداشت ہیں اور جب میں ان لوگوں سے غائب ہو جاتا ہوں تو یہ لوگ میری غیبت نہیں کرتے۔^(۲) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۲)

﴿۵﴾ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو قبرستانوں میں تشریف لے جایا کرتے اور فرماتے کہ اے قبر والو! کیا بات ہے کہ میں تم لوگوں کو پکارتا ہوں تو تم لوگ کوئی جواب نہیں دیتے ہو؟ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے: افسوس! کہ میرے اور تمہارے درمیان ایسا حجاب ہو گیا ہے۔ لیکن آئندہ میں بھی تمہارے ہی جیسا ہو جانے والا ہوں۔

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت، الباب السادس فی اقاویل العارفین علی الجنائز والمقابر و حکم زیارة القبور، ج ۵، ص ۲۳۶

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب السادس فی اقاویل العارفین علی الجنائز والمقابر و حکم زیارة القبور، ج ۵، ص ۲۳۷

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہی کلمات فرماتے رہتے یہاں تک کہ صحیح صادق نمودار ہو جاتی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز فخر کے لیے مسجد میں تشریف لے جاتے۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۲۳ ص ۲۲۳)

۶) حضرت یزید رقاشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مشہور و بامکال محدث حضرت یزید رقاشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قبروں کے پاس جا کر فرمایا کرتے کہ اے قبر کے گڑھے میں دفن ہو جانے والو! اور اے تہائی میں رہنے والو! اور اے زمین کے اندر ورنی حصہ میں انسیت رکھنے والو! کاش! مجھے خبر ہو جاتی کہ میں تمہارے کون سے اعمال پر خوشخبری حاصل کروں؟ اور میں تم میں سے کون سے بھائی پر رشک کروں؟ یہ فرمाकر پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قدر روتے کہ آنسوؤں سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمامہ بھیگ جاتا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بھی کسی قبر کو دیکھ لیتے تو اتنے زور زور سے رونے کی آواز نکالتے تھے جیسے بدل پیچنا کرتا ہے۔^(۲) (احیاء العلوم ج ۲۳ ص ۲۲۳)

۷) حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مشہور محدث اور فقیہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہم عصر اور کوفہ کے باشندہ تھے فرمایا کرتے تھے کہ جو مسلمان بکثرت قبروں کا تذکرہ کرتا رہے گا وہ اپنی قبر کو جنت کا باغ پائے گا اور جو قبروں کے ذکرا اور ان کی یاد سے غافل رہے گا وہ اپنی قبر کو جہنم کا گڑھا پائے گا۔^(۳) (احیاء العلوم ج ۲۳ ص ۲۲۳)

.....احیاء علوم الدین ، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ ، الباب السادس فی اقاویل العارفین
علی الجنائز والمقابر و حکم زیارة القبور، ج ۵، ص ۲۳۷

.....احیاء علوم الدین ، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ ، الباب السادس فی اقاویل العارفین
علی الجنائز والمقابر و حکم زیارة القبور، ج ۵، ص ۲۳۷

.....احیاء علوم الدین ، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ ، الباب السادس فی اقاویل العارفین
علی الجنائز والمقابر و حکم زیارة القبور، ج ۵، ص ۲۳۸

﴿٨﴾ حضرت رَبِيعُ بْنُ خَيْثَمٍ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت بلند مرتبہ محدث اور مشہوروں کی مکمل ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کے اندر ایک قبر بنا کی تھی۔ تو جب بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ محسوس فرماتے کہ غفلت کی وجہ سے میرا دل کچھ خخت پڑ گیا ہے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قبر میں داخل ہو کر لیٹ جاتے اور جب تک خدا عز و جل کو منظور ہوتا اس میں لیٹے رہتے پھر کہتے کہ اے میرے رب! عز و جل مجھے واپس لوٹا دے تاکہ میں کوئی نیک عمل کروں۔ پھر خود ہی اپنے نفس کو جواب دیتے کہ اے ربِ ہم نے تجھے واپس لوٹا دیا۔ اب تو کوئی نیک عمل کر۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۴۳۳)

﴿٩﴾ حضرت صالح مریٰ رحمة اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ہی جلیل القدر محدث اور نامور محدثین کے شاگرد ہیں اور بڑے بڑے باکمال محدثین ان کی درسگاہ حدیث کے طالب علم ہیں۔ عبادت و ریاضت اور زہد و تقویٰ میں بھی ان کا مقام بہت بلند ہے۔ ان کا عجیب عالم تھا کہ اگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی قبر کو دیکھ لیتے تھے تو دون تک حیران رہتے۔ کھانا پینا چھوڑ دیتے، اور بالکل خاموش رہا کرتے تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بڑی خاص کرامت تھی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبرستان کے مردوں کی گفتگوں لیتے تھے اور خود بھی مردوں سے گفتگو اور سوال و جواب کرتے تھے۔ خلیفہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا سال رکا ہے لکھا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب السادس فی اقاویل العارفین

علی الجنائز والمقابر و حکم زیارة القبور، ج ۵، ص ۲۳۸

پیش کش: مجلس المدينة العلمية (دعاۃ اسلامی)

۱۰۷۔ میں وفات پائی۔^(۱) (نووی، تہذیب التہذیب وطبقات شعرانی)

۱۰۸۔ حضرت عمر بن ذر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ بھی بزرگان سلف میں بڑے پائے کے بزرگ ہیں۔ منقول ہے کہ ان کا ایک پڑوسی جو بہت ہی بدکار اور نہایت ہی گنہگار تھا۔ اس کا انتقال ہو گیا تو اس کے فسق و بدکاری کی وجہ سے تمام اہل محلہ نے اس کے جنازہ کا بایکاٹ کر دیا اور گھنٹوں اس کا جنازہ پڑا رہا کوئی اس کو اٹھانے کے لیے نہیں آیا۔ جب حضرت عمر بن ذر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس کی خبر ملی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آ کر اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کو دفن کیا پھر اس کی قبر پر کچھ دیر ٹھہر کر فرمایا کہ اے ابو فلاں! خداوند کریم تجھ پر رحمت فرمائے تو عمر بھر عقیدہ تو حیدور سالت پر قائم رہا اور ہمیشہ تو خداوند قدوس کو تجدہ کرتا رہا۔ آج لوگوں نے تجھے بدکار و گنہگار کہہ کر تیرے جنازہ کا بایکاٹ کر دیا۔ افسوس! آج ہم میں کون ایسا ہے جو گنہگار نہیں ہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس گنہگار میت کے لیے دیر تک دعائے مغفرت فرمائی اور روتے رہے۔^(۲) (احیاء العلوم ج ۳۲ ص ۲۱۲)

۱۱۰۔ ایک عابد کبیر

منقول ہے کہ ایک شرابی اور بڑا ہی پاپی بدکار بصرہ کے اطراف میں رہتا تھا۔ اس کا انتقال ہوا تو چونکہ پورا گاؤں اس سے ناراض و بیزار تھا کوئی شخص اس کا جنازہ اٹھانے اور نماز جنازہ پڑھنے کے لیے تیار نہیں ہوا مجبوراً اس کی بیوی نے دو مزدوروں

.....طبقات الکبیری للشعرانی، ابو بشر صالح المری، ج ۱، ص ۶۷۔ تہذیب التہذیب،

صالح بن بشر بن وادع، ج ۴، ص ۶

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ ، الباب السادس فی اقاویل

العارفین...الخ، ج ۵، ص ۲۳۶

پیش کش: مجلس المدينة العلمية (دعاۃ اسلامی)

سے جنازہ اٹھوا کر قبرستان تک پہنچایا اور گاؤں کا ایک بھی آدمی قبرستان تک نہیں آیا۔ اس گاؤں کے قریب ایک پہاڑ پر ایک بڑے بزرگ زاہد و عابد عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے اور یہ بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تمام گاؤں والوں کے پیر و مرشد تھے۔ اس بزرگ نے پہاڑ کے اوپر سے دیکھا کہ ایک عورت جنازہ کے پاس ہے اور کوئی نماز جنازہ پڑھنے والا نہیں ہے تو یہ بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو بھی پہاڑ سے نہیں اترنے تھے پہاڑ سے اتر پڑے جب گاؤں والوں کو معلوم ہوا کہ ہمارے پیر و مرشد اس بدکار کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے پہاڑ سے اتر پڑے ہیں تو سارا گاؤں قبرستان میں پہنچ گیا پھر اس بزرگ اور تمام گاؤں والوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھ کر اس کو فن کیا۔

پھر اس بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں سورہ تھا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک عورت جنازہ لیے بیٹھی ہے اور کوئی نماز جنازہ پڑھانے والا نہیں ہے تو خواب ہی میں کسی نے مجھ سے کہا کہ تم پہاڑ سے اتر کر اس کے جنازہ کی نماز پڑھاؤ کیونکہ اس میت کی مغفرت ہو چکی ہے اس خواب کو سن کر لوگ تجھ سے سرد ہلنے لگے۔ پھر اس بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس عورت سے اس کے شوہر کا حال پوچھا تو اس عورت نے بتایا کہ لوگ سچ کہتے ہیں کہ میرا شوہر بہت بدکار اور بڑا گناہ گار تھا۔ واقعی وہ دن بھر شراب خانہ ہی میں رہتا تھا۔ پھر بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا کہ تم نے اس کا کوئی نیک عمل بھی دیکھا ہے؟ تو عورت نے کہا کہ ہاں وہ گناہ گار ہونے کے باوجود تین اچھی باتوں کا پابند تھا۔ ایک تو یہ کہ وہ رات بھر شراب خانہ میں شراب پیتا تھا مگر جب صحیح کو اس کا نشہ اتر جاتا تو وہ غسل ووضو کر کے کپڑے بدلتا اور نماز فجر جماعت سے پڑھا کرتا تھا۔ پھر وہ شراب خانہ میں جا کر فرق و فحور میں پڑھتا

تحا۔ دوسری اچھی بات یہ تھی کہ وہ ہمیشہ ایک یادو یتیم بچوں کو اپنے گھر میں رکھتا تھا اور ان یتیموں کے ساتھ اپنے بچوں سے بڑھ کر اچھا سلوک کیا کرتا تھا۔ تیسرا اچھی بات یہ ہے کہ رات میں جب کبھی بھی اس کا نشہ اترتا تھا تو وہ اکیلا زار زار روتا تھا اور یہی کہتا تھا کہ اے میرے رب! عزوجل تو جہنم کے کون سے گوشہ میں مجھ خبیث کوڈا لے گا۔ یہ سن کر بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی مغفرت کا راز سمجھ گئے۔ پھر وہ اس میت کے لیے دعائیں کرتے ہوئے پھاڑ پر چڑھ گئے۔ (۱) (احیاء العلوم ج ۲۳ ص ۳۲)

۱۲ ﴿حضرت فاطمہ بنت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما﴾

یہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صاحبزادی ہیں جو عام طور پر ”فاطمہ صغری“ کے لقب سے مشہور ہیں جب ان کے شوہر حسن بن امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا وصال ہو گیا تو انہوں نے ان کے جنازہ کو دیکھ کر یہ شعر پڑھا کہ

وکانوار جاء ثم امسوا رزية لقد عظمت تلك الرزايا وجلت
یہ لوگ امید تھے پھر شام کو مصیبت بن گئے تو یہ مصیبیتیں بہت زیادہ اور بڑی شاندار ہو گئیں۔ پھر انہوں نے اپنے شوہر کی قبر کے پاس ایک خیمہ گاڑا اور مسلسل ایک سال تک وہ اسی خیمہ میں رہیں۔ سال بھر کے بعد خیمہ اکھاڑ کر جب وہ اپنے مکان پر جانے لگیں تو مدینہ منورہ کے قبرستان جنة البقیع کے ایک جانب سے ایک غیری آواز آئی۔ کہ الا هل وجدوا ما فقدوا (خبردار! کیا ان لوگوں نے اس چیز کو پالیا جس کو کھو دیا تھا) تو دوسرے کنارے سے یہ آواز آئی کہ بل یئسو فانقلبوا (نہیں بلکہ نا امید ہو گئے

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب السادس فی اقاویل العارفین... الخ،

لہذا پٹ کر اپنے گھر چلے گئے) ان دونوں آوازوں کو لوگوں نے سنا مگر آواز دینے والوں کو کسی نہ دیکھا۔ (۱) (مشکوٰۃ حج اص ۲۵۲ و احیاء العلوم ج ۲۳ ص ۲۳)

﴿۱۳﴾ فرزدق شاعر

یہ بہت ہی مشہور شاعر ہے جو اہل بیت کا بہت ہی محب و مداح تھا۔ جب اس کی بیوی کا انتقال ہوا تو بصرہ کے تمام شرافاء و رؤساجنازہ میں شامل ہوئے۔ قبرستان میں حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرزدق سے پوچھا کہ کیوں فرزدق! تم نے اس دن کے لیے کون سی تیاری کر رکھی ہے؟ تو فرزدق نے جواب دیا کہ میری بُس یہی تیاری ہے کہ سماٹھ برس سے کلمہ پڑھتا رہا ہوں، پھر فرزدق اپنی بیوی کی قبر کے پاس دردناک لمحے میں یہ اشعار پڑھنے لگا:

اخاف وراء القبر ان لم تعافنى اشد من القبر التهابا واضيقا
(اے اللہ! عز وجل) اگر تو نے مجھے معاف نہ کر دیا تو قبر کے علاوہ قبر سے زیادہ تنگ جگہ اور بھڑکنے والی آگ کا مجھے خوف ہے

اذا جاء يوم القيمة قائد عنيف وسوق الفرزدق
قیامت کے دن جب ایک بہت ہی سخت مزان کھینچنے والا اور ہائکنے والا فرزدق کو لے چلے گا

لقد خاب من اولاد آدم من مشی الى النار مغلول القلادة ازرقا

صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب ما يكره من اتخاذ المسجد، ج ۱، ص ۴۸۔
احياء علوم الدين، كتاب ذكر الموت وما بعده ، الباب السادس، فصل بيان حال القبر
واقاویلهم عند القبور، ج ۵، ص ۲۳۸

اولادِ آدم میں سے جو شخص جہنم کی طرف گردن میں طوق پہنے ہوئے روسیا ہو کر جائے گا وہ بہت ہی نامرد ہو گا۔ (۱) (احیاء العلوم ج ۲۳ ص ۳۲۳)

۳۳) اولاد کی موت پر کس نے کیا کہا؟

اولاد کی موت بُرا دل سوز، روح فرسا اور صبرا زما حادثہ ہوا کرتا ہے اس سانحہ پر بزرگوں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے چند اقوال پڑھیے اور عبرت حاصل کیجئے۔

والله تعالیٰ ہو الموفق

۱) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

﴿۱﴾ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی کافر زندوفات پا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ کیا تم نے میرے بندے کے فرزند کو وفات دے دی؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جی ہاں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تم نے اس کے دل کے پھل کو چھین لیا؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ جی ہاں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس وقت میرے بندے نے کیا کہا؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ تیرے بندے نے تیری حمد کی اور اننا للہ پڑھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنادو اور اس گھر کا نام ”بیت الحمد“ (حمد کا گھر) رکھ دو۔ (۲) (مشکوٰۃ بن اہم بحوالۃ ترمذی)

﴿۲﴾ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

.....احیاء علوم الدین ، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ ، الباب السادس ، فصل بیان حال

القبر و اقاویلہم عند القبور ، ج ۵ ، ص ۲۳۸

.....جامع الترمذی ، کتاب الجنائز ، باب فضل المصيبة اذا احتسب ، الحدیث :

۳۱۳، ج ۱۰۲۳

کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ گئے تو صاحبزادہ کی جائیں کا منظر دیکھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تو عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ پرور ہے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ عوف کے بیٹے! رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرا یہ آنسو بہانا شفقت ہے، پھر دوبارہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آنسو بہنے لگے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان العین تدمع والقلب يحزن ولا نقول الا ما يرضي ربنا وانا بفارقك يا ابراهيم لمحزونون۔ یعنی آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہے اور ہم وہی بات کہتے ہیں جس سے ہمارا رب عزوجل راضی ہوا اور بلاشبہ اے ابراہیم! رضی اللہ تعالیٰ عنہم تمہاری جدائی غمگین ہیں۔^(۱) (مشکلۃ الجن اص ۱۵۰ ج ۱۵۰ بحوالہ بخاری و مسلم)

﴿۳﴾ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرزند کی وفات کے وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کے مکان پر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ سعد بن عبادہ و معاذ بن جبل و ابی بن کعب و زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ بھی تھے تو بچاراں وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں دیا گیا جب کہ وہ جائی کے عالم میں تڑپ رہا تھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ کیا؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شفقت ہے جو اللہ

.....صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم...الخ، الحدیث:

۱۳۰۳، ج ۱، ص ۴۴

تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دل میں ڈال دی ہے اور اللہ تعالیٰ انھیں بندوں پر حرم فرماتا ہے جو دوسروں پر حرم کرتے ہیں۔^(۱) (مشکوٰۃ ج اص ۱۵۰ جو والہ بخاری و مسلم)

﴿۲﴾ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ہمیشہ اپنے بچے کو لے کر بارگاہ رسالت میں آیا کرتے تھے ایک بار وہ تنہ آئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ تمہارے بچے کو کیا ہوا؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ تو مر گیا یا رسول اللہ! عز وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اس کو پسند نہیں کرتے کہ تم جنت کے جس پھانک پر بھی جاؤ گے تو وہ تمہارا بچہ تمہارا انتظار کر رہا ہو گا۔^(۲) (مشکوٰۃ ج اص ۱۵۳)

﴿۳﴾ حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام

حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کا ایک فرزند وفات پا گیا تو آپ کو بے حد غم ہوا۔ آپ سے کسی نے کہا کہ مے داؤد! علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام تم اس بچے کو بچانے کے لیے کتنا فدیہ دے سکتے تھے؟ تو آپ نے عرض کیا کہ زمین بھر کر سونا۔ تو آپ سے کہا گیا کہ مے داؤد! علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام تم کو اتنا ہی بڑا ثواب ملے گا۔^(۳)

(احیاء العلوم ج ۲۱۵ ص ۲۱۵)

﴿۴﴾ حضرت محمد بن سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ ایک مشہور و نامور تابعی محدث ہیں انہوں نے اپنے فرزند کی قبر پر اس

.....صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب قول النبي صلی الله علیہ وسلم... الخ، الحدیث:

۱۲۸۴، ج ۱، ص ۴۳۴

.....المسند للإمام احمد بن حنبل، حدیث فرہ المزنی، الحدیث ۳۸۷، ج ۲۰، ص ۳۰۳

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب السادس، بیان اقاویلہم عن

موت الولد، ج ۵، ص ۲۴۱

طرح دعا مانگی کہ یا اللہ! عزوجل میں اس فرزند کے بارے میں تجھ سے کچھ امیدیں رکھتا ہوں اور کچھ تیراخوف بھی رکھتا ہوں تو اے اللہ! عزوجل تو میری امیدوں کو پورا فرمادے اور مجھے خوف سے اپنے امن میں رکھ لے۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۱۵)

﴿٤﴾ حضرت ابو سنان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے بیٹے کی قبر پر یوں دعا مانگی کہ اے اللہ! عزوجل میرے بیٹے پر کچھ میرے حقوق تھے اور کچھ تیرے حقوق تھے تو میں نے اپنے تمام حقوق کو معاف کر دیا ہے، لہذا تو بھی اپنے حقوق کو معاف فرمادے کیونکہ تو مجھ سے بہت زیادہ کریم ہے۔^(۲) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۱۵)

﴿۵﴾ حضرت عمر بن ذر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے فرزند کو قبر میں اتار کر یوں دعا کی کہ اے ذر بن عمر! خدا عزوجل تجھ پر رحمت کرے مجھے اس کی امید ہے اور خدا عزوجل تجھ کو عذاب سے بچائے مجھے اس کا اندیشہ ہے کاش! مجھے خبر ہو جاتی کہ تو نے خدا عزوجل سے کیا کہا اور خدا عزوجل نے تجھ سے کیا فرمایا۔ اے اللہ! عزوجل میرا بیٹا ذر، تو نے اس سے مجھے فائدہ مند فرمایا تھا اور تو نے اس کی روزی اور عمر پوری کر دی اور یقیناً تو نے کوئی ظلم نہیں کیا ہے۔ اے اللہ! عزوجل میں نے اس پر اپنی اور تیری اطاعت لازم کر دی تھی، اور اے اللہ! عزوجل تو نے میری مصیبت پر اجر کا وعدہ فرمایا ہے تو مجھے اجر عطا فرماؤ راس کو عذاب سے بچا لے۔

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب السادس، بیان اقاویلہم عن موت الولد، ج ۵، ص ۲۴۱

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب السادس، بیان اقاویلہم عن موت الولد، ج ۵، ص ۲۴۱

اس دعا پر حاضرین کو رفت طاری ہو گئی اور سب لوگ رونے لگے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اے ذر! تیرے بعد اب میرا کوئی خاص باتی نہیں رہ گیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے ہوتے ہوئے مجھے کسی انسان کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہے، اے بیٹا! اب ہم تجھے چھوڑ کر جا رہے ہیں اور اگر ہم یہاں ٹھہریں بھی تو اس سے تجھے کوئی فائدہ نہ پہنچ گا۔

نوٹ: حضرت عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے باپ کا نام بھی ذرخا اور ان کے بیٹے کا نام بھی ذرخا۔ (۱) (احیاء العلوم ج ۲۵ ص ۳۱۵)

۶۰ بصرہ کی ایک صابرہ عورت

بصرہ کی ایک عورت کو دیکھ کر ایک شخص نے کہا کہ تیرے چہرے پر عجیب رونق ہے۔ شاید تجھے کوئی غم نہیں پہنچا ہے تو عورت نے کہا: غم تو مجھے ایسا پہنچا ہے کہ شاید بہت ہی کم لوگوں کو ایسا غم پہنچا ہو گا۔

سنوا! میرے دو بچے نہایت ہی خوبصورت تھے، جو ہر وقت میرے سامنے کھیلتے رہتے تھے، بقرہ عید کے دن میرے شوہرنے ایک بکری کی قربانی کی جس کو میرے بڑے بڑے کے نے دیکھ لیا تھا تو اس نے میرے چھوٹے بڑے کے سے کہا کہ آؤ میں تجھے دکھلا دوں کہ کس طرح میرے باپ نے بکری ذبح کی تھی، یہ کہا اور چھری لے کر اس نے اپنے چھوٹے بھائی کو ذبح کر دیا۔ پھر وہ ڈر سے پہاڑ پر چڑھ گیا اور اس کو بھیڑ کھا گیا۔ پھر میرا شوہر اس بچے کی تلاش میں پہاڑ پر چڑھا تو وہ پیاس سے مر گیا۔ اے شخص! ایک ہی دن دونوں بیٹے اور شوہر کی موت کا غم مجھ پر پڑ گیا۔ اب میں دنیا

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب السادس، بیان اقاویلہم عند

موت الولد، ج ۵، ص ۲۴۱

میں اکیلی رہ گئی ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے صبر کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ میں نے کبھی اس اپنی مصیبت پر گریہ و بکار کر کے نہ غم منایا نہ کوئی ناشکری کا لفظ زبان سے نکالا۔^(۱)

(احیاء العلوم، ج ۲۵، ص ۳۲۵)

دنیا کی کنجی

حضرت سیدنا ابو سلیمان دارانی تدرس سره الربانی فرماتے ہیں: دنیا کی کنجی شکم سیری اور آخرت کی کنجی بھوک ہے۔ (نزہۃ المجالس، ج ۱، ص ۱۷۷)

حضرت سیدنا سہل بن عبد اللہ تصریح کر رہے ہیں: «۱) بروز قیامت کوئی عمل ضرورت سے زیادہ کھانے کو ترک کرنے سے افضل نہ ہوگا کیونکہ یہ سنت نبوی ہے ۲) سچھدار لوگ دین و دنیا میں بھوک کو بہت زیادہ نفع بخش قرار دیتے ہیں ۳) آخرت کے طلبگاروں کے لیے کھانے سے زیادہ کسی چیز کو میں انتصان دنہیں سمجھتا ۴) علم و حکمت کو بھوک میں اور گناہ و جہالت کو شکم سیری میں رکھا گیا ہے ۵) جو اپنے نفس کو بھوکا کرتا ہے اس سے وسو سے ختم ہوجاتے ہیں ۶) بندہ جب بھوکا، بیمار اور متحان میں بٹلا ہوتا ہے اس وقت اللہ عز وجل کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے گر جسے اللہ عز وجل چاہے۔ (احیاء العلوم، ج ۳، ص ۹۱)

جاندار بدن کی آفتیں

حضرت سیدنا مسیحی معاذ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جو پیٹ بھر کر کھانے کا عادی ہو جاتا ہے اس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے اور جس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے وہ شہوت پرست ہو جاتا ہے اور جو شہوت پرست ہو جاتا ہے اس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اور جس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور جس کا دل سخت ہو جاتا ہے وہ دنیا کی آفتوں اور نگینیوں میں غرق ہو جاتا ہے۔ (المنبهات للعقلانی، باب الحمسی، ص ۵۹) (فیضان سنت، ج ۱)

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب السادس، بیان اقاویلہم عند

موت الولد، ج ۵، ص ۲۴۱

﴿۲﴾ اموات کے لیے کس نے کیا خواب دیکھا؟

مومن کے اچھے اچھے خوابوں کی بہت وقعت و اہمیت ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ لم یق من النبوة الا المبشرات قالوا: وما المبشرات؟ قال: الرؤيا يا الصالحة يراها الرجل المسلم او ترى له ^(۱)

نبوت میں سے مبشرات کے سوا کچھ باقی نہیں رہ گیا ہے تو صحابہ علیہم الرضوان نے کہا کہ مبشرات کیا ہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ ”اچھے اچھے خواب خود مسلمان اس کو اپنے لیے دیکھے یا کوئی دوسرا اس کے لیے دیکھے۔“ تو اموات کے بارے میں بزرگوں نے جو اچھے اچھے خواب دیکھے ہیں۔ ان میں سے چند خوابوں کو ہم یہاں نقل کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو ان خوابوں سے عبرت حاصل ہو۔ وَاللَّهُ تَعَالَى هُوَ الْمُوْفَقُ (مشکوٰۃ بن حماد ص ۳۹۷) (بجوالہ بخاری)

﴿۱﴾ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی وفات کے بعد لوگوں نے دیکھا اور پوچھا کہ اے امیر المؤمنین! رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ اپنی زبان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ اس زبان نے مجھے ہلاکت کی جگہوں میں گرایا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسی سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا تھا۔ تو اسی زبان نے مجھے جنت میں داخل

.....صحیح البخاری، کتاب التعبیر، باب المبشرات، الحدیث: ۴۹۹۰، ج ۴، ص ۴۰۴۔

مشکوٰۃ المصایب، کتاب الرؤیا، الفصل الاول، الحدیث: ۴۶۰۷، ۴۶۰، ج ۲، ص ۱۵۶

کردیا۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۲۳)

۲) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بڑی تمنا تھی کہ کاش! میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کبھی خواب میں دیکھ لیتا۔ تو ایک سال کے بعد میں نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ اپنی پیشانی سے پسینہ پوچھتے ہوئے میرے سامنے تشریف لائے تو میں نے پوچھا کہ اے امیر المؤمنین! رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا کیا حال ہے؟ تو فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی حساب سے فرصت پائی ہے اور اگر میں نے اپنے رب عزوجل کو رعوف و رحیم نہ پایا ہوتا تو میرے قدم ڈگ کا جاتے۔^(۲) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۲۰)

۳) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ اپنی زندگی میں میرے والد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ خواب دیکھا تھا کہ رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے تو میں (حضرت علی) نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کی طرف سے مجھے بڑی تکلیفیں پہنچی ہیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان پر دعا کرو۔ میں نے کہا: یا اللہ! عزوجل تو مجھے ان لوگوں سے بہتر لوگ عطا فرماؤ ان لوگوں کو مجھ سے بدتر آدمی عطا فرم اچنا نچ

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعده، الباب الثامن، بیان منامات تکشف

عن احوال الموتی والاعمال النافعة في الآخرة، ج ۵، ص ۲۶۴

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعده، الباب الثامن، بیان منامات تکشف

عن احوال الموتی والاعمال النافعة في الآخرة، ج ۵، ص ۲۶۳

اس خواب کے بعد ہی عبد الرحمن بن ملجم خارجی نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا۔⁽¹⁾
 (احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۳۰)

﴿۴﴾ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن انا للہ پڑھتے ہوئے نیند سے بیدار ہوئے اور فرمایا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے کیونکہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والسلام ایک شیشی میں خون لیے فرمار ہے ہیں کہ یہ میرے فرزند حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خون اور ان کے رفیقوں کا خون ہے جس کو میں خداوندوں کے دربار میں پیش کرنے کے لیے لے جا رہا ہوں، چنانچہ اس کے بعد چودھویں دن یہ خبر آگئی کہ کربلا میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے رفقاء شہید کر دیئے گئے۔⁽²⁾ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۳۱)

﴿۵﴾ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والسلام اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تشریف فرمادیکھاتو میں نے سلام کیا اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان میں بیٹھ گیا۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ حضرت علی و حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لا یا گیا اور ایک گھر میں دونوں کو داخل کر کے دروازہ بند کر دیا گیا۔ پھر بہت جلد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر میں سے یہ کہتے ہوئے

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات تکشف عن احوال الموتی والاعمال النافعة في الآخرة، ج ۵، ص ۲۶۳

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات تکشف عن احوال الموتی والاعمال النافعة في الآخرة، ج ۵، ص ۲۶۳

نکلے کہ رب کعبہ کی قسم میرا فیصلہ ہو گیا۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے نکلے کہ رب کعبہ کی قسم میری مغفرت ہو گئی اس کے بعد، میں نیند سے بیدار ہو گیا۔^(۱)
 (احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۳۳)

۶) حضرت اولیس قرنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ابو یعقوب قاری دیققی نے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک بہت لمبے آدمی ہیں جن کا رنگ گندمی ہے اور بہت سے لوگ ان کے پیچھے پیچھے چل رہے ہیں۔ کسی نے بتایا کہ یہ اولیس قرنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں تو میں نے ان کے سامنے آ کر عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے کوئی وصیت فرمائیے تو انہوں نے فرمایا کہ تم خدا عزوجل کی محبت کے وقت اس کی رحمت کا دھیان رکھو اور گناہ کرتے وقت اس کے عذاب کو یاد رکھو اور تم کسی حال میں بھی خدا عزوجل سے اپنی امیدواری کو مت کا ٹو۔^(۲)
 (احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۳۳)

۷) حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کے بعد بغداد کے کسی بزرگ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ اے امام! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ خدا عزوجل کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا کہ ”الحمد للہ“، میری مغفرت ہو گئی۔ بزرگ نے کہا کہ غالباً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمی و دینی خدمتوں کی بنا پر مغفرت ہوئی ہو گی؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات تکشف

عن احوال الموتی والاعمال النافعة في الآخرة، ج ۵، ص ۲۶۳

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ،

ج ۵، ص ۲۶۷

علیہ نے جواب دیا کہ نہیں مجھے تو ارحم الرحمین نے صرف اتنی بات پر بخش دیا ہے کہ میرے مخالفین میرے بارے میں ایسی افواہیں اور تہمیں پھیلایا کرتے تھے جو مجھ میں نہیں تھیں اور میں ہمیشہ ان کی ایذاوں پر صبر کیا کرتا تھا۔^(۱) (اویاء رجال الحدیث ص ۳۰)

﴿۸﴾ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بغداد کے مشہور بزرگ حضرت معروف کرنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ایک رفیق سے کہا کہ تم مجھے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کی خبر دینا۔ رفیق کا بیان ہے کہ میں بغداد کے ایک دروازے پر پہنچا تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جنازہ جارہا تھا میں نے سوچا کہ اگر حضرت معروف کرنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خبر دینے جاتا ہوں تو نماز جنازہ فوت ہو جائے گی اس لیے میں نماز جنازہ پڑھ کر ان کے پاس گیا اور ان کو خبر سنائی تو ان کو بے حد صدمہ ہوا بار بار ان اللہ پڑھتے رہے اور افسوس کرتے رہے کہ ہائے! میں ان کی نماز جنازہ میں شریک نہ ہو سکا پھر فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں جنت میں داخل ہوا ہاں دیکھتا ہوں کہ ایک محل تیار ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ محل امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لیے بنایا ہے ان کی اچھی تعلیم اور تعلیم دین کے شوق کے صلہ میں، اور انہوں نے لوگوں کی ایذاوں پر صبر کیا اس کے اجر میں خدا عزوجل نے ان کو یہ بلند مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ ۵ ربیع الاول ۱۸۲ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ مزار شریف بغداد میں ہے۔^(۲) (اویاء رجال الحدیث واحیاء العلوم ج ۲)

﴿۹﴾ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کے بعد لوگوں نے ان کو خواب

.....الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ج ۱، ص ۷۷

.....تاریخ بغداد، یعقوب بن ابراہیم، ج ۴، ص ۲۶۲

میں دیکھا اور پوچھا کہ کون سے عمل پر آپ کی مغفرت ہو گئی؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میرا تو ایک ہی کلمہ اللہ تعالیٰ کو پسند آگیا اور اسی پر میری مغفرت ہو گئی اور وہ کلمہ وہی ہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جنازہ دیکھ کر پڑھا کرتے تھے: سُبْحَانَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا يَمُوتُ (پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ سے ہے اور اس کے لیے کبھی موت نہیں ہے)۔⁽¹⁾ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۳۳)

۱۰ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت رجیع بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا تو ان کا حال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ احمد الرحمین نے مجھے سونے کی کرسی پر بٹھا کر میرے اوپر تازہ چکلدار موتیوں کو نثار فرمایا۔⁽²⁾ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۳۳)

۱۱ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگردوں میں سے ایک نے اس رات میں خواب دیکھا جس رات میں خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا کہ ایک منادی یہ اعلان کر رہا ہے کہ ان اللہ اصطفی آدم و نوح و آل ابراہیم و آل عمران علی العلمین و اصطفی الحسن البصری علی اہل زمانہ ”کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام اصلوٰۃ والسلام کی اولاد اور حضرت عمران کی اولاد

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعده، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ،

ج ۵، ص ۲۶۶

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعده، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ،

ج ۵، ص ۲۶۷

کو سارے جہاں والوں پر فضیلت میں برگزیدہ بنا لیا ہے اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کے زمانے والوں پر فضیلت میں برگزیدہ بنا لیا ہے۔^(۱)

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۳۳)

﴿۱۲﴾ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

استاذ الحمد شیخ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات ہوئی تو لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ آپ کا کیا انجام ہوا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے ایک قدم پل صراط اور دوسرا قدم جنت میں رکھا اور حضرت ابن عینیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ بھی منقول ہے کہ میں نے خواب میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا کہ وہ جنت میں ایک درخت سے دوسرے درخت پر اڑ کر آتے جاتے رہتے ہیں اور یہ آیت پڑھتے ہیں کہ

لِمِثْلِ هَذَا فَلَيُعَمَّلِ الْعَمَلُونَ^(۲) ان غمتوں جیسی نعمت کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے۔

پھر میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کچھ وصیت فرمائیے۔ تو فرمایا کہ تم دنیا کے لوگوں سے جان پہچان اور میل میلا پ کم رکھو اور قبیصہ بن عقبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدا عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے یہ تین اشعار پڑھے کہ

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ،

ج ۵، ص ۲۶۷

.....ترجمہ کنز الایمان: ایسی ہی بات کے لئے کامیوں کو کام کرنا چاہیے۔ (ب ۲۳، الصفت: ۶۱)

نظرتِ الی ربی کفاحا فقال لی هنیئا رضائی عنک یا ابن سعید
میں نے اپنے رب کا آمنے سامنے دیدار کیا، تو اس نے مجھ سے فرمایا کہ اے سعید کے
فرزند میری رضا و خوشنودی تجھے مبارک ہو

قد کرت قواما اذا اظلم الدجی بعبرة مشتاق وقلب عمید
بے شک اندھیری راتوں میں تم بہت زیادہ قیام اللیل کرتے تھے مشتاق کے آنسو اور
عاشق کے دل کے ساتھ

فلونک فاختر ای قصر اردتھ وزرنی فانی منک غیر بعيد
تم جون سا محل چاہوا پنے لیے چن لو اور تم میری زیارت کرتے رہو کیونکہ میں تم سے
دور نہیں ہوں۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۲ وغیرہ)

﴿۱۳﴾ حضرت عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کبار اولیاء میں سے ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان
فرمایا کہ میں نے حج کے دوران ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اٹھتے بیٹھتے اور اپنے ہر سکون و
حرکت میں لگاتار درود شریف ہی پڑھتا رہتا ہے۔ دوسرا کوئی دعا میں نے اس کی
زبان سے سنی ہی نہیں، میں نے اس سے اس کا راز پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں پہلی بار
اپنے والد کو ہمراہ لے کر حج کے لیے گیا تو واپسی پر ایک منزل میں مجھے نیندا آگئی تو میں
نے خواب میں دیکھا کہ کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اٹھ تیرا باپ مر گیا اور اس کا چہرہ بالکل
ہی کالا ہو گیا ہے تو میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور اپنے باپ کے سر سے چادر ہٹائی تو وہ واقعی

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ،

ج ۵، ص ۲۶۵، ۲۶۶

مردہ پڑے ہوئے تھے اور ان کا چہرہ کالا ہو گیا تھا تو میں بے حد ڈرا اور نہایت ہی رنجیدہ اور غمگین ہو گیا اور اسی فکر و غم میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے دیکھا کہ چار جبشی لوہے کے چارستون لیے میرے باپ کے سرہانے کھڑے ہیں۔ اچانک یہ نظر آیا کہ ایک نہایت ہی خوبصورت آدمی سبز لباس میں آگئے اور مجھ سے کہا کہ اٹھ تیرے باپ کا چہرہ گورا اور خوب روشن ہو گیا تو میں نے دریافت کیا کہ آپ پر میرے ماں باپ قربان آپ کون ہیں؟ تو فرمایا کہ میں تمہارا نبی ہوں میں فوراً ہی جاگ گیا اور اپنے باپ کے سر سے چادر ہٹا کر دیکھا تو واقعی میرے باپ کا چہرہ خوب روشن اور نہایت گورا ہو گیا تھا اس واقعہ کے بعد سے کھلی اور کسی حال میں بھی میں نے درود شریف کا پڑھنا نہیں چھوڑا۔^(۱)

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۸۳)

﴿۱۲﴾ حضرت ابراہیم حربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت ابراہیم بن اسحاق حربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بلند مرتبہ عالم دین اور بزرگ ترین اولیاء میں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خلیفہ ہارون الرشید کی بیوی زبیدہ خاتون کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ کہوم پر کیا گزری؟ تو اس نے کہا کہ میری مغفرت ہو گئی۔ تو میں نے کہا کہ شاید ان اخراجات کی وجہ سے جو تم نے کہ مکرمہ کے راستے میں نہر نکالنے پر خرچ کیے ہیں تمہاری بخشش ہو گئی؟ تو کہا کہ ان اخراجات کا ثواب تو ان مال کے مالکوں کو مل گیا جن کی رقمیں شاہی خزانے میں تھیں جس سے میں نے نہر بنوائی تھی۔ میری مغفرت تو میری اچھی نیت کی بدولت ہوئی اور یہ بھی منقول ہے کہ

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعده، الباب الثامن، بیان منامات تکشف

عن احوال الموتی ... الخ، ج ۵، ص ۲۶۳

زبیدہ خاتون نے خواب میں بتایا کہ میں ان چار کلمات کی وجہ سے بخشش دی گئی جن کو زندگی میں بطور وظیفہ روانہ پڑھا کر تھی اور وہ یہ ہیں: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَفْعَلُ بِهَا عُمُرِنِی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَدْخُلُ بِهَا قَبْرِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَخْلُو بِهَا وَحْدَيْنِی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْقَوْنِی بِهَا رَبِّنِی۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۲۳۲ ص ۲۳۲)

﴿ ۱۵ ﴾ حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بہت ہی بلند مرتبہ محدث ہیں آپ نے ایک بہت ہی گنہگار آدمی کے جنازہ کو دیکھا تو گھر کے اندر چلے گئے تاکہ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھانی پڑے تو کسی نے اس گنہگار کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تم پر کیا گزری؟ تو اس نے کہا کہ میرے رب عزوجل نے جو غفور و حیم ہے مجھے بخش دیا اور تم ایوب محدث و قرآن مجید کی یہ آیت سنادینا کہ لَوْأَنْتُمْ تَمْلِكُونَ خَرَّآئِنَ رَحْمَةً یعنی اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے رَبِّیْ إِذَا لَامْسَكْتُمْ خَشِيَّةَ الْإِنْفَاقِ^(۲) خزانوں کے مالک ہو جاتے تو اس وقت تم خرچ ہو جانے کے ڈر سے بخیل ہو جاتے۔

(احیاء العلوم ج ۲۳۳ ص ۲۳۳)

﴿ ۱۶ ﴾ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حلیل القدر شاگرد اور مشہور تارک الدنیا عبادت گزار بزرگ ہیں جس رات میں ان کی وفات ہوئی بہت سے

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ،

ج ۵، ص ۲۶۵

.....ترجمہ کنز الایمان: اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو انہیں بھی روک رکھتے اس ڈر سے کہ خرچ نہ ہو جائیں۔ (ب ۱۵، بنی اسراء: ۱۰۰) واحیاء علوم الدین، کتاب

ذکر الموت و ما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج ۵، ص ۲۶۵

مشائخ نے اس رات میں یہ خواب دیکھا کہ جنت میں خوب زینت کی جا رہی ہے اور ہر طرف نور، ہی نور پھیلا ہوا ہے۔ تو مشائخ نے خواب ہی میں پوچھا کہ یہ کون سی رات ہے تو آواز آئی کہ اس رات میں حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات ہو گئی ہے۔ ہر طرف فرشتوں کا ہجوم، یہ آرائش اور چہل پہل ان کی روح کی آمد آمد کے لیے ہے۔^(۱)
 (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۳۳)

﴿۱﴾ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بڑے محبت اور محبوب شاگرد اور رئیس الفقہاء استاذ الحدیثین ہیں۔ علامہ ابن راشد کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خواب میں دیدار ہوا تو میں نے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تو وفات پا گئے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ کیا معاملہ گزارا؟ تو فرمایا کہ میری مغفرت ہو گئی۔ پھر میں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حال دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ واہ واہ!

وَهُوَ توانِ لُوگوں کے ساتھ ہیں جن پر خدا
 الْنَّبِيُّونَ وَالصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ
 شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہیں اور یہ
 لُوگ بہترین ساتھی ہیں

رَفِیْقاً^(۲)

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۳۳)

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ،

ج ۵، ص ۲۶۷

.....ترجمہ کنز الایمان: ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انیا اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اپنے ساتھی ہیں۔ (ب ۵، النساء: ۶۹) واحیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج ۵، ص ۲۶۷

﴿۱۸﴾ حضرت متمم دورقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بعض مشائخ نے حضرت متمم دورقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا، یا اپنے دور کے مشہور ممتاز اولیاء میں سے ہیں، لوگوں نے خواب میں ہی پوچھا کہ آپ کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پہلے جنت میں بھیج دیا پھر مجھے بلا کر پوچھا کہ تمہیں جنت کی کوئی چیز اچھی لگی؟ تو میں نے عرض کیا نہیں۔ تو ارشاد فرمایا کہ اگر تمہیں جنت کی کوئی چیز بسند آگئی ہوتی تو میں تم کو جنت ہی کے سپرد کر دیتا اور تم کو میرا اوصال نصیب نہ ہوتا۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۲۳ ص ۲۳۳)

﴿۱۹﴾ حضرت ورقاء بن بشر حضرتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ابو بکر بن ابو مریم محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ورقاء بن بشر حضرتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا، اور پوچھا کہ خدا عزوجل کے ساتھ ان کا معاملہ کیا اور کیسا رہا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ بڑی مشقتوں کے بعد میری نجات ہو گئی۔ تو میں نے دریافت کیا کہ کون سے عمل کو آپ نے سب سے افضل پایا؟ تو انہوں نے کہا کہ ”دن رات خدا عزوجل کے خوف سے رونا۔“^(۲) (احیاء العلوم ج ۲۳ ص ۲۳۳)

﴿۲۰﴾ حضرت تیکی بن معین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ امام جرج و تعلیل اور حدیثوں کو پرکھنے کے بادشاہ ہیں۔ جیش بن مبشر کہتے

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعده، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ،

ج ۵، ص ۲۶۴

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعده، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ،

ج ۵، ص ۲۶۷

ہیں کہ میں نے حضرت یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا معاملہ فرمایا؟ تو جواب دیا کہ میری مغفرت ہو گئی، اور دو مرتبہ مجھ کو اپنے دیدار سے مشرف فرمایا۔ اور یہ بھی منقول ہے کہ ان کی وفات کے بعد بغداد کے ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ خواب دیکھا کہ رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والسلام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لے جا رہے ہیں اور دریافت کرنے پر فرمایا کہ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نماز جنازہ میں جا رہا ہوں۔ یہ وہ شخص تھا کہ میری حدیثوں سے جھوٹ کو فرع کیا کرتا تھا۔^(۱) (تهذیب التہذیب وغیرہ)

﴿ ۲۱ ﴾ حضرت ابو بکر کتابی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مشائخ صوفیہ میں یہ بہت ہی نامور بزرگ ہیں یہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک جوان کو دیکھا کہ بھی اتنا خوبصورت جوان میری نظروں کے سامنے نہیں آیا تھا تو میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میر امام ”تقویٰ“ ہے تو میں نے کہا کہ تم کہاں رہتے ہو؟ تو اس نے کہا کہ ہر غمگین دل میں، پھر وہ مڑا تو ایک بد شکل اور بہت کالی عورت نظر آئی تو میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو اس نے کہا کہ ”بدکاری“ تو میں نے کہا کہ تم کہاں رہتی ہو؟ تو اس نے کہا کہ ہر خوشی منانے والے اترانے والے کے دل میں۔ ابو بکر کتابی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ خواب دیکھ کر میں جا گیا اور میں نے خدا عزوجل سے یہ عہد کر لیا کہ اب زندگی بھر میں سوائے بے اختیاری ہنسی کے کبھی نہیں ہنسوں گا۔^(۲) (احیاء العلوم ج ۲۳ ص ۲۳۲)

.....تهذیب التہذیب، ج ۹، ص ۳۰۳

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ،

ج ۵، ص ۲۶۵

﴿٢٢﴾ حضرت ابوسعید خراز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ اکابر اولیاء میں سے ہیں، ان کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں ابلیس کو دیکھا تو اس کو مارنے کے لیے اپنی لاٹھی اٹھائی گروہ بالکل خوفزدہ نہیں ہوا تو اس وقت ایک غیبی آواز میں نے سنی کہ اے ابوسعید خراز! یہ ابلیس ہے یہ لاٹھی ڈنڈے سے نہیں ڈرتا ہے یہ تو بس اس شخص سے کانپتا ہے اور لرزتا ہے جس کے قلب میں ایمان کا نور ہوتا ہے، اور ابوسعید خراز نے یہ بھی فرمایا کہ میں دمشق میں تھا تو میں نے یہ خواب دیکھا کر گویا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کاندھوں پر ٹیک لگائے تشریف لائے اور میں اس وقت کوئی راگ گارہاتھا اور سینہ کوٹ رہاتھا تو حضور نے فرمایا کہ اے ابوسعید! اس کا شراس کے خیر سے بڑھ کر ہے۔^(۱)
 (احیاء العلوم ج ۲۳ ص ۲۳۲)

﴿۲۳﴾ حضرت احمد بن ابی الحواری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ بڑے پائے کے اولیاء کا ملیین میں سے ہیں، ان کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں اپنی ایک لوٹڑی کو دیکھا جس کا چہرہ چمک رہا تھا تو میں نے اس سے پوچھا کہ تمہارے چہرے پر اتنی چمک کیسے پیدا ہوئی؟ تو اس نے کہا کہ آپ کو یاد نہیں ایک رات آپ خوف خدا عزوجل سے زار زارور ہے تھے، اور آپ کے آنسو بھر ہے تھے تو کمالِ محبت سے میں نے آپ کے آنسوؤں کو اپنے چہرے پر مل لیا تھا۔ یہ چمک اسی آنسو کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔^(۲) (احیاء العلوم ج ۲۳ ص ۲۳۲)

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ،

.....المرجع السابق

ج ۵، ص ۲۶۵

﴿٢٤﴾ حضرت مسیح بن سعید قطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

زیر بن نعیم بابی کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مسیح بن سعید قطان محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بدن پر ایک کرتا ہے جس پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحيم کتاب من اللہ العزیز الحکیم براءة لیحی بن سعیدقطان من النار ^(۱) یعنی خدا عن جل کی طرف سے یہ لکھی ہوئی تحریر ہے کہ مسیح بن سعید قطان کے لیے جہنم سے نجات ہے۔ (تہذیب التہذیب)

﴿٢٥﴾ حضرت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظمت اور انکی جلالت شان کا کیا کہنا! دیکھو ہماری کتاب ”اویاء رجال الحدیث“ ان کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور حال دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ انا فی روح و ریحان وجنة نعیم یعنی میں آرام اور راحت اور خوشبو اور نعمتوں کی جنت میں ہوں۔ ^(۲) (بستان المحدثین)

﴿٢٦﴾ حضرت منصور بن اسماعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے عبد اللہ بزار محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا تو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ جن جن گناہوں کا میں نے اقرار کر لیا ان سب گناہوں کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیا لیکن ایک گناہ کا شرم کی وجہ سے میں اقرار نہ کر سکا تو خداوند کریم نے مجھے پسینہ کی حالت میں کھڑا رکھا۔ یہاں تک کہ میرے چہرے کا گوشت گل کر گر پڑا۔

..... سیر اعلام النبلاء، الطبقۃ التاسعة، یحییی القطان، ج ۸، ص ۱۱۶

..... بستان المحدثین، ص ۱۹۰

تو میں نے پوچھا کہ وہ کون سا گناہ تھا؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ ایک خوبصورت لڑکے کو دیکھا تو وہ مجھے بہت اچھا لگا تھا میں نے اللہ تعالیٰ سے شرم کے باعث اپنے اس گناہ کا اقرار نہیں کیا۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۳۱)

﴿۲﴾ حضرت ابو عفر صیدلاني رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو خواب میں اس طرح دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فقراء کی ایک مجلس میں تشریف فرمائیں تو میں بھی اس مجلس میں بیٹھ گیا۔ پھر آسمان پھٹا اور دو فرشتے اترے۔ ایک کے ہاتھ میں لوٹا اور دوسرے کے ہاتھ میں ایک طشت تھا۔ پہلے ان فرشتوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ہاتھ دھلا کیا پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حکم سے دوسرے لوگوں کا ہاتھ دھلا کیا جب میری باری آئی تو ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا کہ یہ ان لوگوں میں سے نہیں ہے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! کیا یا آپ کی حدیث شریف نہیں ہے کہ المرء مع من احباب^(۲) (آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھے)؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیوں نہیں تو میں نے کہا کہ میں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اور ان فقراء سے محبت رکھتا ہوں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا بھی ہاتھ دھلاؤ یہ بھی انہی لوگوں میں سے ہے۔^(۳) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۳۱)

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ،

ج ۵، ص ۲۶۴

.....صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب المرء مع من احباب، الحدیث، ۱۴۱۹، ص ۲۶۴۰

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ،

ج ۵، ص ۲۶۴

﴿٢٨﴾ حضرت عبداللہ بن عون خزا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت محمد بن فضاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ عبداللہ بن عون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہمیشہ زیارت کرتے رہو کیونکہ وہ محبوب الہی ہیں۔^(۱) (تہذیب التہذیب)

﴿٢٩﴾ حضرت صالح بن مبشر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا تو ان سے کہا کہ دنیا میں تو آپ بہت غمگین رہا کرتے تھے اب کیا حال ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یہاں آ کر مجھے بڑی راحت اور دامگی خوشی نصیب ہوئی ہے پھر میں نے پوچھا کہ آپ کس درجے میں ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ **مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ** یعنی میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں جن پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ یعنی نبیوں اور صدیقوں شہیدوں اور صالحین کے ساتھ۔^(۲)

حضرت عطاء سلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بلند مرتبہ محدث اور بہت نامور اولیاء کرام میں سے ہیں۔^(۳) (احیاء علوم الحج ص ۳۳۲، ۳۳۳)

.....تہذیب التہذیب، ج ۴، ص ۴۲۵

.....ترجمہ لکز الایمان: ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیا اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ۔ (پ ۵، النساء: ۶۹)

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ،

ج ۵، ص ۲۶۴

﴿٣٠﴾ حضرت یزید بن مذعور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے امام اوزاعی (محدث شام) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے کہ میں خدا عزوجل کا مقرب بن جاؤں تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے علماء کرام اور غمگین رہنے والوں سے بڑھ کر کسی کا درجہ نہیں دیکھا۔ یزید بن مذعور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت عمر دراز اور بہت بی بُوڑھ تھے۔ وہ ہر وقت خوفِ خدا سے روایا کرتے تھے، یہاں تک کہ روٹے روتے وہ نابینا ہو گئے تھے۔ ^(۱) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۳۲)

﴿۵﴾ غلبہ خوف میں کس نے کیا کہا؟

یہ شریعت کا مسئلہ ہے کہ الیأس من رحمة الله کفر یعنی خدا عزوجل کی رحمت سے بالکل ہی نا امید ہو جانا اور اپنی مغفرت سے مایوس ہو جانا کفر ہے، اور وکذا الامن من عقوبته کفر یعنی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف اور نذر ہو جانا بھی کفر ہے۔ ^(۲) ایمان کا نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مغفرت کی امید بھی رکھے اور اس کے عذاب سے ڈرتا بھی رہے۔ بزرگانِ سلف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا یہ طریقہ رہا ہے کہ بعض پر امید کا غلبہ بعض پر خوف کا غلبہ رہا ہے۔ ہم یہاں چند بزرگوں کے واقعات درج کرتے ہیں جن پر خوف خداوندی عزوجل غالب رہا ہے اور وہ غلبہ خوف میں بڑے بڑے عبرت خیز و رقت انگیز کلمات بولتے رہے، آپ بھی ان کو پڑھ کر عبرت حاصل کیجئے۔

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ،

ج ۵، ص ۲۶۴

.....شرح ملاعلی القاری على الفقه الاکبر، ص ۹۴

﴿١﴾ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خوفِ الٰہی عزوجل کا بے حد غلبہ تھا۔ کسی چڑیا کو دیکھتے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ کاش! میں تیری ہی طرح کا ایک پرندہ ہوتا اور انسان نہ ہوتا۔ (تاکہ میں قیامت کے دن اعمال کے حساب سے فتح جاتا) ^(۱)
 (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۵۶)

﴿۲﴾ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس قدر خدا عزوجل کا خوف غالب تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت سن کر بے ہوش ہو جاتے اور کوئی کمی دونوں تک ان پر غشی کا دورہ پڑتا رہتا تھا۔ یہاں تک کہ لوگ ان کی عبادت (بچار پرسی) کے لیے جایا کرتے تھے۔ اور ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تنکا ہاتھ میں لے کر فرمایا کہ کاش! میں بجائے عمر ہونے کے یہ تنکا ہوتا۔ کبھی فرماتے کہ کاش! میں کوئی قبل ذکر خصیت نہ ہوتا۔ کبھی یہ کہتے کہ کاش! عمر کی ماں عمر کو نہ جنتی اور منقول ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے میں آنسوؤں کے بکثرت بہنے کی وجہ سے دوکالی لکیریں بن گئی تھیں۔ ایک مرتبہ خود ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃِ اِذَا الشَّمْسُ کی تلاوت کی اور جب وَاذَا الصُّحْفُ نُسِرَت ^(۲) کی آیت پر پنچھے۔ یعنی جب نامہ اعمال کھولے جائیں گے تو اس کو پڑھتے ہی ان پر اس قدر خوفِ الٰہی عزوجل طاری ہو گیا کہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ ایک

.....احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتابعین والسلف

الصالحين فی شدة الخوف، ج ۴، ص ۲۲۶

.....ترجمہ کنز الایمان: اور جب نامہ اعمال کھولے جائیں۔ (ب ۳۰، التکویر: ۱۰)

دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گدھے پر سوار ہو کر کہیں جا رہے تھے اور کوئی آدمی اپنے گھر میں سورہ الطور پڑھ رہا تھا جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان عذابِ ربکَ لواقع⁽¹⁾ کی آیت سنی تو گدھے سے اتر کر ایک دیوار سے ٹیک لگا کر دریمک بیٹھے رہے۔ پھر گھر آ کر ایک مہینہ بیمار رہے اور لوگ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے آتے جاتے رہے مگر کسی کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیماری کا سبب معلوم نہ ہوسکا۔⁽²⁾

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶۰)

﴿۳﴾ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایک دن امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیحر کی نماز پڑھ کر بے قراری کے ساتھ ہاتھ ملتے ہوئے مسجد سے باہر نکلے اور فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جس حال میں دیکھا ہے آج میں کسی آدمی میں ان کی مشابہت کا اثر نہیں دیکھ رہا ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم رات بھر جاگ کر نمازوں میں قرآن مجید پڑھا کرتے تھے۔ صبح کو ان کے بال پر اگنده اور چہرہ زرد کھائی دیتا تھا۔ اور وہ ڈمگاتے ہوئے چلا کرتے تھے اور ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر رہا کرتی تھیں اور آج لوگوں کا یہ حال ہے کہ ہر طرف لوگ غفلت اور بے خوفی کے ساتھ ادھر ادھر پھر رہے ہیں، کسی کے چہرے پر خوف خداوندی عز و جل کا اثر نظر ہی نہیں آتا۔ آپ نے جس دن یہ فرمایا اس کے بعد پھر کسی نے کبھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہنسنے ہوئے نہیں دیکھا

.....ترجمہ کنز الایمان: بے شک تیرے رب کا عذاب ضرور ہونا ہے۔ (ب ۲۷، الطور: ۷)

.....احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتابعین والسلف

الصالحین فی شدة الخوف، ج ۴، ص ۲۲۶

بیہاں تک کہ عبدالرحمن بن ملجم خارجی نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا۔^(۱)

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶۰)

﴿۳﴾ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح صحابی فاتح شام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بکثرت فرمایا کرتے تھے کہ میری تو یہی تمنا ہے کہ میں بجائے ابو عبیدہ ہونے کے ایک مینڈھا ہوتا جس کو لوگ ذبح کر کے پکاتے اور اس کا گوشت کھا کر اس کا شور باپی لیتے۔^(۲)

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶۰)

﴿۴﴾ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بلند مرتبہ صحابی ہوتے ہوئے غلبہ خوف میں فرمایا کرتے تھے کہ کاش! میں آدمی نہ ہوتا بلکہ میں راکھ ہوتا جو ہواں میں اڑا دیا جاتا۔ (تو بہت اچھا ہوتا تاکہ میں قیامت کے دن حساب اعمال سے نجیج جاتا۔)^(۳)

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶۰)

﴿۵﴾ حضرت مسور بن مخرمه رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مشہور صحابی ہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خوفِ الہی

.....احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتبعین والسلف

الصالحین فی شدة الخوف، ج ۴، ص ۲۲۶

.....احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتبعین والسلف

الصالحین فی شدة الخوف، ج ۴، ص ۲۲۷

.....احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتبعین والسلف

الصالحین فی شدة الخوف، ج ۴، ص ۲۲۷

عز جل کا ایسا غلبہ تھا کہ قرآن مجید سننے کی تاب نہیں رکھتے تھے، اگر کبھی کوئی آیت سن لیتے تو چیخ مار کر بے ہوش ہو جاتے تھے اور کئی کئی دن بے ہوش رہا کرتے تھے۔ ایک دن قبلہ خشم کا ایک قاری آیا اور اس نے یہ آیت تلاوت کر دی۔

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ) ہم قیامت کے دن وَفُدًا^٥ لَ وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَى جَهَنَّمَ وَرَدًا^(١) (کوہ مہمانوں کی صورت میں رحمن کے دربار میں جمع کریں گے اور مجرموں کو ہائک کر جہنم کی طرف پیاسا لے جائیں گے (پ ۱۶، مریم آیت ۸۶)

آیت سن کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تو متلقی لوگوں میں سے نہیں ہوں، بلکہ میں تو مجرمین میں سے ہوں۔ اے قاری! اس آیت کو پھر پڑھ چنانچہ قاری نے اس آیت کو دوبارہ پڑھا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زور سے ایک چیخ ماری اور فوراً آپ کی وفات ہو گئی۔^(۲) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶۰)

﴿٧﴾ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بھی نماز کے لیے وضو کرتے تو خوف خداوندی سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ پیلا پڑھاتا تو گھروں نے پوچھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ کیا عادت ہو گئی ہے؟ کہ ہمیشہ وضو کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قدر ڈر جاتے ہیں کہ چہرہ پیلا پڑھاتا ہے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پنے لگتے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ترجمہ کنز الایمان: جس دن ہم پر ہیز گاروں کو جمن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر اور مجرموں کو جہنم کی طرف ہائکیں گے پیاسے۔ (پ ۱۶، مریم ۸۵، ۸۶)

..... احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتبعین والسلف

الصالحين في شدة الخوف، ج ۴، ص ۲۲۷

کہ کیا تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ میں کس کے سامنے نماز میں کھڑا ہونے والا ہوں۔⁽¹⁾

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶۰)

﴿٨﴾ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک آدمی کو زور سے قہقہہ لگا کر ہنسٹے ہوئے دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے فرمایا کہ اے نوجوان! کیا تو پل صراط پر سے گزر چکا ہے؟ تو اس نے کہا کہ جی نہیں پھر پوچھا کہ کیا تجھے معلوم ہو چکا ہے کہ تو جنتی ہے یا جہنمی؟ تو اس نے جواب دیا کہ جی نہیں، تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ پھر یہ نہیں کیسی اور کس بنابر ہے؟ تو اس نوجوان پر یہ اثر ہوا کہ پھروہ زندگی بھر کبھی نہیں نہسا۔⁽²⁾

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶۰)

﴿٩﴾ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے طواف کعبہ کے دوران ایک لڑکی کو دیکھا وہ کعبہ معمّظہ کے پردوں سے چمٹی ہوئی رورہی ہے کہ یا رب! عزوجل بہت سی شہوتوں کی لذتیں جاتی رہیں اور ان کی سزا نہیں میرے سر پر رہ گئیں، اے میرے رب! کیا جہنم کے سوا مجھے سزادی نے کی اور کوئی دوسری صورت نہیں ہے! وہ لڑکی ساری رات صبح تک اپنی جگہ پر بیٹھی روتی اور دعا نہیں مانگتی رہی۔ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اس لڑکی کا حال اور اس کی دعاؤں کو سن کر اپنا سر پکڑ لیا اور میری

.....احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتابعین والسلف

الصالحین فی شدة الخوف، ج ۴، ص ۲۲۷

.....احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتابعین والسلف

الصالحین فی شدة الخوف، ج ۴، ص ۲۲۷

چیز نکل گئی اور میں نے کہا کہ مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ماں مالک بن دینار کو روئے۔ (یعنی مالک بن دینار مر جائے) (۱) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶۰)

﴿ ۱۰ ﴾ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فریما یا کرتے تھے کہ اچھے مکان پر نازنہ کرو، جنت سے زیادہ اچھا مکان اور کون سا ہوگا؟ مگر حضرت آدم علیہ السلام وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جو کچھ ہوا اسی جگہ ہوا اور عبادت کی کثرت پر غرور نہ کرو، ابلیس سے بڑا کون عابد ہوگا مگر اس کو کیا ملا؟ اور علم کی زیادتی پر گھمنڈنہ کرو دیکھو بلعم بن باعوراء کو خدا عزوجل کا اسم اعظم معلوم تھا مگر اس کا کیا انجام ہوا؟ کہ وہ کافر ہو گیا اور اس کی زبان لٹک کر سینے پر آگئی اور نیکوں کی زیارت سے بھی فریب نہ کھاؤ، دیکھو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ابو لهب اور ابو طالب نے دیکھا صحبت بھی اٹھائی، قرابت بھی تھی مگر ان دونوں کو کچھ نفع نہیں پہنچا۔ (۲) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶۰)

﴿ ۱۱ ﴾ حضرت سری سقطی و عطاء سلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما

یہ دونوں اولیاء کا ملین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم میں سے ہیں، حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں روزانہ اپنی ناک کو بغور دیکھتا ہوں کہ کہیں گناہوں کی وجہ سے میرا منہ کا لاتونہیں ہو گیا؟

.....احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتابعین والسلف الصالحین فی شدة الخوف، ج ۴، ص ۲۲۷

.....احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتابعین والسلف الصالحین فی شدة الخوف، ج ۴، ص ۲۲۸

حضرت عطاء سلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی جنت کی دعائیں مانگتے تھے بلکہ ہمیشہ گناہ معاف ہونے کی دعا مانگا کرتے تھے۔ مرض الموت میں ان سے پوچھا گیا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کس چیز کی خواہش ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جہنم کا خوف میرے دل میں کوئی خواہش پیدا ہونے ہی نہیں دیتا۔ اور لوگوں کا بیان ہے کہ چالیس برس تک حضرت عطاء سلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آسمان کی طرف دیکھا نہ کبھی ہنسے۔ ایک مرتبہ بلا ارادہ آسمان کی طرف دیکھ لیا تو خوف سے کانپ کر گر پڑے اور ان کی آنست اتر آئی اور یہ بھی مشہور ہے کہ وہ راتوں کو اٹھ کر خدا عزوجل کے خوف سے اپنے بدن کو ٹوٹا کرتے تھے کہ کہیں میں مسخ تو نہیں ہو گیا ہوں۔ ^(۱) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶۱)

۱۲) حضرت صالح مری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک عابد کے سامنے یہ آیت پڑھ دی کہ

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ
يَقُولُونَ يِلَيْسَتَا أَطْعَنَا اللَّهُ وَأَطَعْنَا
الرَّسُولُ لَهُمْ ۝ (پ ۲۲ الاحزاب آیت ۲۶)

یہ آیت سن کرو بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہوش میں آئے تو انہوں نے کہا کہ اے صالح! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کچھ زیادہ پڑھیے کیونکہ میں اپنے دل میں غم کی کیفیت محسوس

.....احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتبعین والسلف

الصالحین فی شدة الخوف، ج ۴، ص ۲۲۸

.....ترجمہ کنز الایمان: جس دن ان کے مناٹ کراگ میں تلے جائیں گے کہتے ہوں گے ہائے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا۔ (پ ۲۲، الاحزاب: ۶۶)

کرتا ہوں تو میں نے یہ پڑھ دیا کہ

**كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا جَبْ جَهَنَّمْ سَعَكَنَّهُ كَارَادَهْ كَرِيْسْ كَهْ تو
أُعِيدُوا فِيهَا (۱) (پ ۲۱، السجدة آیت ۲۰)**
دوبارہ اس میں ڈال دیئے جائیں گے۔
اس آیت کو سن کرو وہ عابدز میں پر گر پڑے اور اسی دم ان کی روح پرواز کر گئی۔ (۲)
(احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶۱)

یہی صالح مری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابن السمک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو نامور محدث اور بامکمال واعظ و عابد تھے ہمارے یہاں آئے اور مجھ سے کہا کہ آپ اپنے یہاں کے عابدوں کے عابت بمحچھے دکھلائیے تو میں ان کو محلہ کے ایک چھپر میں لے گیا تو ہاں ایک آدمی ٹوکری بنارہاتھا تو میں نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھ دی کہ

إِذِ الْأَغْلُلُ فِيَ أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلِيلُ جَبْ انْ (جہنیوں) کی گردن میں طوق اور زنجیریں ہوں گی وہ لوگ گھسیٹے جائیں گے

يُسْحَبُونَ ۵ فِيَ الْحَمِيمِ لَثُمَّ فِيَ النَّارِ يُسْجَرُونَ ۵ (۳)

کھولتے ہوئے پانی میں پھر آگ میں جلائے جائیں گے۔ (پ ۲۲، المؤمن ۷)

تو آیت سن کر اس نے ایک زور دار چیخ ماری اور بے ہوش ہو گیا پھر اس کو

.....ترجمہ کنز الایمان: جب کھی اس میں سے نکلنا چاہیں گے پھر اسی میں پھیر دیئے جائیں گے۔

(پ ۲۱، السجدة آیت ۲۰)

.....احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتبعین والسلف الصالحین فی شدة الخوف، ج ۴، ص ۲۲۹

.....ترجمہ کنز الایمان: جب ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں، گھسیٹے جائیں گے کھولتے پانی میں پھر آگ میں دہکائے جائیں گے۔ (پ ۲۴، المؤمن: ۷۲، ۷۱)

اس کے حال پر چھوڑ کر ہم ایک دوسرے عابد کے سامنے گئے تو اس کے سامنے بھی میں نے یہی آیت پڑھ دی، تو وہ بھی چیخ مار کر بے ہوش ہو گیا۔ پھر ہم لوگ تیرے عابد کے پاس گئے تو میں نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھ دی:

ذلِکَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيُّ یا اس کے لیے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے۔
(پ ۱۳۱ ابراہیم آیت ۱۳)

تو وہ بھی چیخ پڑے اور ان کے نہنبوں سے اتنا خون بہا کہ وہ خون میں لٹ پت ہو گئے، یہاں تک کہ ان کی روح نکل گئی، اسی طرح میں نے ابن السماء ک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیکو و چھ عابدوں کے پاس پھرایا اور جس کے سامنے میں نے آیت پڑھ دی وہ بے ہوش ہو گیا۔ پھر میں ساتوں عابد کے پاس ان کو لے کر چلا تو ایک عورت نے چھپر کے اندر سے ہم لوگوں کو بلا یا جب ہم چھپر کے اندر داخل ہوئے تو ایک بوڑھا عابد اپنے مصلے پر بیٹھا ہوا تھا۔ ہم لوگوں نے سلام کیا تو اس کو ہمارے سلام کی خبر نہ ہوئی تو میں نے زور سے چلا کر کہا کہ ان للخلق غدا مقاما (یعنی کل قیامت میں ایک مقام پر تمام مخلوق کو کھڑا ہونا پڑے گا) تو اس بوڑھے نے کہا کہ کس کے سامنے کھلوے اور آنکھ پھاڑے مبہوت بنارہا اور اوہ اوہ! کہتا رہا۔ یہاں تک کہ اس کی بیوی نے ناراض ہو کر ہم کو اپنے گھر سے نکال دیا۔ پھر میں نے ایک دن ساتوں عابدوں کا حال معلوم کیا تو پتا چلا کہ تین تو ہوش میں آ گئے اور تین وفات پا گئے اور ساتوں جو بوڑھا تھا

.....ترجمہ کمز الایمان: یا اس کے لیے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے۔ (پ ۱۳۱ ابراہیم: ۱۴)

تین دن تک اس طرح مبہوت وحیران رہا کہ اسے فرض نمازوں کی بھی خبر نہیں ہوتی تھی۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶۱)

١٣ حضرت طاؤس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت ہی نامور شیخ الحدیث تھے، اور بادشاہ اور گورنرزوں کو نصیحت کرنے میں مطلق خوف نہیں رکھتے تھے بلکہ ان کے رو بروکلمہ حق علی الاعلان کہہ دیا کرتے تھے اور اس قدر بارعہ تھے کہ کوئی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جواب دینے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا اگر خوف خداوندی کا یہ عالم تھا کہ بستر پر لیٹتے تو سانپ کی طرح کروٹ بدلتے رہتے پھر بستر لپیٹ کر رکھ دیتے اور فرمایا کرتے کہ جہنم کے ذکر نے خدا عز وجل سے ڈرنے والوں کی نیندیں اڑا دی ہیں پھر تہجد پڑھ کر مسجد میں چلے جاتے اور نماز فجر ادا کر کے ایسے مصلی پر قبلہ رو بیٹھ رہا کرتے تھے۔ (۲) (اصباء العلوم ج ۲ ص ۱۶۳)

١٢) حضرت عمر بن عبد العزير رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

خلفیہ عادل حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی لوڈی نیند سے بیدار ہوئی اور کہا کہ اے امیر المؤمنین! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں نے ابھی ابھی ایک خواب دیکھا ہے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ بیان کرو تو لوڈی نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ جہنم بھڑک رہا ہے اور اس کی پشت پر پل صراط قائم کیا گیا ہے تو بنی امیہ کا خلیفہ عبد الملک

.....احياء علوم الدين، كتاب الخوف والرجاء، بيان أحوال الصحابة والتابعين والسلف
الصالحين في شدة الخوف، ج ٤، ص ٢٣٠

.....احياء علوم الدين، كتاب الخوف والرجاء، بيان أحوال الصحابة والتابعين والسلف
الصالحين في شدة الخوف، ج ٤، ص ٢٣١

لایا گیا وہ پل صراط پر چند قدم چلا اور جہنم میں گر گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چونک کر پوچھا کہ پھر کیا ہوا تو لوٹدی نے کہا کہ پھر ولید بن عبد الملک لایا گیا تو وہ بھی چند قدم پل کر جہنم میں گر گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چونک کر سوال کیا کہ پھر کیا ہوا؟ تو لوٹدی بولی کہ پھر خلیفہ سلیمان بن عبد الملک لایا گیا تو وہ بھی تھوڑی دور پل صراط پر چل کر جہنم میں اونڈھا ہو کر گر پڑا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ آگے کا حال جلد بیان کر تو لوٹدی نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پھر آپ لائے گئے۔ یہ سنتے ہی حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے تو لوٹدی کان میں کہنے لگی کہ اے امیر المؤمنین! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں نے دیکھا کہ آپ پل صراط سے پار ہو کرنجات پا گئے قسم کا کھا کر کہنے لگی کہ آپ سلامتی کے ساتھ پل صراط سے پار ہو گئے مگر حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ برابر پاؤں پٹخت پٹخت کر چیخ مارتے اور روتے چلاتے رہے بیہاں تک کہ صبح ہو گئی۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶۳)

﴿۱۵﴾ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ایک شخص نے حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کیا حال ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایک قوم کشتی پر سمندر میں سوار ہوئی اور جب کشتی پیچ سمندر میں پہنچی تو کشتی ٹوٹ گئی اور ہر آدمی ایک تختہ سے چھٹا ہوا بہنے لگا تو بتاؤ کہ اس قوم کا کیا حال ہوگا؟ تو اس نے کہا کہ یہ لوگ بے حد خوف ناک حال میں انتہائی مبہوت وحیران ہوں گے تو حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میرا حال اس قوم

.....احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتبعین والسلف

الصالحين في شدة الخوف، ج ۴، ص ۲۳۱

پیش کش: مجلس المدينة العلمية (دعوت اسلامی)

سے بھی زیادہ خوف ناک و حیران کن ہے۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶۲)

اللہ اکبر! یہ ہے علم و عمل کے پہاڑوں اور آسمان ولایت کے چمکتے تاروں کا حال کہ یہ مقدس بندگانِ خدا اپنے علم و عمل کی عظمت کے باوجود کس حالت میں رہتے تھے اور خوفِ خداوندی عزوجل کے جذبات سے مغلوب ہو کر کیا کیا اور کیسے کیسے دل ہلا دینے والے کلمات بولا کرتے تھے! ہم بے علم و بے عمل غافل انسانوں کے لیے ان مقدس بزرگوں کا حال بہت ہی عبرت الگزیز و نصیحت آموز ہے۔ وَاللَّهُ تَعَالَى هُوَ الْمُوْفَقُ
 یا اللہ! جب بھیں آنکھیں حسابِ جرم میں اُن تبسمِ ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو
 یا اللہ! جب حسابِ خندہ بے جا رہا ہے چشمِ گریاں شفیعِ مرتجی کا ساتھ ہو
 یا اللہ! رنگِ لائیں جب مری بے باکیاں اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو
 (حدائقِ بخشش)

﴿۶﴾ قبر آدمیوں سے کیا کہتی ہے؟

﴿۱﴾ رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب قبر میں مردہ رکھ دیا جاتا ہے تو قبر اس مردہ سے کہتی ہے کہاے ابن آدم! تو کس فریب میں پڑا رہا۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ میں فتنہ کا گھر ہوں، میں تاریکی کا گھر ہوں، میں تہائی کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں تو کس گھمنڈ میں تھا جب تو لوگوں کو دھکا دیتا ہوا میرے اوپر سے گزرتا تھا۔ تو اگر مردہ نیک و صالح ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اس کی طرف سے قبر کو جواب دیتا ہے کہاے قبر! یہ تو زمین پر لوگوں کو اچھی اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا اور بری بری

.....احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الصحابة والتبعین والسلف

الصالحين فی شدة الخوف، ج ۴، ص ۲۳۱

باتوں سے لوگوں کو منع کیا کرتا تھا۔ یہ سن کر قبر کہتی ہے کہ اگر ایسا ہی تھا تو اب میں اس کے پاس ہر یا لاؤں گی اور اس کا بدن نور ہو کر مجھ سے نکلے گا اور اس کی روح اللہ تعالیٰ کے دربارِ رحمت تک رسائی حاصل کرے گی۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۳۲ ص ۳۲۳)

﴿۲﴾ عبید بن عمر لیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میت سے بوقتِ دفن قبر کہتی ہے کہ میں تاریکی کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں بے کسی کا گھر ہوں اگر تو اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ کا فرمان بردار تھا تو آج میں تیرے لیے رحمت بن جاؤں گی اور اگر تو اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا تو میں تیرے لیے عذاب بن جاؤں گی، میں وہ جگہ ہوں کہ خدا عزوجل کے فرمان بردار بندے مجھ میں داخل ہونے کے بعد مسروہ ہو کر نکلتے ہیں اور خدا عزوجل کے نافرمان بندے مجھ میں داخل ہو کر نجیدہ غم زدہ ہو کر نکلتے ہیں۔^(۲) (احیاء العلوم ج ۳۲ ص ۳۲۴)

﴿۳﴾ محمد بن صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ جب قبر میں میت کو عذاب ہونے لگتا ہے تو دوسرے مردے اس سے کہتے ہیں کہ اے شخص! کیا تو نے ہم لوگوں کا حال دیکھ کر کچھ بھی عبرت نہیں حاصل کی۔ ہمارے تو اعمالِ ختم ہو چکے تھے لیکن تو زندہ تھا اور تمہکو کافی مہلت ملی لیکن تو نے اپنے اعمال کی کچھ بھی اصلاح نہیں کی۔ اے ظاہری دنیا پر فریب کھانے والے! تو نے ان لوگوں سے عبرت نہیں پکڑی جو تمہے پہلے ظاہری دنیا پر فریب کھا کر زمین کے اندر چلے گئے حالانکہ تو ہمیشہ دیکھا کرتا تھا کہ سب کے اقرباء و احباب

..... اتحاف السادة المتقين، کتاب ذکر الموت و ما بعده، الباب السابع، ج ۱، ص ۳۲۹
احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعده، الباب السابع فی حقیقتة الموت
الخ، ج ۵، ص ۲۵۲...

لوگوں کو اس منزل تک پہنچایا کرتے تھے۔⁽¹⁾ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۲۳)

﴿۲﴾ حضرت کعب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ مرد جب قبر میں وحشتوں کا منظر دیکھتا ہے تو بہت گھبرا تا ہے اس وقت اس کے اعمال صالحہ یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد اور صدقہ وغیرہ اس کی وحشت اور گھبراہٹ کو دور کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ قبر میں جب عذاب کے فرشتے میت کے پاؤں کی طرف سے آتے ہیں تو نماز آ کر کھڑی ہو جاتی ہے کہ ہٹوم کچھ نہیں کر سکتے، اس نے نمازوں میں بہت لمبا مبالغہ قیام کیا تھا۔ پھر عذاب کے فرشتے میت کے سر کی جانب سے آتے ہیں تو روزہ کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ ہٹو تھیں اس طرف سے کوئی راستہ نہیں ملے گا اس نے دنیا میں روزہ رکھ کر خدا عزوجل کے لیے بہت زیادہ پیاس برداشت کی تھی۔ پھر عذاب کے فرشتے میت کے دائیں باعیں سے آنا چاہتے ہیں تو حج و جہاد راستہ روک لیتے ہیں کہ اس نے خدا عزوجل کے لیے اپنے بدن کو بڑی تھکن میں ڈالا تھا۔ پھر عذاب کے فرشتے میت کے دونوں ہاتھوں کی طرف سے آنے لگتے ہیں تو صدقہ روک لیتا ہے کہ اس نے ہاتھوں سے صدقہ دیا تھا پھر عذاب کے فرشتے چلے جاتے ہیں اور رحمت کے فرشتے آجاتے ہیں اور اس کی قبر جہاں تک اس کی نظر جاتی ہے چوڑی کردی جاتی ہے اور اس کی قبر میں ایک قدیم جلا دی جاتی ہے جس سے قیامت تک قبر میں روشنی رہے گی۔⁽²⁾

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۲۳، ۲۲۴)

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعده ، الباب السابع فی حقیقتة الموت...الخ،

ج ۵، ص ۲۵۳

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعده ، الباب السابع فی حقیقتة الموت...الخ،

ج ۵، ص ۲۵۳

﴿۷﴾ قبر میں عذاب کس طرح ہوگا؟

عذاب قبر حق ہے، جو قرآن مجید اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔ لہذا اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ عذاب قبر کیونکر اور کس کس طرح ہوتا ہے اس بارے میں چند حدیثیں پڑھ لیجئے۔

حدیث : ۱

حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک خچر پر سوار ہو کر بنی نجاش کے باغ میں گزرے اور ہم لوگ ہمراہ تھے تو ناگہاں خچر اس طرح بدک گیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو گردینے کے قریب ہو گیا، اچانک وہاں چھیاپا چھ قبریں نظر آئیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پوچھا کہ ان قبر والوں کو کوئی جانتا ہے؟ تو ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جی ہاں مجھے معلوم ہے یہاں مشرکین کی قبریں ہیں جو شرک کی حالت میں مر گئے ہیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ان قبر والوں کی جماعت اپنی قبروں کے اندر عذاب میں مبتلا ہے اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ تم لوگ مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کر تم لوگوں کو وہ عذاب سنادے جو میں سن رہا ہوں۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہم لوگوں کی طرف اپنا چہرہ انور کر کے متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ سب لوگ جہنم کے عذاب سے پناہ مانگو، تو ہم لوگوں نے کہا کہ ہم جہنم سے خدا عزوجل کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ تم سب لوگ قبر کے عذاب سے پناہ مانگو تو سب نے کہا کہ ہم عذاب قبر سے خدا عزوجل کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ تم سب لوگ ظاہری و باطنی فتنوں سے پناہ مانگو تو سب نے کہا کہ ہم ظاہری اور باطنی فتنوں سے خدا عزوجل کی پناہ مانگتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ تم سب لوگ فتنہ مجال سے پناہ مانگو تو سب لوگوں نے کہا کہ ہم مجال کے فتنوں سے خدا عزوجل کی پناہ مانگتے ہیں۔^(۱) (مشکوٰۃ ج اص ۲۵، محوالہ مسلم)

حدیث : ۲

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے قبر میں دو فرشتے (منکرو نکیر) آتے ہیں اور میت کو بیدھا کر اس سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تو مومن کہہ دیتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر دوسرا سوال کرتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ تو مومن کہہ دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ پھر تیسرا سوال کرتے ہیں کہ یہ مرد کون ہیں جو تمہاری طرف بھیجے گئے؟ تو مومن کہہ دیتا ہے کہ یہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں۔ پھر آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے کہ میرا یہ بندہ سچا ہے لہذا اس کو جنتی بچھونے پر سلا و اور اس کو بہشتی لباس پہنانا و اور اس کی طرف جنت کا ایک دروازہ کھول دو تو اس دروازے سے قبر میں جنت کی ہوا اور خوبصورا نے لگتی ہے اور اس کی نظر کی درازی بھرا س کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے۔

اور کافر سے جب منکرو نکیر سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں تو کچھ جانتا ہی نہیں۔ پھر پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں تو کچھ نہیں جانتا۔ پھر فرشتے سوال کرتے ہیں کہ یہ مرد کون ہیں جو تمہارے اندر بھیجے گئے؟ تو وہ کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں تو کچھ بھی نہیں جانتا۔ تو آسمان سے ایک

.....صحیح مسلم، کتاب الجنۃ، باب عرض مقعد المیت، الحدیث: ۲۸۲۷، ص ۱۵۳۴۔

مشکاة المصایب، کتاب الایمان، باب اثبات عذاب القبر، الفصل الاول، الحدیث: ۱۲۹،

فرشتہ پکارتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے لہذا اس کے لیے جہنم کا بستر بچھا اور اس کو جہنمی لباس پہناو اور اس کی طرف جہنم کا ایک دروازہ کھول دو تو اس دروازے سے جہنم کی گرمی اور گرم ہوا اور بد بوقبر میں آتی رہتی ہے اور اس کی قبر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ میت کی داہنی پسلیاں باہمیں طرف اور بائیں پسلیاں داہنی طرف ہو جاتی ہیں اور اس کے اوپر ایک انداھا بہرا (فرشتہ عذاب) لو ہے کے ایک ایسے گرز کے ساتھ مسلط کر دیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس گرز سے پھاڑ کو مارے تو پھاڑ مٹی ہو کر بکھر جائے، اسی گرز سے وہ فرشتہ عذاب اس مردہ کو ایسی مار مارتا ہے کہ مشرق و مغرب کی ہر مخلوق سوائے انسانوں اور جنوں کے سب اس مار کو سنتے ہیں۔^(۱) (مشکوٰۃ ج اص ۲۵ وص ۲۶ بحوالہ داؤد)

حدیث : ۳

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عزوجل و ملی اللہ تعالیٰ علیہ والسلام نے فرمایا کہ کافر کی قبر میں ننانوے اڑد ہے مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو اس کو کامٹتے اور ڈستے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے اور وہ اتنے زہر لیے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک اڑدھا ایک مرتبہ زمین پر پھونک مار دے تو زمین کبھی سبزی نہ اگائے گی۔^(۲) (مشکوٰۃ ج اص ۲۲)

حدیث : ۴

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفن میں گئے جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والسلام نماز جنازہ پڑھا چکے اورسنن ابی داود، کتاب السنۃ، باب فی المسألة فی القبر، الحدیث: ۴۷۵۳، ج ۴، ص ۳۱۶۔ مشکاة المصایح، کتاب الایمان، باب اثبات عذاب القبر، الفصل الثانی، الحدیث: ۱۳۱، ج ۱، ص ۴۶۔سنن الدارمی، کتاب الرقائق، باب فی شدة عذاب النار، الحدیث: ۲۸۱۵، ج ۲، ص ۴۲۶۔ مشکاة المصایح، کتاب الایمان، باب اثبات عذاب القبر، الفصل الثانی، الحدیث: ۱۳۴، ج ۱، ص ۴۷۔

وہ قبر میں اتارے گئے اور مٹی برابر کردی گئی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تسبیح پڑھی اور ہم لوگ بھی دیری تک تسبیح پڑھتے رہے۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تکبیر پڑھی اور ہم بھی دیری تک تکبیر پڑھتے رہے تو کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! عز وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تسبیح و تکبیر کیوں پڑھی؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس بندہ صالح پر اس کی قبر نگ ہو گئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے کشادہ فرمادی۔^(۱) (مشکوٰۃ ج ۲۶ ص ۲۶)

حدیث : ۵

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی صاحبزادی بی بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دفن میں تشریف لے گئے اور وہ بکثرت بیار ہوا کرتی تھیں توجہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ان کی قبر میں اترے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا چہرہ انور زرد ہو گیا، پھر جب قبر سے باہر تشریف لائے تو خوشی سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا چہرہ انور چکنے لگا تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! عز وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایسا کیوں ہوا؟ تو فرمایا کہ قبر نے میری بیٹی کو ایک مرتبہ دبوچا تو مجھے دبو پنے اور عذاب قبر کا خطہ محسوس ہونے لگا۔ پھر ایک فرشتے نے آ کر مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر تخفیف فرمادی تو مجھے اس سے خوشی کے ساتھ طینان ہو گیا۔ قبر کا دبوچنا اس زور کا تھا کہ اس کی آواز مشرق و مغرب میں سنی گئی۔^(۲) (احیاء العلوم ج ۳۲ ص ۲۳۸)

.....المسند للإمام احمد بن حنبل،مسند جابر بن عبد الله،الحديث: ۱۴۸۷۹، ج ۵، ص ۱۴۲۔

مشکوٰۃ المصایح، کتاب الایمان، باب اثبات عذاب القبر، الفصل الثالث، الحديث: ۱۳۵، ج ۱، ص ۴۷

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ ، باب السابع، بیان سوال منکر

ونکیر... الخ، ج ۵، ص ۲۵۹

۸) اموات کو سلام و ثواب کس طرح پہنچتا ہے؟

اس پر اہل سنت و جماعت کے تمام اماموں کا اجماع واتفاق ہے کہ زندوں کا سلام و دعا و ایصالِ ثواب مددوں کو پہنچتا ہے اور ان کے لیے نفع بخش و فائدہ مند ہے، ہدایت شریف میں ہے کہ الاصل فی هذا الباب ان الانسان له ان يجعل ثواب عمله لغيره صلوة او صدقة او غيرها عند اهل السنة والجماعة۔^(۱) (ہدایت ح ۲۷۶ باب الحج عن ابی نمر تبادلہ کلییہ یہ ہے کہ انسان کے لیے جائز ہے کہ اپنے عمل کا ثواب اپنے غیر کو پہنچا دے خواہ نماز ہو یا روزہ یا صدقہ یا ان کے علاوہ کوئی بھی عمل ہو، یا اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے۔

اب اس سلسلے میں ہم چند بزرگوں کے اقوال یہاں نقل کرتے ہیں جن سے ہدایت کا نور طلوع ہوتا ہے امید ہے کہ ان سے ہر طالب حق کو روشنی ملے گی۔

۹) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ عز وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک میت کی نماز جنازہ پر یہ دعا فرمائی جس کو میں نے یاد کر لیا کہ اے اللہ! عز وجل اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرم اور اس کو عافیت دے اور اس کی مہمانی باعزت فرم اور اس کی قبر کو وسیع فرمادے اور اس کو پانی اور برف اور اولے سے دھو دے اور اس کو گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف رکھا ہے، اور اس کو اس کے گھر کے بدالے میں اس سے بہتر گھر عطا فرم اور اس کے اہل سے بہتر اہل اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عنایت فرم اور اس کو

جنت میں داخل فرما اور عذاب قبر و عذاب جہنم سے اس کو اپنی پناہ میں رکھ۔ اس دعائے نبوی کو سن کر حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ کو یہ تمنا ہو گئی کہ کاش اس میت کی جگہ میری میت ہوتی۔^(۱) (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۳۵)

﴿۲﴾ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والسلام کی قبر انور کے پاس آ کر اس طرح کھڑے ہوتے کہ میں سمجھتا تھا کہ نماز شروع کر دی ہے پھر وہ سلام عرض کرتے اور واپس لوٹ جاتے۔^(۲) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۷)

﴿۳﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی قبر پر گزرے اور سلام کرے تو دنیا میں اس سے جان پیچان رہی ہو یا نہ رہی ہو ہر حال میں قبر والا اس کے سلام کو سنتا ہے اور اس کے سلام کا جواب بھی دیتا ہے۔^(۳) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۷)

﴿۴﴾ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ ایک تابعی بزرگ ہیں اور علم حدیث و فتن قرأت کے ایک عظیم استاذ ہیں۔

.....صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب الدعا للموت فی الصلاة، الحديث: ۹۶۳، ج ۱، ص ۴۷۹۔

مشکاة المصایب، کتاب الجنائز، باب المشی بالجنائز، الحديث: ۱۶۵۵، ج ۱، ص ۳۶۱

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب السادس، بیان زیارة القبور

والدعا للموت وما يتعلّق به، ج ۵، ص ۲۴۳

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب السادس، بیان زیارة القبور

والدعا للموت وما يتعلّق به، ج ۵، ص ۲۴۴

یہ کہتے ہیں کہ میں نے سینکڑوں مرتبہ سے زیادہ دیکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہا روضۃ القدس پر حاضر ہوتے اور رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سلام کر کے گھر واپس جایا کرتے تھے۔^(۱)
 (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۴)

﴿۵﴾ حضرت بشر بن منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ بہت ہی عظیم المرتبت محدث ہیں اور عبادت و ریاضت اور زہد و تقویٰ میں بھی بہت اونچا مقام رکھتے ہیں۔ روزانہ پانچ سورکھت نوافل اور ہر تیسرا دن قرآن مجید ختم کرنا ان کا معمول تھا۔^(۲) میں ان کا وصال ہوا، ان کا بیان ہے کہ طاعون (پلیک) کے زمانے میں ایک آدمی روزانہ قبرستان جایا کرتا تھا اور جنازوں پر نماز پڑھ کر گھر آتا تھا۔ پھر شام کو قبرستان جا کر یہ دعائیں لگاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی وحشت کا مونس بنائے اور تمہاری غربت پر حرم فرمائے اور تمہاری نیکیوں کو قبول فرمائے۔ اس آدمی کا بیان ہے کہ میں ایک شام کو قبرستان نہیں گیا تو رات کو میں نے خواب دیکھا کہ ایک کثیر جماعت میرے پاس آئی اور جب میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ کس ضرورت سے آپ لوگ میرے پاس آئے ہیں تو ان لوگوں نے بتایا کہ روزانہ تمہاری دعائیں میں ہمارے پاس آیا کرتی تھیں لیکن ایک دن تمہاری دعاؤں کا ہدیہ ہم لوگوں کے پاس نہیں آیا اس کی کیا وجہ ہے؟ اس خواب کے بعد کبھی میں نے قبرستان جا کر دعائیں مانگنائیں چھوڑا۔^(۲) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۴)

..... احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ ، الباب السادس، بیان زیارة القبور
 والدعاء للميٰت وما يتعلّق به ، ج ۵، ص ۲۴۳

..... احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ ، الباب السادس، بیان زیارة القبور
 والدعاء للميٰت وما يتعلّق به ، ج ۵، ص ۲۴۴

۶) حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

علی بن موسیٰ حداد کا بیان ہے کہ میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ ایک جنازہ میں لگایا اور محمد بن قدامہ جو ہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ہمارے ہمراہ تھے۔ جب میت دفن ہو گئی تو ایک نایبنا قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنے لگا تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے کہا کہ اے فلاں! قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنا بدعت ہے۔ پھر جب ہم لوگ قبرستان سے باہر آئے تو محمد بن قدامہ جو ہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا کہ آپ مبشر بن سملعیل حلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ وہ قابل بھروسہ اور ثقہ محدث ہیں۔ تو محمد بن قدامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا کہ وہ حدیث میں آپ کے استاذ بھی ہیں؟ تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ جی ہاں تو محمد بن قدامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ مجھے مبشر بن سملعیل حلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خبر دی کہ عبدالرحمن بن علاء بن الجلان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وصیت کی تھی کہ دفن کے بعد میرے سر ہا نے سورہ بقرہ کی ابتدائی اور آخری آیتیں پڑھی جائیں اور انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عمر کو وصیت کرتے سنا ہے، یہ سن کر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علی بن موسیٰ حداد کو بھیجا کہ جا کر اس نایبنا سے کہہ دو کہ وہ قبر کے پاس قرآن مجید پڑھا کرے۔ (۱) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۱۸)

۷) حضرت محمد بن احمد مرزوqi رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب السادس، بیان زیارة القبور

والدعاء للهیت وما يتعلّق به، ج ۵، ص ۲۴۵

یہ فرماتے ہوئے سنائے کہ جب تم لوگ قبرستان جاؤ تو سورہ فاتحہ اور قل هو اللہ اور
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اس کا ثواب تمام قبرستان
والoul کو پہنچا دو تو اس کا ثواب تمام قبر والoul کو پہنچ جائے گا۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۸)

﴿٨﴾ حضرت ابو قلۃ به رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ بہت ہی جلیل الشان محدث کبیر ہیں اور بڑے مشہور عابد بھی ہیں۔ یہ فرماتے
ہیں کہ میں شام سے بصرہ جاتے ہوئے ”خندق“ میں اتر پڑا اور وضو کر کے میں نے دو
ركعت نماز پڑھی اور ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا۔ پھر میں جا گا تو صاحب قبر مجھ سے شکایت
کرنے لگا کہ تم نے آج کی رات مجھے تکلیف پہنچائی پھر وہ کہنے لگا کہ تم لوگ عمل کرتے
ہو اور ہم عمل نہیں کرتے۔ سن لو! تمہاری دور کعینیں تمام دنیا کی چیزوں سے بہتر ہیں۔
پھر یہ کہا کہ تم جا کر دنیا والoul سے ہمارا سلام کہہ دینا اور یہ بھی کہہ دینا کہ تمہاری دعائیں
پہنچاوں کے مثل عظیم بن کر ہم لوگوں کے پاس آیا کرتی ہیں۔^(۲) (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۸)

﴿۹﴾ حضرت محمد طوسی معلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ابو بکر شیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد طوسی معلم رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا تو انہوں نے فرمایا کہ ابو سعید صفار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہہ دینا
کہ ہمارا تمہارا تو معاہدہ تھا کہ ہم ایک دوسرے کو نہیں بھولیں گے تو ہم تو نہیں بدے مگر

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب السادس، بیان زیارت القبور

والدعاء للميته وما يتعلق به، ج ۵، ص ۲۴۵

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب السادس، بیان زیارت القبور

والدعاء للميته وما يتعلق به، ج ۵، ص ۲۴۵

تم بدل گئے۔ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے ابوسعید صفار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس خواب کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ کیا بتاؤں میں ہر جمعہ کو ان کی قبر کی زیارت کے لیے جایا کرتا تھا اور کچھ ایصال ثواب کیا کرتا تھا لیکن اس جمعہ کو میں نہیں جاسکا اسی کی ان کو مجھ سے شکایت ہو گئی ہے۔^(۱) (احیاء العلوم ج ۲۳ ص ۲۲۳)

﴿۱۰﴾ حضرت بشار بن غالب نجاشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت رابعہ بصریہ عدو یہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لیے بکثرت دعا کیں ماں گا کرتا تھا تو ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھ سے کہہ رہی ہیں کہ اے بشار بن غالب! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تمہاری دعا کیں ہدیہ کی شکل میں نور کی تھالیوں میں ریشمی رومال سے چھپا کر ہمارے پاس آیا کرتی ہیں۔ تو میں نے کہا کہ وہ کیسے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یاد رکھو زندوں کی دعا کیں اموات کے لیے مقبول ہو کر نور کے طبق میں رکھ کر ریشمی پٹرے کے سر پوش سے چھپا کر مردوں کے پاس لاٹی جاتی ہیں اور لانے والا فرشتہ کہتا ہے کہ یہ فلاں شخص کا ہدیہ ہے جو اس نے تمہارے پاس بھیجا ہے اور رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وال وسلم کا ارشاد ہے کہ قبر میں میت کی مثال یہ ہے کہ جیسے ڈوبنے والا فریاد کرنے والا آدمی۔ ہر وقت قبر میں مردوں کو انتظار رہتا ہے کہ اس کے باپ یا بیٹوں یا بھائیوں یا دوستوں کی طرف سے دعاؤں اور ایصال ثواب (فاتح) کا کوئی ہدیہ اس کے پاس آئے گا اور جب ہدیہ آ جاتا ہے تو اس کو دنیا بھر کی نعمت پا جانے سے بڑھ کر خوش حاصل ہوتی ہے۔^(۲) (احیاء العلوم ج ۲۳ ص ۲۷۴)

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ،

ج ۵، ص ۲۶۷

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب السادس، بیان زیارة القبور

والدعاء للهیت و ما یتعلق بہ، ج ۵، ص ۲۴۴

ضروری سبق

کاش! مسلمانوں کو ان حقائق سے کچھ سبق ملتا اور انہیں عبرت حاصل ہو کر
ہدایت کی روشنی اور توفیق نصیب ہوتی جو اپنے ماں باپ اور بھائیوں بہنوں اور بیٹوں
وغیرہ اعزہ و اقرباء کو قبروں میں دفن کرنے کے بعد پھر ان کا کچھ بھی خیال نہیں رکھتے۔
نہ ان کی قبروں کی زیارت کے لیے کبھی قبرستان میں قدم رکھتے ہیں۔ نہ کبھی دعائے
مغفرت کرتے ہیں نہ صدقہ و خیرات اور نیاز و فاتحہ کے ذریعے کبھی ایصال ثواب
کرتے ہیں نہ ان کے لیے کبھی قرآن خوانی کرائیں نہ محتاجوں کو کھانا کھلا کر اور کپڑا پہنا
کر ان کی روحوں کو ثواب پہنچائیں۔ نہ چہلم نہ ششمہ ای نہ برسی پر انہیں یاد رکھ کر ان کی
فاتحہ دلائیں بلکہ اب تو وہابیوں نے یہ غصب ڈھایا کہ زیارت قبور اور نیاز و فاتحہ کو قبر
پرستی اور بدعت قرار دے کر مسلمانوں کا اپنے مردہ عزیزوں سے بالکل ہی رشتہ و تعلق
کاٹ دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ اپنے ماں باپ اور بزرگوں کو اس طرح بھول گئے
کہ کبھی بھولے سے بھی ان کو یاد نہیں کرتے۔ احسان فراموشی اور مطلب پرستی کی اس
سے زیادہ گھناؤنی مثال اور کیا ہوگی کہ ماں باپ اور بھائیوں بہنوں کے وارث بن کر
ان کی جائیدادوں پر تو قابل ضر ہو کر مزے اڑا رہے ہیں مگر ان بزرگوں اور عزیزوں کو
کبھی یاد کر کے ان کی روحوں کو کسی قسم کا ثواب نہیں پہنچاتے۔ کبھی یہ نہیں سوچتے کہ
ہمارے باپ داداؤں نے کتنی محنت و مشقت اٹھا کر ان مکانوں اور جائیدادوں کو بنایا
ہو گا جو ہمیں مفت میں دے کر دنیا سے چلے گئے تو ہم ان کا شکریہ اس طرح ادا کرتے
رہیں کہ ان کی قبروں پر حاضر ہو کر کبھی کبھی فاتحہ پڑھتے اور دعائے مغفرت کرتے رہیں۔

قرآن مجید میں خداوند قدوس کا فرمان ہے کہ
 هَلْ جَزَ آءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا
 لِيْعَنِ الْأَحْسَانُ ۝⁽¹⁾

ماں باپ اور بزرگوں کا احسان تو یہ ہوا کہ انہوں نے ہم کو پالا پھروہ ہم کو
 مکان و جائیدادے کئے تو ہمیں بھی لازم ہے کہ ان کے احسانوں کا بدلہ دیں کہ ان کو
 بھلائی کے ساتھ یاد رکھیں اور ان کے لیے دعا و استغفار کرتے رہیں اور فاتحہ کے
 ذریعے ان کو ایصال ثواب اور ان کی روحوں کو ثواب پہنچاتے رہیں۔ بہر حال ہر
 مسلمان کا یہ لازمی کارنامہ ہونا ہی چاہیے کہ وہ اپنے ماں، باپ، دادی، دادا اور اپنے
 عزیزوں اور رشتہ داروں کو ہمیشہ یاد رکھیں اور کبھی بھی ان کی قبروں کی زیارت اور ان
 کی فاتحہ و ایصال ثواب اور دعائے مغفرت و استغفار سے ہر گز ہرگز غافل نہ رہیں۔

ع مانو نہ مانو آپ کو یہ اختیار ہے

ہم نیک و بد جناب کو سمجھائے جائیں گے

و ما علینا الا البلاغ و ما توفیقی الا بالله وهو حسبی ونعم الوکيل

﴿٩﴾ حساب خداوندی کا کیا منظر ہو گا؟

خداوند قہار و جبار کے دربار میں بندوں کے حساب و کتاب کا منظر بہت ہی
 مہیب اور بے حد خوفناک ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے جو بہت بیت ناک اور انہتائی
 خوفناک ہوں گے وہ اپنی کرخت آواز سے ڈانٹ کر بھڑکتے اور ہانکتے ہوئے لوگوں کو
 دربار خداوندی میں حاضر کریں گے اور خداوند قدوس ایسے غضب و جلال میں ہو گا کہ

.....ترجمہ کنز الایمان: نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی۔ (ب۔ ۲۷، الرحمن: ۶۰)

الامان والحفظ! سب سے پہلے انبیاء کرام علی نبینا و علیہم الصلاۃ والسلام کی مقدس جماعت حساب
نہیں کے لیے پیش ہوگی اور اللہ عزوجل ان مقدس نفوس سے سوال فرمائے گا جب تم
لوگوں نے میرے احکام اپنی اپنی قوموں کو پہنچائے تو تمہاری قوموں نے تم کو کیا جواب
دیا؟ تو اس سوال کی عظمت و بیت سے انبیاء کرام علی نبینا و علیہم الصلاۃ والسلام کی عقلیں
بہوٹ ہو جائیں گی اور ان کا علم اس قدر فراموش ہو جائے گا کہ وہ کہیں کے کہ ہمیں کچھ
معلوم نہیں، بے شک تمام غبیوں کا جانے والا تو ہی ہے چنانچہ ارشاد قرآنی ہے کہ
يَوْمَ يَجْمِعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا (یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ تمام رسولوں کو جمع کر کے
فرمائے گا کہ تمہاری قوموں نے تمہیں کیا جواب
دیا تھا؟ تو سب کہیں گے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں
أَجِبُّتُمْ طَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا طَإِنَّكَ
أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝ (۱)
(پ، المائدۃ آیت ۱۰۹)

حقیقت میں رسولوں کو سب کچھ معلوم تھا مگر اس وقت شدت ہیبت اور جلال
خداوندی کی دہشت سے ان کی عقلیں خوفزدہ ہو کر **مبہوت** ہو چکی ہوں گی اور ان کا سارا
علم فراموش ہو چکا ہوگا۔ اس لیے ان کا یہ کہنا بالکل درست ہو گا کہ ہمیں کچھ معلوم ہی
نہیں (۲) جس وقت وہ قہار و جبار حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلاۃ والسلام سے یہ تهدید آمیز سوال

.....ترجمہ نکرزاں ایمان: جس دن اللہ جمع فرمائے گا رسولوں کو پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا عرض کریں
گے ہمیں کچھ علم نہیں بے شک تو ہی ہے سب غبیوں کا خوب جانے والا۔ (پ، ۷، المائدۃ آیت ۱۰۹)
.....صدر الالفاظ مولانا سید محمد نجم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیت مبارکہ کے جزو **قالُوا**
لَا عِلْمَ لَنَا... الخ کے تحت فرماتے ہیں: انبیاء کا یہ جواب ان کے کمال ادب کی شان ظاہر کرتا ہے کہ وہ علم
اہمی کے حضور اپنے علم کو اصلاح اظہر میں نہ لائیں گے اور قابل ذکر قرار نہ دیں گے اور معاملہ اللہ تعالیٰ کے علم و
عدل پر تفویض فرمادیگے۔ (حضرائں العرفان)

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعمی علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ جواب اول قیامت میں ادب

فرمائے گا

ءَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي
كَيَا تَمْ نَلَوْكُو سَيِّدًا تَحْكَمْ تَمْ لَوْكَ مجْهُوكُ
وَأُمَّى إِلَهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ^(۱) اور میری والدہ کو اللہ کے سوا دو خدا بنا لو۔

تو اس سوال کی ہبیت و جلالت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اعلیٰ صلوات و السلام کئی برس تک مبہوت (حیران) ہو کر خاموش رہیں گے پھر جب انہیں قدرے سکون قلب نصیب ہو گا تو عرض کریں گے کہ

دربار کے لئے ہو گیا ان کفار سے بیزاری اور شفاقت کے انکار کے لئے۔ پھر دوسرے وقت یہی نبی اپنی قوم کی شکایت فرمائیں گے۔ رب فرماتا ہے: وَقَالَ الرَّسُولُ يَرَبِّ إِنَّ قَوْمِي أَتَخْلُلُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (ب۔ ۹، الفرقان: ۳۰) ترجمہ کنز الایمان: اور رسول نے عرض کی کامے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل ٹھہرالیا۔ لہذا اس آیت سے انبیاء کی بے علمی ثابت نہیں ہوتی نہ ان کا کذب لازم آتا ہے نیز آیات میں کسی قسم کا تعارض بھی نہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ انبیا کرام اپنی قوم کی تکالیف اور ان کی تندیب کو بھول جاویں۔ قیامت میں تو ہر شخص کو دنیا کے کام یاد آ جائیں گے۔ رب فرماتا ہے: يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعَى (ب۔ ۳۰، النَّزَعَة: ۳۵) ترجمہ کنز الایمان: اس دن آدمی یاد کرے گا جو کوشش کی تھی۔ (نور العرفان) تفسیر نعیمی میں آپ ﷺ علیہ السلام اپنے فرماتے ہیں: نہ یہ مقصد ہے کہ وہ حضرات اس دن کی گھبراہٹ سے سب کچھ بھول گئے اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو اس گھبراہٹ سے محفوظ رکھے گا، فرماتا ہے لا يَحْزُنُهُمُ الْفَرَغُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّهُمُ الْمَلِكَةُ (ب۔ ۱۷، الانبیاء: ۱۰۳) ترجمہ کنز الایمان: انہیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ اور فرشتے ان کی پیشوائی کو آ جائیں گے۔ اور فرماتا ہے: الَّا إِنَّ
أُولَيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزُنُونَ (ب۔ ۱۱، یونس: ۶۲) ترجمہ کنز الایمان: سن او بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ (تفسیر نعیمی ج ۷، ص ۱۳۵) واللہ تعالیٰ اعلم۔
..... ترجمہ کنز الایمان: کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنا لو اللہ کے سوا۔

(ب۔ ۷، المائدۃ: ۱۱۶)

سُبْحَنَكَ مَا يَكُونُ لِيْ أَنْ أَفْوَلَ

مَالِيْسَ لِيْ بِحَقِّ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ

فَقَدْ عَلِمْتَهُ طَتَّعْلُمُ مَا فِي نَفْسِي

وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ طَإِنْكَ

أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ (۱)

(پ، المائدۃ آیت ۱۱۶)

(اے اللہ) تو پاک ہے میرے لیے یہ جائز

نہیں کہ میں وہ بات کہوں جس کا مجھے کوئی

حق نہیں اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو ضرور

تجھے معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی میں

ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے

بے شک تو ہی ہے سب غیبوں کا جانے والا

انبیاء اور رسولوں علیہم الصلاۃ والسلام کے بعد پھر فرشتوں سے حساب لیا جائے
گا۔ اس شدت حساب و سوال اور خدا عزوجل کے غصب و جلال کو دیکھ کر تمام امتیں
خوفزدہ ہو کر لرزائی و ترسائی ہو جائیں گی۔

پھر اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم فرمائے گا کہ جہنم کو حاضر کریں تو
بہت سے فرشتے اس کی لگاموں کو پکڑے ہوئے جہنم کو لاٹیں گے اور جہنم چیختی چکھاڑتی
اور شور مچاتی ہوئی آئے گی اور تمام خلائق اس کی چیخ و چنگاڑ کو سن کر اس طرح سہم جائیں
گی کہ خوف وہ راس سے بے خود ہو کر سب لوگ گھٹنوں کے بل زمین پر گر پڑیں گے۔ پھر
اللہ تعالیٰ کفار و مجرمین سے علی روؤس الاشہاد (علی الاعلان) سوال فرمائے گا اور لوگوں کے
اعضاء ان کے کرتوقول کو بیان کریں گے اور بھرے مجمع میں خوب رسائیاں ہوں گی۔

مومنین میں سے کچھ لوگوں کے نامہ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دیئے
جائیں گے تو خدا عزوجل کے نصل کی بنابر ان لوگوں سے بہت آسان حساب لیا جائے گا

.....ترجمہ کنز الابیان: پاکی ہے تجھے مجھے روانہ نہیں کہ وہ بات کہوں جو مجھے نہیں پہنچتی اگر میں نے

ایسا کہا ہو تو ضرور تجھے معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے

بے شک تو ہی ہے سب غیبوں کا خوب جانے والا (پ، المائدۃ آیت ۱۱۶)

اور کچھ لوگوں کو ان کے نامہ اعمال پیچھے کے پیچھے سے ان کے باسیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے تو ان لوگوں سے خدا عزوجل کے عدل کی بنا پر برداشت حساب لیا جائے گا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ

فَإِمَّا مَنْ أُوتَىٰ كِتَابَهُ يَمِينِهِ فَسَوْفَ
تُوَهِ جِبَارٌ مِّنْهُ ۝
يُحَاسِبُ حِسَابًا يَسِيرًا ۝ وَيُنَقِّلُ
إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝ وَإِمَّا مَنْ أُوتَىٰ
كِتَابَهُ وَرَأَءَ ظَهْرِهِ ۝ فَسَوْفَ يَدْعُوا
شُورًا ۝ وَيَصُلُّ سَعِيرًا ۝
(۱) ۝
پیچھے کے پیچھے دیا جائے گا وہ عنقریب موت
خرم ہو کر پلٹے گا اور وہ جس کا نامہ اعمال اس کی
دیا جائے گا اس سے عنقریب آسان حساب لیا
جائے گا اور وہ اپنے گھروالوں کی طرف خوش و

(پ ۳۰ سورۃ الانشقاق)

الغرض! خداوند قہار وجبار عزوجل کے دربار میں حساب اعمال کا مرحلہ نہایت ہی دلسوز، بے حد خطرناک انتہائی روح فرسا و جان سوز ہے، ارحم الراحمین اپنا فضل و کرم فرمائے اور تمام مومنین اہل سنت و جماعت کو اس پر خطر منزل سے سلامتی و عافیت کے ساتھ گزر کر منزل مقصود پر پہنچائے اور جہنم سے نجات عطا فرمائے جنت کی دائی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔

آمین بحرمة النبي الامین عليه الصلوة والسلام ابد الآبدین

بر حمتک يا رحم الرحيمين.

.....ترجمہ کنز الایمان: تو وہ جو پانامہ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے اس سے عنقریب کل حساب لیا جائے گا اور اپنے گھروالوں کی طرف شاد شاد پلٹے گا اور وہ جس کا نامہ اعمال اس کی پیچھے کے پیچھے دیا جائے وہ عنقریب موت مانگئے گا اور بھر کتی آگ میں جائے گا۔ (پ ۳۰، الانشقاق: ۲۷-۲۸)

﴿۱۰﴾ جہنم و جنت میں داخلہ کیونکر ہوگا؟

جہنم کے قیدی

جہنم پونکہ غضب خداوندی عزوجل اور اس کے عذاب و عتاب کا مظہر ہے اس لیے اس کے دروازے غصب الہی کے شان بیں جہنمیوں کو عذاب کے فرشتے گروہ در گروہ نہایت ذلت و حقارت کے ساتھ اپنی ڈانٹ ڈپٹ اور کرخت آوازوں سے جانوروں کی طرح ہائکتے ہوئے جہنم کے پھانکوں کی طرف چلاتے ہوں گے اور جہنمی گروہ منہ لٹکائے نہایت ہی غمگین و حزین صورت بنائے جب کہ ان کے چہرے سیاہ اور خوف وہراس اور مایوسی و نامرادی کی وجہ سے ان پر دھوکیں اڑ رہے ہوں گے۔ شرم و ندامت سے سر جھکائے آنکھیں نیچے کیے ہوئے جہنم میں داخل کرنے کے لیے لائے جائیں گے اور جیسے ہی جہنم کے بڑے بڑے دروازوں پر پہنچیں گے تو پہلے فرشتوں کی لعنت و ملامت اور ان کی دھنکارو پھنکار سنیں گے۔ پھر عذاب جہنم کے فرشتے اپنی نہایت ہی سخت و کرخت آوازوں میں ڈانٹ کران سے پوچھیں گے کہ کیا دنیا میں خدا عزوجل کے رسول علیہم السلام تمہارے پاس تھیں خدا عزوجل کی آیتیں سنانے اور اس بردے دن سے ڈرانے کے لیے نہیں آئے تھے؟ تو سب جہنمی اپنی سمجھی اور بھرائی ہوئی آوازوں سے اپنے جرم کا اقرار کریں گے، اور کہیں گے کہ کیوں نہیں اللہ عزوجل کے رسول علیہم السلام یقیناً ہمارے پاس آئے تھے اور انہوں نے طرح طرح سے ہم لوگوں کو سمجھایا اور اس دن کے عذاب سے ہمیں ڈرایا تھا مگر ہماری شامت تھی کہ ہم نے ان کی صداقت اور حقانیت بھری تقریروں کو جھੋٹا لایا جس کا انجام ہم نے آج اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ ہم پر عذاب کی بات پوری ہو کر رہی۔ پھر عذاب کے فرشتے یہ

کہہ کر انہیں ذلت کے ساتھ جہنم میں پھینک دیں گے کہ جاؤ اب جہنم میں چلے جاؤ جہاں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تمہیں عذابوں میں گرفتار ہو کر رہنا ہے اور یہ جہنم متکبروں کا اتنا برا اور اس قدر بدترین ٹھکانا ہے کہ اس سے زیادہ برا اور اس سے بڑھ کر بدترین ٹھکانا کوئی سوچا ہی نہیں جاسکتا، چنانچہ قرآن مجید نے اپنے مجازانہ انداز بیان میں اس ہولناک منظر کی تصویر کشی کرتے ہوئے فرمایا کہ

وَسِيقَ الْذِينَ كَفُرُوا إِلِي جَهَنَّمَ
وَرَمَّا طَحْتَى إِذَا جَاءَ وَهَا فُسْحَتْ
أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَرَّنُهَا اللَّمْ
يَا تُكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ
إِلَيْتِ رَبِّكُمْ وَيُنَزِّلُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمَكُمْ
هَذَا طَالُوا أَبْلِي وَلِكِنْ حَقُّتْ كَلِمَةُ
الْعَذَابِ عَلَى الْكُفَّارِينَ ۝
اَدْخُلُوا آبَوَابَ جَهَنَّمَ خَلِدِينَ
فِيهَا فِيْسَ مَثُوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝
(۱) (پ ۲۲، ا Zimmerman آیت ۲۷-۲۸)

.....ترجمہ کنز الایمان: اور کافر جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے گروہ گروہ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اس کے دروازے کھولے جائیں گے اور اس کے درونماں سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کے ملنے سے ڈراتے تھے کہیں گے کیوں نہیں مگر عذاب کا قول کافروں پر بحق ہوا فرمایا جائے گا چلے جاؤ جہنم کے دروازوں میں ہمیشہ رہنے گے کیا ہی براٹھکانا ہے وہ متکبروں کا۔

اس میں ہمیشہ رہنے تو کیا ہی براٹھکانا متکبروں کا۔ (پ ۲۴، ا Zimmerman: ۷۱-۷۲)

جنت کے مہمان

جتنی اپنی اپنی سواریوں پر نہایت ہی احترام سے لائے جائیں گے وہ گروہ درگروہ جنت کی طرف تعظیم و تکریم کے ساتھ بلاۓ جائیں گے اور جب اس مقدس گروہ کی رسائی جنت کے شاندار دروازوں کے پاس ہوگی تو ایک دم تمام دروازے کھل جائیں گے اور استقبال کرنے والے ملائکہ کی مقدس جماعت ہر طرف سے سلام واکرام اور خوش آمدید کا نعرہ بلند کرے گی۔ جتنی نہایت ہی ہشاش بشاش اور خوش و خرم ہو کر جنت میں داخل ہوں گے اور یہ کہتے ہوں گے کہ الحمد للہ! کہ خداوند تعالیٰ نے اپنا وعدہ ہمیں سچ کر دھایا اور ہمیں اس زمین جنت کا وارث بنادیا کہ تم جہاں چاہیں رہیں تو وہ وہ! عمل صالح کرنے والوں کا ثواب کیا ہی خوب ہے اور عرش کے گرد حلقة باندھے ہوئے جذبہ سر و رو جوش مسرت کے ساتھ ملائکہ مقریبین حمد و شیعہ الہی کا نعرہ لگاتے ہوں گے۔ چنانچہ قرآن مجید اپنے قدسی انداز بیان میں اس کی منظر کشی کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ

اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے انکی سواریاں گروہ
گروہ جنت کی طرف چلانی جائیں گی یہاں تک کہ
جب وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے
ہوئے ہو گئے اور اسکے دروغ ان سے کہیں گے کہ
سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے
کے لیے اور جنتی کہیں گے کہ سب خوبیاں اللہ کے
لیے ہیں جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں
زمین کا وارث کیا کہ تم جنت میں رہیں جہاں چاہیں
تو کیا ہی بہترین بدله ہے نیک عمل کر کیوں والوں کا اور تم

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقُوا رَبَّهُم إِلَى الْجَنَّةِ
زُمَراً طَحَّتِي إِذَا جَاءَ وَهَا وَفَتحَتِ
أَبْوَابَهَا وَقَالَ لَهُمْ خَرَّنَتِهَا سَلَامٌ
عَلَيْكُمْ طِبُّنْ فَادْخُلُوهَا خَلِدِينَ ۝
وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا
وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ
الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُجَ فَبِعْمَ أَجْرُ

الْعَمِلِينَ ۵ وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَاقِينَ

مِنْ حَوْلِ الْعَوْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقَبِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۵

(پ، الزمر آیت ۷۵)

ہیں جو سارے جہاںوں کا پائے والا ہے

فرشتوں کو دیکھو گے عرش کے آس پاس حلقہ باندھے
اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اسکی پاکی بول رہے
ہونگے اور لوگوں میں سچا فیصلہ کر دیا جائیگا اور (ہر طرف)
سے یہی کہا جائے گا کہ سب خوبیاں اللہ کے لیے

بہر حال دخول جہنم اور جنت میں داخلہ کا منظر بہت ہی عبرت خیز و نصیحت آموز

ہے، ہر مسلمان پر لازم ہے کہ جہنم میں لے جانے والے عقائد و اعمال سے توبہ کرے اور
کبھی بھی ان اعمال کا مرٹکب نہ ہو اور جنت میں لے جانے والے عقائد و اعمال پر مستقیم
روہ کران عقائد و اعمال کا زندگی بھر پابند رہے۔ کون کون سے اعمال جہنم میں لے جانے
والے ہیں؟ اور کون کون سے اعمال صالح جنت میں لے جانے والے ہیں؟ اس سلسلے
میں ہماری دو کتابیں جہنم کے خطرات اور بہشت کی کنجیاں پڑھ لینی ضروری ہیں۔

وَاللَّهُ تَعَالَى هُوَ الْمُوْفَقُ وَصَلَى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٌ وَآلُهُ
وَصَاحِبِهِ الْجَمِيعِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

.....ترجمہ کنز الایمان: اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کی سواریاں گروہ گروہ جنت کی طرف چلانی
جائیں گی یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوں گے اور اس کے داروں میں
کہیں گے سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے اور وہ کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے
اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا ادارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب
کامیوں (ایجھے کام کرنے والوں) کا اور تم فرشتوں کو دیکھو گے عرش کے آس پاس حلقہ کئے اپنے رب کی تعریف
کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرمادیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ سب خوبیاں اللہ کو جو
سارے جہاں کا رب۔ (پ، ۲۴، الزمر: ۷۳-۷۵)

ضروری ہدایات برائے مریدین و متعلقین

﴿۱﴾ مذہب اہل سنت و جماعت پر نہایت مضبوطی کے ساتھ قائم و ثابت قدم رہیں جس پر علمائے حرمین شریف اور ہندوستان میں حضرت مولانا شاہ عبدالحق محمد دہلوی و حضرت مولانا بحر العالم لکھنؤی و حضرت مولانا فضل حق خیر آبادی و حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی وغیرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم رہے ہیں۔ اہل سنت و جماعت کے جتنے مخالف مثلاً وہابی، نجدی، دیوبندی، راضی، نجپری، غیر مقلد، قادیانی وغیرہم ہیں سب سے جدار ہیں اور سب کو اپنادشمن و مخالف جانیں۔ ان کا وعظ نہ سین، ان کی صحبت میں نہ بیٹھیں، ان کی کتابوں کونہ پڑھیں کہ شیطان کو معاذ اللہ دل میں وسوسہ ڈالتے کچھ درینہیں لگتی۔ آدمی کو جہاں اپنی جان و مال یا آبرو کا اندیشہ ہو وہاں ہرگز نہ جائے، دین و ایمان سب سے زیادہ عزیز چیز ہے لہذا اس کی محافظت میں حد سے زیادہ کوشش فرض ہے۔ مال اور دنیا کی عزت دنیا کی زندگی ہی تک ہیں۔ دین و ایمان سے آخرت کی دائیٰ زندگی میں کام پڑنا ہے لہذا ان کی فکر سب سے لازم و ضروری ہے۔

﴿۲﴾ نماز پنج گانہ کی پابندی نہایت ضروری ہے مردوں کو مسجد و جماعت کی حاضری بھی لازم ہے بے نمازی اور بلا اذر جماعت چھوڑنے والے فاسق و گنگار ہیں۔ بے نمازی وہی نہیں جو کبھی نمازنہ پڑھے بلکہ جو ایک وقت کی نماز بھی قصداً چھوڑ دے بے نماز ہے۔ کسی کی نوکری ملازمت یا تجارت وغیرہ کسی حاجت کے سبب نماز قضا کر دینی سخت ناشکری اور بہت بڑی نادانی ہے، کوئی آقا یہاں تک کہ کافر کا بھی اگر نوکر ہو تو اپنے ملازم کو نماز سے نہیں روک سکتا اور اگر کوئی آقا ملازم کو نماز سے منع کرے تو ایسی

نوکری ہی قطعی حرام ہے، یاد رکھو کہ نماز چھوڑ کر کوئی رزق کا ذریعہ برکت نہیں لاسکتا۔ رزق تو اسی کے قبضہ میں ہے جس نے نماز فرض کی ہے اور وہ نماز چھوڑنے پر سخت غصب فرماتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

(۳) جتنی نمازیں قضاۓ ہوئی ہیں، باغ ہونے کے وقت سے سب کا ایسا حساب لگائیں کہ تجھیں میں کوئی نماز نہ رہ جائے، زیادہ ہو جائیں تو حرج نہیں اور وہ سب بقدر طاقت رفتہ رفتہ بہت جلد ادا کریں کاہلی نہ کریں کہ موت کا وقت معلوم نہیں اور جب تک فرض ذمہ پر باقی ہوتا ہے کوئی نفل قول نہیں ہوتا۔ جب چند نمازیں قضا ہوں مثلاً سو بار کی فجر قضا ہے تو ہر بار یوں نیت کریں کہ سب میں پہلی وہ فجر جو مجھ سے قضا ہوئی، یعنی جب ایک ادا ہوئی تو باقیوں میں سب سے پہلی ہے میں وہ پڑھ رہا ہوں اسی طرح ظہر و عصر وغیرہ ہر نماز میں نیت کریں، فقط فرض ووتر یعنی ہر دن کی ۲۰ رکعتیں قضا میں پڑھی جائیں گی۔ سنتوں اور نفلوں کی قضا ضروری نہیں۔

(۴) جتنے روزے بھی قضا ہوئے ہوں دوسرا رمضان آنے سے پہلے ادا کر لیے جائیں، کیونکہ جب تک پچھلے رمضان کے روزوں کی قضانہ کر لی جائے اگلے روزے قبول نہیں ہوتے۔

(۵) جو صاحبِ مال ہیں وہ زکوٰۃ بھی دیں، جتنے برسوں کی نہ دی ہو فوراً حساب لگا کر ادا کریں، ہر سال کی زکوٰۃ سال تمام ہونے سے پہلے دے دیا کریں سال تمام ہونے کے بعد دیریکا ناگناہ ہے لہذا شروع سال سے رفتہ رفتہ دیتے رہیں۔ سال تمام ہونے پر حساب کریں، اگر ادا ہو چکی تو بہتر ورنہ جتنی باقی ہو فوراً دے دیں اور اگر کچھ زیادہ نکل گیا ہے تو آئندہ سال میں مجرما کر لیں۔

(۶) صاحب استطاعت پر حج بھی فرض ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی فرضیت بیان کر کے فرمایا کہ

وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ عَنِيْ^{عَنِيْ}
يعنی جو کفر کرے تو اللہ سارے جہان سے
الْعَلَمِيْنَ^(۱)
بے پرواہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حج چھوڑ دینے والے کو فرمایا ہے کہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصاریٰ ہو کر۔ والیاذ باللہ تعالیٰ

(۷) کذب، نخش، چغلی، غیبت، زنا، لواط، ظلم، خیانت، بدکاری اور تکبر وغیرہ ہر گناہ اور ہر بری خصلت سے بچیں جو ان باتوں کا عامل رہے گا۔ اللہ رسول کے وعدے سے اس کے لیے جنت ہے۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم

دل باغ باغ ہو جاتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا رسول اللہ عز وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل باغ باغ ہو جاتا ہے اور آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں، (آقا) مجھے ہر چیز کی معلومات عطا فرمادیجھے! ارشاد ہوا ”ہر شے پانی سے نبی ہے۔“ میں نے عرض کی اس چیز پر مطلع فرمادیجھے جسے اپنا کریں جنت کو پاسکوں، فرمایا ”کھانا کھلاؤ اور سلام کو پھیلاؤ اور صلنہ رحمی کرو اور ررات میں (نفلی) نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوں، تم سلامتی سے داخل جنت ہو جاوے گے۔“

(مسند امام احمد، الحدیث ۷۹۱۹، ج ۳، ص ۱۷۴)

.....ترجمہ کنز الایمان: اور جو مکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔ (ب، ۴، آل عمران: ۹۷)

مأخذ و مراجع

نام کتاب	مصنف / مؤلف	طبعہ
التفسیر الكبير	امام فخر الدین الرازی ۲۰۲ھ	دار احیاء التراث العربي بیروت
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری ۲۵۶ھ	دار الكتب العلمیة بیروت
صحیح مسلم	امام ابو الحسن مسلم بن حجاج ۲۲۱ھ	دار ابن حزم بیروت
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت
سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربي بیروت
سنن الدارمی	امام عبدالله بن عبدالرحمن الدارمی ۲۵۵ھ	باب المدینہ کراچی
مشکاة المصابیح	شیخ ابو عبدالله محمد بن عبدالله ۷۳۱ھ	دار الكتب العلمیة بیروت
شرح صحیح مسلم	ابو ذکریا یحییٰ بن شرف نواوی ۲۷۴ھ	افغانستان
الهداۃ	ابوالحسن علی بن ابی بکر المرغینانی ۵۹۳ھ	دار احیاء التراث العربي بیروت
احیاء علوم الدین	ابو حامد محمد بن محمد الغزالی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت
اتحاف السادة المتنقین	سید محمد بن محمد الحسینی الزیبی ۱۲۰۵ھ	دار الكتب العلمیة بیروت
تذکرة الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار نیشاپوری	انتشارات گنجینه تهران
اخبار الاخیار	شیخ عبد الحق محدث دھلوی ۱۰۵۲ھ	صلع خیر پور
تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین عبدالرحمن السیوطی ۹۱۱ھ	باب المدینہ کراچی
اسد الغابة	ابو الحسن علی بن محمد الجزری ۲۳۰ھ	دار احیاء التراث العربي بیروت
مدارج النبوت	شیخ عبد الحق محدث دھلوی ۱۰۵۲ھ	مرکز اهلست برکات رضا هند
شرح الزرقانی علی المawahب	محمد بن عبدالباقي الزرقانی ۱۱۲۲ھ	دار الكتب العلمیة بیروت
الطبقات الکبریٰ	ابو المawahب عبدالوهاب بن احمد الشعراوی ۹۷۳ھ	دار الفکر بیروت
بستان المحدثین	شاه عبدالعزیز محدث دھلوی ۱۲۳۹ھ	باب المدینہ کراچی
تذکرة الحفاظ	امام شمس الدین محمد بن احمد الذہبی ۷۸۷ھ	دار الكتب العلمیة بیروت
تاریخ بغداد	امام ابوبکر احمد الخطیب البغدادی ۲۳۲۳ھ	دار الكتب العلمیة بیروت
تهذیب التهذیب	احمد بن علی بن حجر العسقلانی ۸۵۲ھ	دار الفکر بیروت
حدائق بخشش	امام احمد رضا خان بریلوی ۱۳۲۰ھ	مکتبۃ المدینہ

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 2015 کتب ورسائل مع مندرجہ آنے والی 14 کتب و رسائل

{شعبہ کتب اعلیٰ حضرت علیہ رحمة رب العزت}

اردو و کتب:

- 1.....المغوڑ المعرف بالفوائد اعلیٰ حضرت (کمل چار حصے) (کل صفحات: 561)
- 2.....کرنی نوٹ کے شرعی احکامات (کفل الفقیہ الفاہم فی أحكام قرطاس الراہم) (کل صفحات: 199)
- 3.....فضائل دعا (احسنُ الْوِعَاءُ لِإِذَابَ الدُّخَاءَ مَعَهُ ذَبَابُ الْمُدْعَا لِأَحْسَنِ الْوِعَاءِ) (کل صفحات: 326)
- 4.....والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (الحقوقی طریح المُفُوق) (کل صفحات: 125)
- 5.....اعلیٰ حضرت سے موال جواب (اظہار الحقائق) (کل صفحات: 100)
- 6.....ایمان کی بیچان (حاشیہ تبیہ ایمان) (کل صفحات: 74)
- 7.....شبوتِ بہل کے طریقے (طریقہ إثبات حلال) (کل صفحات: 63)
- 8.....والایت کا آسان راستہ (قصویر) (الیاؤتۃ الواسطۃ) (کل صفحات: 60)
- 9.....شریعت و طریقت (مقابلُ الْعُرْفَاءِ بِالْغَرَبَاءِ شَرْعٌ وَعُلَمَاءٌ) (کل صفحات: 57)
- 10.....عیدین میں گل مانا کیما؟ (شام الحجۃ فی تحصیل معانقة العبد) (کل صفحات: 55)
- 11.....حقوق العباد کیے معاف ہوں (اجنب الامداد) (کل صفحات: 47)
- 12.....محاشی رتزی کاراز (حاشیہ تشریح تبریغ فلاح فجات و اصلاح) (کل صفحات: 41)
- 13.....راو خدعاً وجان میں خرق کرنے کے فضائل (رُدُّ النَّحْضَةِ وَالْوَبَاءِ بِالْجَنَّةِ وَمُوَاسَاةِ الْفَقَرَاءِ) (کل صفحات: 40)
- 14.....اولاد کے حقوق (مشعلۃ الرشد) (کل صفحات: 31)
- 15.....الوظیفۃ الکریمة (کل صفحات: 46)

عربی کتب:

- 16.....حدُّ المُمْتَار علی رَدِّ الْمُخْتَار (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع والخامس) (کل صفحات: 570، 570، 570، 570، 570)
- 17.....تَنْهِيَةُ الْيَمَانِ (کل صفحات: 483، 650، 713، 672)
- 18.....الرَّمْزَةُ الْمُبَرِّيَةُ (کل صفحات: 93)
- 19.....کُفْلُ الْفَقِیہُ الْفَاهِمُ (کل صفحات: 70)
- 20.....أَجْلَیُ الْعَلَامِ (کل صفحات: 74)
- 21.....إِقامَةُ الْقِيَامَةِ (کل صفحات: 60)
- 22.....تَنْهِيَةُ الْيَمَانِ (کل صفحات: 77)
- 23.....الْمَفْعُلُ الْمُؤْمِنُ (کل صفحات: 46)
- 24.....الْإِحْرَازُ الْمُبَتَّيْنَ (کل صفحات: 62)
- 25.....الْمَعْلُولُ الْمُؤْمِنُ (کل صفحات: 46)
- 26.....التعليق الرضوی علی صحیح البخاری (کل صفحات: 458)
- 27.....الْمَعْلُولُ الْمُؤْمِنُ (کل صفحات: 46)

مندرجہ آنے والی کتب

- 1.....اوادا کے حقوق کی تفصیل (مشعلۃ الرشد)
- 2.....حدُّ المُمْتَار علی رَدِّ الْمُخْتَار (المجلد السادس)

{شعبہ تراجم کتب}

- چہم میں لے جانے والے اعمال (جلد اول) (الزوج عن اقتراف الكبائر) (کل صفحات: 853)
- جنت میں لے جانے والے اعمال (الْمَسْجُرُ الرَّابِعُ فِي تَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات: 743)
- حیاتِ العلوم کا خلاصہ (باب الاحیاء) (کل صفحات: 641)
- عُبُودُ الْحَكَامَاتِ (متجم، حصہ اول) (کل صفحات: 412)
- آنسوؤں کا دریا (بَحْرُ الدُّمُوعِ) (کل صفحات: 300)
- الدعوة الى الفکر (کل صفحات: 148)
- نکیوں کی بڑائیں اور گناہوں کی سزا تکیں (فَرَأَهُمْ عَيْنُونَ وَمُفْرِخُ الْقُلُوبِ الْمَسْحُوْنَ) (کل صفحات: 138)
- مدینی آفاسی شعلت علیہ اسلام کے روشن فیصلے (الباهِرُ فِي حُكْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ) (کل صفحات: 112)
- راہِ علم (غَيْرِيْمُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِيقُ الْعَلَمِ) (کل صفحات: 102)
- دنیا سے بے رُغبیٰ اور امیدوں کی کی (الْأَرْغَادُ قَصْرُ الْأَمَلِ) (کل صفحات: 85)
- صحنِ اخلاق (مَكَارُمُ الْأَخْلَاقِ) (کل صفحات: 74)
- بیانِ نوحیت (إِنْهَاكُ الْأَوَّلَ) (کل صفحات: 64)
- شہزادہ اولیاء (مَهْبَأُ الْعَارِفِينَ) (کل صفحات: 36)
- سایر عرش کس کس کو ملے گا؟ (تَنْهِيَةُ الْفَرْشِ فِي الْجِهَالِ الْمُوَجِّهَةُ إِلَيْلَ الْعَرْشِ) (کل صفحات: 28)
- حکایتیں اور نصیحتیں (الروض الفائق) (کل صفحات: 649)
- آداب دین (الأَدْبُ فِي الدِّينِ) (کل صفحات: 63)
- عین الحکایات (متجم حصہ دوم) (کل صفحات: 413)
- امام عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصیحتیں (وصایا امام اعظم) (کل صفحات: 46)
- نکلی کی دعوت کے فضائل (الامر بالعرف و نهي عن المخالف) (کل صفحات: 98)
- نصیحتوں کے مدینی پھول بوسیلہ احادیث رسول (المواعظ فی الاحادیث التفسیری) (کل صفحات: 54)
- اپنے برے عمل (رسالۃ المذاکرة) (کل صفحات: 120)
- اصلاح اعمال جلد اول (الْحَدِیقَةُ الْلَّدِیَّةُ شَرُحُ طَرِيقَةِ الْمُحَمَّدِیَّةِ) (کل صفحات: 866)
- شکر کے فضائل (الشُّكْرُ لِلَّهِ عَزَّوَ جَلَّ) (کل صفحات: 122)

عنقیب آنے والی کتب

- راہ نجات و مہلکات جلد دوم (الحدیقة الندية) (متجم، جلد 1)

{شعبہ دری کتب}

- 1.....اتفاق الفراسة شرح دیوان الحمساہ (کل صفحات: 325) 2.....نصاب الصرف (کل صفحات: 343)
- 3.....اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات: 299) 4.....نحو میرمع حاشیہ نحومیر (صفحات: 203)
- 5.....دروس البلاغة مع شموس البراءۃ (کل صفحات: 241) 6.....خاصیات ابواب (کل صفحات: 141)
- 7.....مراح الاروح مع حاشیۃ ضیاء الاصباج (کل صفحات: 241) 8.....نصاب التجوید (کل صفحات: 79)
- 9.....نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر (کل صفحات: 280) 10.....تلخیص اصول الشاشی (صفحات: 144)
- 11.....عناية النحو فی شرح هداۃ النحو (کل صفحات: 175) 12.....تعريفات نحویہ (کل صفحات: 45)
- 13.....الفرح الكامل علی شرح مفہم عامل (کل صفحات: 158) 14.....شرح مفہم عامل (کل صفحات: 44)
- 15.....الاربعین النوویہ فی الأحادیث النبویۃ (کل صفحات: 155) 16.....المحادثۃ العربیۃ (کل صفحات: 101)
- 17.....صرف بهائی مع حاشیہ صرف بنائی (کل صفحات: 168) 18.....نصاب المنطق (کل صفحات: 55)
- 19.....مقدمة الشیخ مع التحفۃ المرتضیۃ (کل صفحات: 288) 20.....نصاب النحو (کل صفحات: 119)
- 21.....نور الایضاح مع حاشیۃ التوروضیاہ (کل صفحات: 392) 22.....نصاب اصول حدیث (کل صفحات: 95)
- 23.....شرح العقائد مع حاشیۃ جمع الفرائد (کل صفحات: 384)

عنقریب آنے والی کتب

- 1.....قصیدہ بردہ مع شرح خربوتی 2.....انوارالحدیث (مع تخریج و تحقیق) 3.....نصاب الادب

{شعبہ تحریخ}

- 1.....بہار شریعت، جلد اول (حصاًول تاشم کل صفحات: 1360) 2.....ختی ریور (کل صفحات: 679)
- 3.....عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات: 422) 4.....بہار شریعت (سوہاں حصہ، کل صفحات: 312)
- 5.....صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات: 274) 6.....علم القرآن (کل صفحات: 207)
- 7.....جہنم کے خطرات (کل صفحات: 244) 8.....اسلامی زندگی (کل صفحات: 170)
- 9.....تحقیقات (کل صفحات: 142) 10.....ارٹین خنی (کل صفحات: 112)
- 11.....آئینہ قیامت (کل صفحات: 108) 13.....کتاب العقاد (کل صفحات: 64)
- 12.....اخلاق الصالیحین (کل صفحات: 78) 14.....امہات المؤمنین (کل صفحات: 59)
- 15.....ابھجھے ما حول کی برکتیں (کل صفحات: 56) 16.....حق بطل کافر (کل صفحات: 50)
- 17.....حق طبلہ کافر (کل صفحات: 23) 18.....بہشت کی سنبت (کل صفحات: 50)
- 25.....سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات: 875) 26.....بہار شریعت حصہ ۱ (کل صفحات: 133)
- 27.....بہار شریعت حصہ ۲ (کل صفحات: 206) 28.....کرامات حسیاب اللہ عزیز الرضاون (کل صفحات: 346)
- 29.....سوانح کربلا (کل صفحات: 192) 30.....بہار شریعت حصہ ۳ (کل صفحات: 218)
- 31.....بہار شریعت حصہ ۴ (کل صفحات: 169) 32.....بہار شریعت حصہ ۵ (کل صفحات: 222)
- 33.....بہار شریعت حصہ ۶ (کل صفحات: 280)

- | | |
|--|--|
| 35.....بہار شریعت حصہ ۳ (کل صفحات: 201) | 34..... منتخب حدیث (246) |
| 37.....بہار شریعت حصہ ۲ (کل صفحات: 243) | 36.....بہار شریعت جلد دوم (2) (کل صفحات: 1304) |
| 39.....گلستانہ عقائد و اعمال (کل صفحات: 244) | 38.....بہار شریعت حصہ ۱ (کل صفحات: 219) |
| | 40.....آئینہ عبرت |

عنقریب آنسے والی کتب

1.....بہار شریعت حصہ ۱ (۱۷۳)

2.....مجموعات الابرار

3.....جوہار الدین

{شعبہ اصلاحی کتب }

- | | |
|---|---|
| 2.....فیضان حیاء العلوم (کل صفحات: 325) | 1.....خیائے صدقات (کل صفحات: 408) |
| 4.....انفرادی کوشش (کل صفحات: 200) | 3.....رنہمیے جدول رائے منی فاقہ (کل صفحات: 255) |
| 6.....تربیت اولاد (کل صفحات: 187) | 5.....نصاب مدنی قافلہ (کل صفحات: 196) |
| 8.....خوب خدا عن وحی (کل صفحات: 160) | 7.....فکر مردینہ (کل صفحات: 164) |
| 10.....توبیک ریلیت و دکالیت (کل صفحات: 124) | 9.....جنت کی ریاضیاں (کل صفحات: 152) |
| 12.....غوش پاک رضی اللہ عنک محالات (کل صفحات: 106) | 11.....فیضان جبل احادیث (کل صفحات: 120) |
| 14.....فرمائیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات: 87) | 13.....مشقی دعوت اسلامی (کل صفحات: 96) |
| 16.....کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: تقریبی 63) | 15.....احادیث مبارکہ کے انوار (کل صفحات: 66) |
| 18.....بدگمانی (کل صفحات: 57) | 17.....آیات قرآنی کے انوار (کل صفحات: 62) |
| 20.....نماز مساقیہ کے مسائل (کل صفحات: 39) | 19.....کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات: 43) |
| 22.....ٹوی اور مُوڈی (کل صفحات: 32) | 21.....نگہ دتی کے سباب (کل صفحات: 33) |
| 24.....طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات: 30) | 23.....تحاں کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات: 32) |
| 26.....ریا کاری (کل صفحات: 170) | 25.....فیضان رکودہ (کل صفحات: 150) |
| 28.....علیٰ حضرت کی انفرادی بوششیں (کل صفحات: 49) | 27.....عشر اکھاکم (کل صفحات: 48) |
| 30.....تکمیر (کل صفحات: 97) | 29.....نور کا محلہ (کل صفحات: 32) |
| 32.....شرح مجہود قادریہ (کل صفحات: 215) | 31.....توہینات اور امیرالمُلتَّ (کل صفحات: 262) |
| | 33.....تعارف امیرالمُلتَّ (کل صفحات: 100) |

{شعبہ امیرالحسنست دامت برکاتہم العالیہ }

- | | |
|--|---|
| 1.....آداب مرشد کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات: 275) | 2.....معدور پنجی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات: 32) |
| 4.....مدینے کامساڑ (کل صفحات: 220) | 3.....دعوت اسلامی کی مدنی بہاریں (کل صفحات: 32) |
| 6.....بے قصر کی مدد (کل صفحات: 32) | 5.....فیضان امیرالمُلتَّ (کل صفحات: 101) |
| 8.....تذکرہ امیرالحسنست قط (۱) (کل صفحات: 49) | 7.....گوئا میل (کل صفحات: 55) |
| 10.....تذکرہ امیرالحسنست قط (۲) (کل صفحات: 48) | 9.....تذکرہ امیرالحسنست قط (۱) (کل صفحات: 48) |

- 11.....غافل درزی (کل صفات: 36)
- 12.....میں نے مدی بر قرع کیوں پہننا؟ (کل صفات: 33)
- 13.....کرچین مسلمان ہو گیا (کل صفات: 32)
- 14.....بیرونی کی توبہ (کل صفات: 32)
- 15.....ساس بہوں میں کاراز (کل صفات: 32)
- 16.....مردہ بول اٹھا (کل صفات: 32)
- 17.....بد نصیب دہبا (کل صفات: 32)
- 18.....عطا ری جن کا غسل میپت (کل صفات: 24)
- 19.....حیرت انگین حادثہ (کل صفات: 32)
- 20.....دعوت اسلامی کی تبلیغ خانجات میں خدمات (کل صفات: 24)
- 21.....تمترستان کی پڑیل (کل صفات: 24)
- 22.....تمذکرہ امیر الاستقاظ طوم (ست کا جام) (کل صفات: 86)
- 23.....کرچین قید یوں اور پادری کا قبول اسلام (کل صفات: 33)
- 24.....فلمی ادا کار کی توبہ (کل صفات: 32)
- 25.....کرچین کا قبول اسلام (کل صفات: 32)
- 26.....جنون کی دنیا (کل صفات: 32)
- 27.....صلوٰۃ و مسلم کی عاشقہ (کل صفات: 33)
- 28.....سرکار مسلم اللہ تعالیٰ علیہ آللہ مسلم کا بیان عمار کے نام (کل صفات: 49)
- 29.....نویں مسلم کی رو رہبری داستان (کل صفات: 32)
- 30.....شایب کی توبہ (کل صفات: 32)
- 31.....تمذکرہ امیر الاستقاظ قط (کل صفات: 49)
- 32.....خوفناک دانتوں والا بیچ (کل صفات: 32)
- 33.....کفن کی سلامتی (کل صفات: 33)
- 34.....مقدس تحریات کے ادب کے بارے میں سوال جواب (کل صفات: 48)
- 35.....خوشکے بارے میں وہوں سے اور ان کا علاج (کل صفات: 48)
- 36.....پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفات: 48)
- 37.....گلشنہ دہبا (کل صفات: 33)
- 38.....کفن کی سلامتی (کل صفات: 33)
- 39.....ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفات: 32)
- 40.....مخالفت محبت میں کیسے بدلتی؟ (کل صفات: 33)
- 41.....پلی مدنی کی سعادت مل لیتی (کل صفات: 32)
- 42.....اصلاح کا لازم (دنی چینیں کی بہاری حصہ) (کل صفات: 32)
- 43.....اخواشہ بچوں کی واپسی (کل صفات: 32)
- 44.....بد کردار کی توبہ (کل صفات: 48)
- 45.....شرابی، موڑن کیسے بنانا؟ (کل صفات: 32)
- 46.....نادان عاشق (کل صفات: 32)
- 47.....میں یہ کیسے بنانا؟ (کل صفات: 32)
- 48.....بارکت روٹی (کل صفات: 32)
- 49.....ولی سے نبہت کی برکت (کل صفات: 32)
- 50.....خوش نصیبی کی کرنیں (کل صفات: 32)
- 51.....نورانی چہرے والے بزرگ (کل صفات: 32)
- 52.....نام کام عاشق (کل صفات: 32)
- 53.....آنکھوں کا تارا (کل صفات: 32)
- 54.....میور یکل شوکا متوا لا (کل صفات: 32)

عنقریب آنے والے رسائل

- 1.....V.C.D کی مدنی بہاریں قحط (رکشوٹ رائیور کیسے مسلمان ہو؟)
- 2.....اویلیا کرام کے بارے میں سوال جواب
- 3.....دعوت اسلامی اصلاح امت کی تحریک



الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين لاتعد ملائكة الله من الذين لا يحيطون بحكمته بقدر ما يحيطون بالكلام

ستت کی بہاریں

الحمد لله رب العالمين تجلی قرآن و شہادت کی عالمگیر فیر سیاسی تحریک و ڈھونٹ اسلامی کے سبکے سمجھے مذہبی ماحول میں بکثرت نشیقیں سمجھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر ڈھندرات مغرب کی تماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے ڈھونٹ اسلامی کے بخت وار ملتوں بھرے اجتماع میں رضاۓ الہی کیلئے تاجی تاجی ملتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مذہبی اچحاب ہے۔ عاصیان رسول کے مذہبی قافلوں میں پہنچت ٹوپ ملتوں کی تحریک کیلئے سفر اور روزانہ حکم ہدایہ کے ذریعے مذہبی انعامات کا رسالہ کر کے ہر روزہ فی ماہ کے اجر اُنی دس دن کے اندر اندر اپنے بیہاں کے ذمے دار کو تعلیم کروانے کا معمول ہاتھ پتے، ان شاء اللہ عز وجلی اس کی برکت سے پاہدستت پڑھنے والوں سے فرشت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گورنمنٹ کا مذہبی کام کوئی ہمیشہ کاملاً ہوتا ہے۔

ہر اسلامی انجامیوں میں ہاتھے کہ ”محجہ اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ ان شاء اللہ عز وجلی اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مذہبی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مذہبی قافلوں“ میں سفر کرتا ہے۔ ان شاء اللہ عز وجلی

مکتبہ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: ہبہ سہ کارا۔ فون: 021-32203311 - 061-55537865
- راولپنڈی: فلٹ روڈ رکنیہ کال، راولپنڈی۔ فون: 042-37311679
- لاہور: راہداری بارگاٹ کال، لاہور۔ فون: 041-2632625
- سرداڑہ (ایصل ڈپ): ڈکنیج، سرداڑہ۔ فون: 068-55716866
- کراچی: چارٹلی چک، سکرپٹ، کراچی۔ فون: 0244-4362145
- چوداہ: یقشان مدنی، چوداہ۔ فون: 071-56191956
- ملتان: نری محل، ملٹان۔ فون: 061-45111192
- 055-42256553
- کوئٹہ: یقشان مدنی، فوج روڈ، کوئٹہ۔ فون: 044-2550767
- کوئٹہ: کوئٹہ، پاکستان فوج روڈ، کوئٹہ۔ فون: 048-6007128

مکتبہ المدینہ فیضان عدیہ، محلہ سودا گران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net